891

سِیرُوا فِی الاَرضِ

4033

تاثّراتِ رُوس

روس۔ لندن۔ سوئزرلینڈ۔ دمشق۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ
کے حالات کا مجموعہ

مرتبہ

حضرت علامہ الحاج شاہ مولانا محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی
صدر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان و قائدِ وفد

شائع کنندگان
(مولانا) محمد جیلانی صدیقی القادری
علمائے پاکستان
دفتر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان E۱۱۲ پیر الٰہی بخش کالونی۔ کراچی
قیمت تین روپیے آٹھ آنے

4033

Marfat.com

۱۹۴
ج ۲۸

Marfat.com

مجاہد ملت حضرت علامہ الحاج مولانا عبدالحامد صاحب
قادری بدایونی صدر مرکزی جمعیت علمائے پاکستان
و قائد وفد برائے جمہوریۂ روس و مولف تاثرات روس

Marfat.com

87300

~~69809~~

Marfat.com

فہرست مضامین

سفر نامہ روس

نمبر	مضمون	صفحہ
١	پریس محکمہ اور مسجد دفتر کا معائنہ	١٠
٢	باغات کا معائنہ	٢٣
٣	مزار چوغان عطا	٢٣
٤	جدید مسجد کی تعمیر	٢٤
٥	ادارہ دینیہ کا کتب خانہ	٢٥
٦	حضرت خواجہ عبداللہ احرار کا آستانہ	″
٧	حضرت امام القفال الشاشی	٢٦
٨	بقیہ مساجد کا معائنہ	″
٩	تاشقند طبی انسٹی ٹیوٹ	٢٩
١٠	علی شیر نوائی لائبریری	٣١
١١	تاشقند کا عظیم الشان جمعہ	٣٤
١٢	نمائش گاہ کا معائنہ	٣٥
١٣	سمرقند کی روانگی	٣٦
١٤	سمرقند	٣٧
١٥	سیدنا قثم ابن عباس کے مزار پر حاضری	٣٩
١٦	مدرسہ بی بی خانم کا معائنہ	٤٠
١٧	حضرت امام بخاری کا مزار شریف	٤١
١٨	نماز عید الضحیٰ	٤٣
١٩	وزرا سے ملاقاتیں	٤٤
٢٠	مسئلہ کشمیر	٤٦
٢١	اسٹالن آباد کا سفر	٤٧
٢٢	اسٹالن آباد کی تفریح گاہ	٤٩
٢٣	اسٹالن باغ	″
٢٤	علامہ شیخ صدر الدین کی ہیکل	″
٢٥	فردوسی کتب خانہ کا معائنہ	″
٢٦	زراعتی فارم کا معائنہ	٥٠
٢٧	حضرت یعقوب چرخی کے مزار پر حاضری	٥٢
٢٨	مسجد کوئیکش کا معائنہ	٥٣
٢٩	پریس کے لئے بیان	″
٣٠	نذر شاہ وزیر اعظم سے ملاقات	٥٤
٣١	جامع مسجد شاہ منصور کا معائنہ	٥٥
٣٢	اسٹالن آباد کی مساجد کا معائنہ	٥٦
٣٣	ادارہ دینیہ کی طرف سے خصوصی دعوت	٥٨
٣٤	قائد وفد کی جوابی تقریر	٥٩
٣٥	تاشقند ریڈیو سے قائد وفد کی تقریر	٦٠
٣٦	تاشقند سے واپسی بجانب ماسکو	٦٢
٣٧	ماسکو ایئرپورٹ پر استقبال	٦٣
٣٨	ماسکو	٦٤
٣٩	سفیر پاکستان سے ملاقات	٦٥
٤٠	وزیر دینیات سے ملاقات	٦٦
٤١	ماسکو یونیورسٹی	٦٧
٤٢	خطیب صاحب کی طرف سے دعوت	٦٩
٤٣	لینن فارم کا معائنہ	٧٠

Marfat.com

۴۴	ماسکو عجائب خانہ	۷۲
۴۵	دعوت منجانب ادارہ دینیہ	۷۳
۴۶	روانگی لینن گراڈ	۷۳
۴۷	لینن گراڈ کا باغ	۷۴
۴۸	لینن گراڈ کا اسٹیڈیم	۷۶
۴۹	خطیب صاحب کی عظیم الشان دعوت	۷۷
۵۰	ماسکو واپسی	۷۸
۵۱	مفتی صاحب کی طرف سے دعوت	〃
۵۲	ماسکو کی نمائش گاہ	۷۹
۵۳	مولانا محمد شاکر صاحب کی طرف سے بلایا	۸۰
۵۴	ماسکو سے مراجعت	۸۱
۵۵	دورہ روس پر ہمارا آخری نوٹ	۸۲
۵۶	ماسکو سے روانگی کا منظر	۸۴
۵۷	ہوائی اڈے پر رخصتی تقریر	〃
۵۸	لندن کا قیام	۸۵
۵۹	لندن کے مشاغل	۸۶
۶۰	سفیر پاکستان سے ملاقات	〃
۶۱	ایک جرمن خاتون کا اسلام	۸۷
۶۲	لندن کی سیر	〃
۶۳	پریسیڈنٹ یوتھ لیگ سے ملاقات	۸۸
۶۴	جنیوا	۸۹
۶۵	کونسل پاکستان سے ملاقات	۹۰
۶۷	پاکستان سفارتخانے کے ملازمین کیطرف سے دعوتیں	۹۲
۶۸	دمشق کا قیام	۹۳
۶۹	سفر مدینہ منورہ	۹۶
۷۰	جدے کا قیام	۹۷
۷۱	روانگی برائے مکہ معظمہ	•
۷۲	واپسی حبدہ	〃
۷۳	جلالۃ الملک سے ملاقات	〃
۷۴	روانگی برائے مدینہ منورہ	۹۸
۷۵	مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے یہاں قیام	〃
۷۶	حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی کا عرس	۹۹
۷۷	واپسی از مدینہ منورہ	۱۰۰
۷۸	کراچی دعوت حضرت پیر و مرشد	۱۰۳
۷۹	مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ۔	۱۰۴
۸۰	مولانا بدایونی کا بیان	۱۰۴
۸۱	عام دنیا کے مسلمانوں میں پاکستان سے ہمدردی کا جذبہ۔	۱۰۶
۸۲	سفر ماسکو لینن گراڈ	۱۰۷
۸۳	ماسکو یونیورسٹی	〃
۸۴	لینن گراڈ کی تاریخی مسجد	۱۰۸

Marfat.com

891
ج ۸۸

سِیرُوا فِی الاَرضِ

تاثراتِ روس

روس۔ لندن۔ سوئزرلینڈ۔ دمشق۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ

کے حالات کا مجموعہ

مرتبہ

حضرت علامہ الحاج شاہ مولانا محمد عبد الحامد صاحب قادری بدایونی

صدر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان و قائدِ وفد

شائع کنندگان

(مولانا) شاہ احمد نورانی صدیقی القادری (مولانا) محمد جیلانی صدیقی القادری

ناظمان مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان

دفتر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان ۲۱۴ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی

قیمت:- دو روپے علاوہ محصول ڈاک

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکزی جمعیت علمائے پاکستان جہاں قومی و مذہبی تحریکات میں مصروف رہتی ہے وہیں اس کے پیش نظر یہ بات بھی رہی ہے کہ پاکستانی مسلمانوں اور دنیا کے مسلمانوں کے روابط مضبوط کیے جائیں چنانچہ یہ جمعیت مرکزیہ اسلامی ممالک میں اپنے وفود بھیجنے کا انتظام کرتی ہے مختلف ممالک میں ہمارے وفود بھیجے گئے اور نتائج اچھے برآمد ہوئے لیکن مغربی اور غیر مسلم حکومتوں میں ایسے بکثرت مقامات ہیں جہاں کوئی کام نہیں ہو سکا خصوصاً ترکستان۔ قازستان۔ بخارا۔ سمرقند تاشقند کے وہ علاقے جہاں مسلمان کافی تعداد میں ہیں اور دنیا کے مسلمانوں سے قطعاً کٹے ہوئے ہیں وہ پاکستان کے نام سے کسی حد تک واقف تھے لیکن پاکستان کے مسائل و حالات سے ان میں واقفیت نہ تھی۔ اس علاقے کے اندر سابق میں کافی سے زیادہ مظالم و تشدد کیے گئے مگر مسلمان دین پر قائم رہے ان میں دینداری اور مذہبیت کے متعلق مختلف قسم کی روایات مسموع ہوتی تھیں اب سے دو سال قبل بخارا و ترکستان۔ قازستان کے ایک قومی رہنما انڈونیشیا کا دورہ کرتے ہوئے جس وقت کراچی آئے تو انہوں نے مرکزی جمعیت علمائے پاکستان کے صدر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ صدر جمعیت اور ارکان ان سے ملے تفصیلی مذاکرات ہوئے مسائل کو اچھی طرح سمجھ کر جمعیت کی طرف سے بمقام آرام باغ ایک بڑا جلسۂ عام ترتیب دیا گیا جس میں انہوں نے اپنے حالات پیش کیے ہم سے اعانت کی خواہش ظاہر کی چنانچہ جمعیت کی مجالس عاملہ اور سالانہ کانفرنس

Marfat.com

ہیں بخارا۔ ترکستان کے مسلمانوں کے متعلق چند تجاویز منظور کی گئیں۔
اُسی وقت سے مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان سوچ رہی تھی کہ ازبکستان۔ قازقستان جیسے تاریخی و علمی مقامات کا ایکبار معائنہ کر کے اخوت اسلامی کی تحریک کا آغاز کیا جائے چنانچہ وقتاً فوقتاً اس سلسلہ میں جمعیت کی تحریکات کا سلسلہ جاری رہا۔ تاآنکہ گذشتہ ماہ رمضان المبارک سے قبل حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارہ دینیہ ازبکستان نے ہم سے جمعیت کی ایک وفد لانے کی خواہش ظاہر کی جسپر جمعیت نے غور و فکر کرنا شروع کر دیا۔ جس وقت صدر ادارۂ دینیہ کا طاشقند سے باقاعدہ دعوت نامہ موصول ہو گیا تو ارکانِ جمعیت نے فیصلہ کیا کہ اس سلسلے میں وزیر خارجہ صدر مملکت اور دوسرے ذمہ دار حضرات سے تفصیلی ملاقاتیں کرنے کے بعد جواب دیا جائے۔

وزیر خارجہ سے ملاقات حسب ذیل ارکان پر ایک وفد میری قیادت میں مئی ۱۹۵۷ء میں جناب ملک فیروز خان نون وزیر خارجہ سے ملا۔ مولانا بدایونی۔ سید حسین امام۔ مولانا سید مخدوم سید ناصر جلالی۔ سید عبدالمنعم عدوی۔ مولانا نورانی میاں صاحب مولانا محمد جیلانی صاحب اور اراکین وفد نے طاشقند سے آیا ہوا۔ دعوت نامہ اور اس کے جواب کا مسودہ اور اراکین وفد اس کی فہرست وغیرہ سنائی اور کہا کہ اگر آپ متفق ہیں تو ہمارے پاسپورٹ وغیرہ کے احکام ہو جانا چاہئیں۔ جناب نون صاحب نے مسٹر آخوند کو حکم دیا کہ انڈوسمنٹ دیدیا جائے۔ مسٹر آخوند نے ملاقات کے بعد ہم سے اراکین کے نام طلب کئے جو انہیں بھیجدیئے گئے زاں بعد ہمارے وفد کو لیٹ کیا گیا ہمیں طاشقند کے دعوت نامہ کے مطابق ۵ رجون کو کراچی سے روانہ ہو کر ۷ رجون کو طاشقند پہنچنا چاہیئے تھا مگر دفتر وزارت خارجہ کی پیچیدگیوں کے باعث وفد کی تاریخیں بڑھتی چلی گئیں وفد جمعیتہ علمائے پاکستان کا اور وزارت خارجہ کی طرف سے اس بات پر اصرار کہ مشرقی پاکستان کی طرف سے جن لوگوں کو ہم طے کریں گے اگر آپ شامل وفد نہ کریں گے تو وفد کو جانے کی اجازت نہ ملے گی۔

Marfat.com

جمعیت کے لیئے یہ طریقہ حد درجہ تکلیف دہ تھا مگر صرف اس وجہ سے کہ جو چیز جمعیت نے اپنی کوشش سے شروع کی اُسے اچھے یا بُرے نمایندوں کی بنا پر ملتوی کر کے خراب کرنا کسی طرح مناسب تھا خود وزارتِ خارجہ کا ایک شعبہ جس غرض سے ایسا طرزِ عمل اختیار کر رہا تھا اس کا پس منظر ہمارے علم میں تھا پھر بھی ہم نے اللہ کا نام لے کر ان تین سرکاری افراد کو قبول کر لیا تاکہ روسی مسلمانوں کے حالات کا مشاہدہ تو کر لیا جائے دورے کے اختتام پر ہم جانتے تھے کیا ہوگا۔

بہر کیف ۲۱ جون ۱۹۵۷ء کو وفد کی حسبِ ذیل تشکیل عمل میں آئی۔

(مولانا) بدایونی۔ قائد وفد

(مولانا) محمد جیلانی صدیقی رکن وفد

(مولانا) شاہ احمد نورانی صدیقی 〃

سید عبدالمنعم عدوی 〃

جناب راغب احسن صاحب (از وزارتِ خارجہ)

جناب عبدالوہاب صاحب 〃

جناب سید افتخار علی صاحب ڈپٹی سکریٹری بحیثیت لیزان آفیسر

۲۶ جون کی دوپہر تک پاسپورٹوں اور کرنسی کے مسائل کی تکمیل ہو سکی۔

روسی سفارتخانے میں دعوت

۲۶ جون کی شام کو روسی سفارتخانے نے اراکین وفد کو اپنے یہاں مدعو کیا اگرچہ ہم لوگ اس دن کافی سے زیادہ مشغول تھے مگر سفرِ روس کی وجہ سے سفارتخانے کی دعوت کا قبول کرنا ناگزیر تھا دو گھنٹے تک روسی سفارتخانے میں اجتماع رہا اراکین جمعیۃ علمائے پاکستان و دیگر افراد دعوت میں شامل رہے نمازِ مغرب سفارتخانے کے لان ہی میں ادا کی گئی۔ واپس آکر سامان درست کیا طے پایا کہ تین افراد ایرپورٹ پر جا کر آرام کریں بقیہ حضرات صبح جہاز سے قبل پہنچ کر جہاز پکڑ لیں گے۔

روسی سفارتخانہ پاکستان میں مرکزی جمعیتہ علماے پاکستان کے وفد اور مجلس عاملہ کے ارکان کی دعوت

Marfat.com

Marfat.com

روانگی از کراچی ۲۲ جون ۱۹۵۷ء کو روسی سفارتخانہ کے قائمقام سفیر صاحب نے معہ اپنے عملے کے ہم سب کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے۔ جہاز ٹھیک ۷ بجے صبح پرواز کی اور ۹ بجے لاہور پہنچ گیا۔ ان دنوں کراچی میں شدید انفلوئنزا پھیلا ہوا ہے۔ لاہور میں اس کے اثرات آچکے ہیں چنانچہ لاہور ایئرپورٹ پر ڈاکٹروں کا ایک خاص عملہ مقرر ہے جو مسافروں کا معائنہ کرنے پر مامور ہے۔ چیکنگ اور معائنہ کے بعد ہم لوگ ایک کمرے میں جاکر بیٹھ گئے دیر تک مسٹر قدوائی ایڈوکیٹ سے باتیں سفر روس پر ہوتی رہیں لاہور سے ایک گھنٹہ میں راولپنڈی اور وہاں سے روانہ ہوکر ۱۲ بجے پشاور پہنچ گئے۔ پشاور پر جناب محترم مسٹر زبیری کمشنر پشاور کی جانب سے تمام انتظامات ہوچکے تھے۔ نیز برادر گرامی جناب سید عبدالغنی صاحب بھی ہوائی اڈے پر تشریف لائے تھے۔ ہوائی اڈے سے شہر کے ایک بڑے ہوٹل میں کھانا کھایا یہیں نماز ظہر ادا کی، کابل سے ہمارے لیے ایک اچھی اسٹیشن ویگن گاڑی آگئی ہے آج ۴ بجے شام اس گاڑی سے سفر کرکے رات کو جلال آباد قیام کریں گے۔

پشاور سے روانگی حسب قرارداد ہوٹل میں قدرے آرام کرکے ٹھیک ۴ بجے شام پشاور سے روانہ ہوگئے۔ نصف گھنٹے کے بعد پاکستان کی آخری سرحد آگئی جہاں پر پاکستان کا دفتر قائم ہے یہ مقام بیحد خوشگوار ہے۔ پہاڑوں کے دامن میں ایک چھوٹی سی مسجد بنی ہوئی ہے۔ مسجد کی برابر دفتر اور صحن ہے۔ یہاں مختصر سی آبادی بھی ہے۔ نماز عصر پڑھی۔ نماز کے بعد افسر اعلیٰ کی جانب سے دعوت عصرانہ دی گئی۔ ناشتے کے بعد ہی متصلاً یہاں سے روانہ ہوگئے۔ سامنے ہی کابل کی سرحد کا پھاٹک تھا۔ یہاں پاسپورٹ دکھلائے گئے۔ ہمارے ہمراہ کابل کے روسی سفارتخانہ کے تھرڈ سکریٹری جارہے ہیں۔ یہ اچھی فارسی بولتے ہیں تمام انتظامات وہی کر رہے ہیں۔

پہاڑیوں کے دلچسپ مناظر پاسپورٹوں کی دیکھ بھال کے بعد گاڑی روانہ ہوگئی۔ پہاڑیوں کے موڑ توڑ مد و جزر شروع

ہو گئے اس وقت ہوا کافی ٹھنڈی چل رہی ہے۔ ہر چہار طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا ہے پہاڑوں سے آبشاروں کے گرنے کا منظر نہایت دلچسپ ہے۔ یہ وہی راستے ہیں جہاں سے شاہانِ اسلام اپنی افواج لے کر ہندوستان میں داخل ہوئے تھے۔ پہاڑوں کی بلند چوٹیاں راستوں کی ناہمواریاں دیکھ کر ہمارے قلوب پر یہ تاثرات پیدا ہو رہے ہیں کہ اس قدر تکلیف دہ راستوں پر مسلمانوں کی افواج اپنے کثیر سامان کے ساتھ کس طرح گزریں حقیقت یہ ہے کہ جب کسی قوم میں ہمت و جرأت ایمانی طاقت خدا پر بھروسہ پیدا ہو جائے اور وہ والہانہ انداز میں اقدامات کرے تو قدرت اس کی مدد کرتی ہے تمام مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں آجکل کے دور ارتقاء وسائنس میں بھی ان پہاڑوں سے گزرنا آسان کام نہیں پھر پرانے زمانہ میں جبکہ آج کی ترقیاں نہ تھیں دور دراز مقامات پر مسلمانوں کا پہنچنا ان کے عزم راسخ کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ آفرین ہے عساکر مسلمین کو کہ انہوں نے فتوحات کا سلسلہ قائم رکھا۔

جلال آباد تک پہنچتے پہنچتے یہی تخیلات دل و دماغ پر قائم رہے۔ رفقاء میں مولانا محمد جیلانی۔ مولانا شاہ احمد نورانی اور سید افتخار علی صاحب خوش و خرم ہیں لیکن بقیہ افراد ایک تو آرام طلب عمر میں پہلی بار ایسے طویل سفر کو نکلے راغب صاحب تو کراچی سے ہی انفلوئنزا کا شکار تھے۔ یہ سب اپنے اپنے حال میں گم ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ عبدالوہاب صاحب اور عدوی صاحب کا تو بُرا حال ہے۔ پھر بھی ہم لوگ ان سب کی مزاج پُرسی کرتے ہوئے سفر طے کر رہے ہیں۔ عدوی صاحب بھوک پیاس کے بید کچے ہیں اور طبیعت بھی بچوں کی پائی ہے ذراسی دیر میں تولہ گھڑی میں ماشہ۔

اب آفتاب ڈوب رہا ہے۔ روسی ڈرائیور کو بذریعہ مترجم سمجھا دیا گیا کہ جو گاؤں آئے اس کے کنارے پر روک دے تاکہ ہم سب نماز مغرب پڑھ لیں۔ گاؤں آتے ہی گاڑی ٹھہر گئی۔ وضو کیا اپنی اپنی چادریں بچھائیں نماز مغرب ادا

Marfat.com

کی اُس وقت علم ہوا کہ جناب سید افتخار صاحب شیعہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ نماز کے بعد سامنے ایک قبرستان تھا وہاں فاتحہ پڑھی گاؤں والے نے سب کو وضو کا پانی دیا۔ یہ شخص بڑا ہی نیک ہے۔ ہم نے اُسے اور اس کے بچوں کو پشاور سے لائے ہوئے پھلوں میں سے پھل دیئے۔ وہ بہت خوش ہوا اور دُعائیں دینے لگا۔

اب گاڑی پوری رفتار سے چلی جا رہی ہے مگر جگہ جگہ چونکہ سڑک خراب ہے، اس لئے گاڑی کی رفتار بار بار دھیمی کرنی پڑتی ہے۔ رات کے وقت آسمان کے رنگ پہاڑیوں کی چوٹیوں کا منظر عجیب دلکش ہے۔ ہم مناظر قدرت میں منہمک تھے کہ جلال آباد کی آبادی آگئی۔ ہمارے وفد کے لئے مہمان خانہ خصوصی میں شب کو ٹھہرنے کا انتظام کیا گیا ہے اسی عمارت میں گاڑی ہمیں لائی۔ یہاں افغانستان کے عمال اور سفارتخانہ پاکستان کے کچھ کارکنان موجود تھے۔ کھانے پر سب باتیں ہوتی رہیں۔ کھانے سے فارغ ہو کر نماز عشاء پڑھ کر جلد لیٹ گئے اوّل تو دن بھر کی تھکن پھر سویرے چار بجے کابل چلنا ہے تاکہ نماز جمعہ سے قبل کابل پہنچ جائیں۔ صبح کا وقت نازک ہوتا ہے۔ روانگی ۴ کی بجائے ۵ بجے ہو سکی۔ جلال آباد سے راستہ سیدھا ہے۔ پہاڑوں کی بجائے صاف سڑک پر گاڑی تیز چل رہی ہے جلال آباد سے کابل ۸۰ میل ہے جس رفتار سے گاڑی جا رہی ہے اُمید ہے کہ انشاء اللہ ہم لوگ ۱۱½ بجے تک کابل پہنچ جائیں گے۔ اگرچہ سڑک کافی خراب ہے مگر ڈرائیور بہت تیز چل رہا ہے۔ مناظر دلچسپ ہیں۔ جلال آباد کے بعد راستے میں صرف ایک جگہ رُکے چائے وغیرہ پی۔ تا آنکہ ۲۸ جون کو صبح ۱۱½ بجے کابل پہنچ گئے۔ ہم نے سفارتخانہ کے سکریٹری صاحب سے کہہ دیا کہ جمعہ کی وجہ سے فی الحال کسی اور جگہ نہ جائیں گے جہاں ہمیں ٹھہرنا ہے وہیں چلئے تاکہ غسل وغیرہ کرتے ہی کپڑے بدل کر جامع مسجد چلے جائیں۔ چنانچہ شاہی ہوٹل دارالامان میں گئے جاتے ہوئے شہر کی چند سڑکیں عمارتیں دیکھیں۔ دارالامان کی سڑک امان اللہ خان نے اپنے زمانہ میں روسی انجینئروں

Marfat.com

سے تعمیر کرائی تھی۔ دو رویہ خوبصورت درخت بیچ میں سڑک چھوٹی چھوٹی عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ ہوٹل پہنچکر غسل وغیرہ سے فراغت پائی۔ جمعہ کے لئے روانگی ہوگئی جامع مسجد اذان ادئے کے بعد پہنچ سکے۔ مسجد خاصی اچھی ہے۔ مگر صحن خام ہے جہاں افغانی بھائیوں نے اپنی اپنی چادریں بچھا رکھی ہیں۔ ہم سب نے بھی سنتیں پڑھیں۔ بعض بعض خواتین جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ بعد فراغت نماز مسجد کے اندرونی حصے میں چند علمائے سے گفتگو شروع ہوگئی۔ مسجد کی بدنظمی کا حال دیکھ کر افسوس ہوا۔ مختصر ملاقات کے بعد ہم لوگ سیدھے ہوٹل آگئے یہ ہوٹل مغربی طرز کا ہے افغانی اور مغربی کھانے ملتے ہیں۔ ہماری طبیعت نے یہاں کے کھانے پسند نہ کئے۔ توس مکھن سے اپنا کام چلالیا۔ اور ہوٹل واپس ہوئے۔ شہر کابل ۶ ہزار فٹ بلندی پر واقع ہے۔ موسم بیحد خوشگوار ہے۔ پہاڑیوں پر جگہ جگہ برف نمایاں ہے۔ یہاں کی سڑکیں پہلے سب خراب تھیں مگر روسی انجینروں نے محنت کرکے انہیں درست کردیا۔ ہمارا یہ ہوٹل شہر سے ۷-۸ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ ہوٹل آکر آرام کیا۔ جناب اغا خان صاحب کراچی سے ہی علیل چلے ہیں۔ عبدالوہاب صاحب پر بھی سفر کی تکان غالب ہے اور یہی حال عدوی صاحب کا ہے۔ ان سب کے لئے علیحدہ علیحدہ کمروں میں انتظام کردیا ہے۔ جس قدر انتظامی امور ہیں وہ سب ہمیں یا مولانا جیلانی میاں اور نورانی میاں کو ہی انجام دینا پڑ رہے ہیں۔

اولیا اللہ کے مزارات پر حاضری

۲۹ جون صبح سویرے نماز فجر کے بعد ناشتہ کرکے طے ہوا کہ آج دو صحابیوں کے مزارات پر حاضر ہوکر ایصال ثواب کیا جائے ان دونوں بزرگوں کے مزارات کابل کی قدیم آبادی کے اندرونی حصے میں ہیں اور مرجع خلائق بنے ہوئے ہیں۔ سب کے سب یہاں حاضر ہوئے فاتحہ پڑھی۔ دونوں کے مزارات پر خاص نور جھلک رہا تھا۔ دیر تک حاضر رہے ان کے تاریخی حالات معلوم کئے مگر حاصل

Marfat.com

نہ ہو سکے صرف اتنا ہی معلوم ہو سکا کہ صحابی رسول ہیں جنہوں نے کابل میں آکر فیوض ظاہر و باطن پھیلائے اور خلق خدا کی خدمت فرمائی رضی اللہ عنہما۔

دریائے کابل اور شاہی باغ

یہاں حاضری دے کر دریائے کابل دیکھنے گئے۔ دریا کے بعد شاہی باغ میں فاتحہ پڑھنے حاضر ہوئے۔ شہنشاہ بابر خاندان مغلیہ کا افغانستان میں بانی تھا۔ آگرہ سے اس کی لاش کابل لا کر دفن کی گئی۔ یہ باغ کافی حسین ہے جس کے اندر دریائے کابل کی ایک چھوٹی سی نہر بہہ رہی ہے۔ بہت پر لطف منظر ہے۔ ایک ادارہ دری بنا ہوئی ہے۔ یہاں آئے تو ایک صاحب کتاب کافیہ پڑھ رہے تھے۔ مولانا شاہ نورانی میاں نے امتحان لینا شروع کر دیا وہ بیچارے گھبرا گئے۔ یہاں کی پولیس بیرونی ممالک کے آئے ہوئے لوگوں کی سخت نگرانی کرتی ہے۔ اور اس قسم کے لوگ پہلے سی نگرانی و دریافت حال کے لئے بٹھا دیئے جاتے ہیں۔

تین دن کے قیام کابل میں ہم لوگ جہاں جاتے ہمارے پیچھے پولیس کے افراد کی ایک سرخ موٹر گاڑی ہر جگہ ساتھ گھومتی رہتی۔ ہمیں افسوس ہوا کہ ہم اپنے ایک اسلامی اور پڑوسی ملک میں وفد کی شکل میں روس جاتے ہوئے ٹھہر گئے پھر بھی ہماری نگرانی کے کیا معنے۔

دیر تک باغ کے مناظر دیکھے۔

حضرت ابو رفاع عدوی ابن السید عدی ہجرت کے ۴۴ ویں سال کابل تشریف لائے اور جے پال جو اس وقت کابل کا بادشاہ تھا۔ اس کی افواج نے آپ پر شدید یورش کی اس یورش میں حضرت نے جام شہادت نوش فرمایا۔

یہاں کی حاضری میں سوز و کیف پیدا ہوا۔ اور بھی چند مزارات پر جو قلعہ بالاحصار کی سڑک پر واقع ہیں حاضریاں دیں۔

ادارہ تعلیمات میں چانسلر محکمہ تعلیم سے ملاقات

مزارات شریفہ پر فاتحہ پڑھنے کے بعد جناب رئیس صاحب چانسلر تعلیمات افغانستان کے دفتر ادارہ تعلیمات میں حاضر ہو گئے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک یہاں علمی مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ دینیات کے معلم بھی موجود تھے ان سے عربی میں اور چانسلر صاحب سے انگریزی میں باتیں ہوتی رہیں۔ چانسلر صاحب

Marfat.com

نے دینیات کے کورس کا ایک نقشہ بھی ہمیں دیا۔

سفیر سعودیہ عربیہ سے ملاقات

ادارہ تعلیمات سے فارغ ہو کر سیدھے سفارتخانہ سعودیہ عربیہ گئے۔ تقریباً نصف گھنٹہ تک ان سے ملاقات رہی۔ قائم مقام سفیر ایک نوعمر نوجوان ہیں مگر بیحد تیز و چست ہیں۔ ان کے یہاں سابق سفیر حجاز کی تعزیت کرنے گئے۔ عدوی صاحب۔ یہاں بھی سفیر سے اپنی رقوم کے مطالبات شروع کر دیئے

مسٹر محمد اسلم خٹک سفیر پاکستان کے یہاں وفد کے اعزاز میں دعوت

جناب مسٹر محمد اسلم خٹک سفیر پاکستان سے پہلی ملاقات ہم ۲۸ جون کو کر آئے تھے اسی دن انہوں نے فرما دیا تھا کہ ۲۹ جون کو میرے یہاں ارکان وفد کی دعوت ہے۔ چنانچہ سفیر سعودیہ عربیہ کے یہاں سے سیدھے خٹک صاحب کے مکان پر گئے۔ جناب خٹک صاحب نے اپنے یہاں کی دعوت میں سفرائے عالم اسلامی کو مدعو کیا تھا۔ چنانچہ سفیر مصر۔ سفیر عراق۔ سفیر سعودیہ عربیہ و دیگر حضرات شریک ہوئے۔ سب سے مذاکرات علمیہ و سیاسیہ رہے۔ سفیر مصر نے سیاسی مسائل پر بحث شروع کر دی اراکین وفد نے مسئلہ کشمیر پر اچھی تقریریں کیں درمیان میں حیات انبیائے کرام و مسئلہ قادیانیت شروع ہو گیا۔ نیز حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج شریف پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی مسئلہ فلسطین و الجزائر و دیگر مسائل عالم اسلامی بھی درمیان میں زیر بحث آ گئے جس میں ہماری طرف سے بتایا گیا کہ مسلمانوں نے ہمیشہ عالم اسلامی کے معاملات سے دلچسپی لی ہے مگر دنیائے عالم اسلامی نے مسئلہ کشمیر میں بے اعتنائیاں کیں۔ آپ حضرات لسانی جغرافیائی ذہن میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ پاکستانی مسلمان اپنے مسائل کی طرح آپ کے مسائل کو سمجھتے ہیں۔ اس بحث کے اختتام کے بعد پر تکلف دعوت شروع ہوئی جو ۲ گھنٹے کے قریب تک جاری رہی۔ دعوت کے بعد سیدھے قیام گاہ آ گئے۔ طبیعت تھک گئی تھی آرام کیا۔ ۲½ بجے اٹھ بیٹھے کیونکہ آج حضرت نور الشیخ علیہ الرحمہ کی فاتحہ اور ان کے صاحبزادے صاحب کی خدمت میں تعزیت کے لئے

Marfat.com

جانا ہے۔

حضرت نور المشائخ کے صاحبزادے سے ملاقات

ٹھیک ۵ بجے سفارتخانہ پاکستان کے اتچی جناب محمد سلیم صاحب ہم لوگوں کو حضرت نور المشائخ صاحب کے یہاں لے جانے کے لئے آئے۔ جناب محمد سلیم صاحب نے قیام کابل کے زمانہ میں اراکین وفد کے ساتھ کافی وقت صرف کیا ہر جگہ ہم لوگوں کو لے جاتے رہے۔ ان کی وجہ سے کافی آرام ملا ہم کو سہولیت حاصل ہوئی۔

حضرت نور المشائخ کا ایک وسیع مکان ہے جس کا بڑا حصہ زنانہ۔ دوسرا مردانہ ہے اس کے اندر باغات بھی لگے ہوئے ہیں۔ پہلے دروازہ پر حضرت نور المشائخ صاحب کے چھوٹے صاحبزادے حضرت خواجہ اسمٰعیل صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ابعد ازاں حضرت مولانا خواجہ محمد ابراہیم صاحب عرف ظل المشائخ ملے۔ سنجیدہ خلیق اور کافی علم رکھنے والے بزرگ ہیں۔ جن کے معمولات بہت اچھے ہیں۔ نورانی چہرہ ہے۔ مزاج پرسی اور معانقہ کے بعد ابتداً فارسی میں پھر عربی میں گفتگو جاری رہی۔ آخر میں شاہ صاحب نے اردو میں گفتگو شروع فرمائی۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک سلسلہ ملاقات و گفتگو جاری رہی۔ آخر میں ناشتہ وغیرہ کیا گیا۔ اس وقت ہماری معیت میں مولانا نورانی میاں سلمہ جناب راغب احسن شریک تھے۔ شاہ صاحب نے ایک نسخہ عمدۃ المعارف کا دیا۔ نورانی میاں صاحب کو قلم عنایت فرمایا۔ اس ملاقات کے بعد حضرت نور المشائخ علیہ الرحمہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے جو مکان کے سامنے اور جدید مسجد کے متصل واقع ہے دیر تک فاتحہ پڑھی۔ ظل المشائخ صاحب نماز عصر کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے ہم سب لوگ قیام گاہ سے نماز ادا کر کے چلے تھے۔ اس لئے باطمینان قلب فاتحہ پڑھنے رہی بعد اختتام فاتحہ نئی مسجد دیکھی جو حضرت نور المشائخ نے وصال سے قبل تیار کرائی تھی۔ اس ملاقات میں نور المدارس کے علمائے کرام بھی شریک تھے جن سے عربی و فارسی میں مذاکرات ہوتے رہے اس ملاقات کا ہم لوگوں پر

Marfat.com

کافی اثر ہوا۔

کابل کی موجودہ حالت

کابل کے سہ روزہ قیام کے زمانہ میں یہ بات صاف طور پر نظر آئی کہ کابل ترقیات کے سلسلے میں بہت پیچھے ہے۔
یہاں کے عوام عسرت و تنگی میں ہیں۔ کابل کی سڑکیں جس قدر بھی ہیں ان میں دو ایک کے علاوہ سب ہی خراب ہیں۔ عوام کے اندر مذہبی جوش ضرور ہے مگر ملوکیت و شہنشاہیت میں جو کچھ ہوا کرتا ہے یہاں بھی اس کا رنگ نمایاں ہے۔

ہم نے کابل پہنچکر حسب ذیل بیان بغرض اشاعت دیا۔

تمام تعریفوں صفتوں کی مستحق وہ ذات پاک ہے جس نے کائناتِ عالم کو پیدا فرمایا اور اپنی قدرت کاملہ سے ناموجود کو لفظ کُن فرماکر موجود فرمایا۔
وہ سب کا خالق و مالک وحدہٗ لاشریک ہے اپنی صفات میں منزہ۔ زمین و آسمان بحر و بر کا مالک ہے۔ اس نے انسان کو اپنی نعمتوں۔ برکتوں۔ فضل و کمالات سے سرفراز فرمایا یہاں تک کہ اسے مسجود ملائک بنا دیا۔
انسان کی ہدایت فوز و فلاح راہ حق دکھانے کے لئے خدائے قدوس کی کی طرف سے رسولان محترم تشریف لاتے رہے۔ ہمارا اُن سب پر سلام ہو۔
انبیائے ذوی الاحترام میں سب سے آخر میں خاتم الانبیاء سند الاصفیاء حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کائناتِ عالم کے معلم کامل بناکر بھیجے گئے۔ آپ اپنے ساتھ ایک مکمل کتاب لائے جو انسانی زندگی کا بہترین نظام نامہ ہے اس کی ہدایت کسی خاص قوم و قبیلے یا کسی ایک زمانہ کے لئے مختص نہیں بلکہ ہر دور کے لئے ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخلاق و عادات و کردار سیرت طیبہ سے صرف حجاز مقدس کے رہنے والوں کی نہیں بلکہ کائنات کی حالت بدل دی۔ وہ انسان جسے ہر شرف و عزت کا حامل بنایا گیا اس نے اپنے اعمال کو اس درجہ ذلیل و خوار کر لیا جس سے حیوانیت بھی شرماتی۔ جو انسان توحید کا مبلغ تھا وہی شرک و کفر میں آلودہ ہوگیا۔ جو خدا کے نائب کی حیثیت سے اخلاق و

Marfat.com

شرافت کا مجسمہ تھا اُس نے ہر قسم کی بداخلاقیاں شروع کر دیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا کے ہر حصہ میں قتل و غارت۔ شرک بت پرستی کا بازار گرم ہوگیا۔ ہر طرف بغض و عداوت کی آگ بھڑک رہی تھی۔ دولتمند غریبوں کو کھا رہے تھے۔ ایسے بگڑے ہوئے ماحول میں حضور خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثناء نے مکہ معظمہ کی سرزمین سے ہاشمیوں کے خاندان ریگستان عرب سے دنیا کو مخاطب فرمایا۔ دینِ حق کی دعوت دی۔ اگرچہ اہلِ عرب آپ کی جان کے دشمن تھے۔ قدم قدم پر سخت سے سخت مشکلات تھیں۔ گھر والے اپنے بیگانے سب ہی تباہی و بربادی پر کمربستہ تھے۔ مگر حضور پاک نے ان تکالیف کا بخندہ پیشانی مقابلہ کرتے ہوئے عرب جیسے خطہ کی کاملاً اصلاح فرمادی۔ جو لوگ آپس میں لڑ لڑ کر خون کرنے کے عادی تھے ان میں اخوتِ باہمی کا ایسا جذبہ راسخ پیدا ہوگیا کہ اُن سے زیادہ اپنے بھائی کا کوئی اور محافظ نہ تھا۔ اسلامی دولت سے مالا مال ہوکر تمام امتیازات ختم ہوگئے جس طرح جسم کا کوئی ایک عضو دکھتا ہے تو سارا بدن متاثر ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی ایک گوشہ کے مسلمانوں کو ادنیٰ سی تکلیف پہنچتی تو مسلمان بے چین ہوکر اس کی اعانت کرتے انما المؤمنون اخوۃ ناصحہم بنعمتہ اخوانا کی مقدس تعلیم نے سب کو ایک تسبیح کے دانوں کی طرح مجتمع کر دیا۔ اسلام نے جہاں اپنے متبعین کو توحید و رسالت خشیت الٰہی زہد و تقویٰ۔ کسب حلال صدق مقال کی نعمتوں سے مالا مال فرمادیا۔ وہیں ان میں یکجہتی اسلامی برادری اخوت و محبت پیدا کردی۔ برادران گرامی! قرآن کریم نے پوری اسلامی دنیا کے مسلمانوں کے اندر اسلامی برادری کی عظیم الشان تحریک شروع فرماکر ہر ایک مسلمان پر لازم کیا کہ وہ اپنے بھائی کی ہر ممکن اعانت کرے۔ جبتک اس عالمگیر اخوت پر عمل رہا۔ بحر و بر مشرق و مغرب۔ جنوب و شمال کے ہر گوشے میں اسلام پھیل گیا۔ مسلمان اعمال خیر کی وجہ سے دنیا کے ہر حصے پر قابض ہوگئے اور نظام خلافت و حکومت محیط عالم میں جاری ہوگیا۔ جس وقت یہ رشتۂ اخوت کمزور ہونا

Marfat.com

شروع ہوا۔ باہمی مناقشات بڑھنے لگے۔ مسلمانوں کی طاقت مضمحل ہوگئی۔ دشمنان اسلام مسلمانوں کے اندر افتراق و انشقاق کی آگ بھڑکانے لگے۔ لیکن کچھ اللہ کے بندے ان بدحالیوں کے زمانہ میں بھی اخوت کے ٹوٹے ہوئے رشتے مضبوط کرنے کی فکر میں تھے۔

برادرانِ عزیز! یہ شرف صرف افغانستان ہی کو حاصل ہے کہ حضرت جمال الدین افغانی نے عالمگیر اخوت کی تحریک شروع فرمائی اس وقت سے لے کر اب تک دنیا بھر میں اخوت کی تحریکات کارفرما ہیں۔

مجاہدینِ افغانستان! ہندی مسلمان انگریزوں کے دور میں بھی افغانستان سے عمیق محبت رکھتے تھے۔ اور آج جبکہ ہندوستان تقسیم ہوگیا اور مملکتِ پاکستان عالمِ وجود میں آگئی۔ یہاں کے کروڑہا مسلمان آپ کی عظمت و بہادری کا دم بھرتے ہیں۔ آپ کے ملک میں مجاہد۔ علماء۔ صوفیا۔ محدثین و فقہا پیدا ہوتے رہے ہیں۔ افغانستان میں ایک طرف تو خود مدارس دینیہ کی کثرت رہی دوسری طرف یہاں سے بکثرت طلبا ہندوستان جاتے رہے۔ ہمارے اور آپ کے علمی دینی روحانی حیثیت سے جو قدیم رشتے قائم ہیں۔ انہیں مضبوط و مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ فی زمانہ اعدائے دین اندرونی طور پر ہمیں اور آپ کو ایک دوسرے مختلف رکھنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ باہمی مذاکرات و مباحث کے ذریعہ غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ پاکستان ہی وہ تنہا ملک ہے جو اسلامی ممالک کے ساتھ اخلاص کے ساتھ روابط قائم رکھنا چاہتا ہے ہماری دلی دعا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے رشتے زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں آپ ہمارے مسائل سے عملاً دلچسپی لیں۔

مرکزی جمعیت علمائے پاکستان کا یہ وفد مسلمانانِ قندھار کی دعوت پر آپکے ملک میں سے ہوتا ہوا روس جا رہا ہے۔ یہ جمعیت ۸ سال سے اخوت اسلامی کی تحریک پر عمل کر رہی ہے۔ حضرت مولانا نور المشائخ علمائے شور بازار جب کبھی

Marfat.com

کراچی تشریف لاتے تو مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان حضرت کا استقبال کرتی۔ ہم آپکے شہر میں حاضر ہو کر اپنے قلوب میں اخوت و محبت کا فی جذبہ رکھتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ پاکستان و افغانستان کے تعلقات زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں حضرات ہمارے ملک کے بعض حصے اغیار کے ہاتھوں میں ہیں۔ وہاں کی مسلم آبادیاں استصواب رائے چاہتی ہیں۔ مگر مدعیان حریت و آزادی انہیں جائز آزادی سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ فتح پاکستان ہی کو ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ غیور و بہادر افغانستان ہمارے ان مسائل میں دلچسپی لیں گے۔

شہر بلاشبہ خوبصورت ہے اور وزارت تعمیرات کوشش کر رہی ہے کہ کابل میں جدید ترقیات شروع کرے۔ مگر پشاور سے کابل کی سڑک بہت زیر مرمت طلب ہے۔ یہی ایک سڑک ہے جس سے سارا حمل و نقل ہوتا ہے۔ لیکن وہ آج تک ٹھیک نہیں کرائی گئی۔

خدا کرے کہ کابل اور پاکستان کے درمیان تعلقات استوار ہو جائیں۔

حضرت جمال الدین کا مزار

۲۹ جون ۱۹۵۶ء کی شام کو حضرت جمال الدین افغانی کے مزار شریف پر فاتحہ پڑھنے گئے۔ یہ مزار شہر سے دور ایک بڑے میدان میں واقع ہے جہاں حکومت افغانستان ایک بڑا قبہ بنا رہی ہے۔ یہ قبہ چار بڑے ستونوں پر قائم کیا گیا ہے۔ کافی بلند و بالا ہے نیچے کے حصے میں حضرت جمال الدین افغانی کی قبر ہے۔ دیر تک عالم اسلامی کو متحد کرنے والے زعیم کی قبر پر ایصال ثواب کیا۔

یہیں سے امراء و سلاطین کے قبرستان گئے۔ یہاں علیحدہ علیحدہ قبریں موجود ہیں جہاں ایک بہت بڑا گنبد تعمیر کیا گیا ہے۔ مصر کی طرح خاص خاص چیزوں کے لئے کمرے تیار کئے گئے ہیں۔ تعمیر کا کام اس وقت بھی زور شور سے ہو رہا ہے۔

وقت کافی ہو چکا تھا اس لئے قیام گاہ واپس آگئے۔

یہاں سے ہوٹل جا کر کھانا کھایا۔ قیام گاہ آکر نماز عشاء پڑھی۔

Marfat.com

یہاں کے بڑے بڑے ہوٹل یورپین طرز پر ہیں جن میں یورپ کے لوازمات ہیں
ہم نے کھانے پینے میں کافی احتیاط کی۔

خٹک، صاحب سفیر پاکستان کی ضروری کام سے کابل سے پشاور روانہ ہوئے
اُن کے ہمراہ کراچی کے لیے خط بھیجدیا تاکہ یہاں تک بخیریت پہنچنے کی خبر معلوم ہوجائے۔

کابل سے روانگی

۳۰ جون یوم اتوار کی صبح کو کابل سے تاشقند بذریعہ ہوائی جہاز جانا تھا اس لیے شب ہی میں سامان وغیرہ ٹھیک کر لیا گیا۔
صبح اول وقت ناشتہ کرکے ۷ بجے ہوٹل سے مطار کابل کے لئے روانہ ہو گئے۔ مطار شہر سے دور ہے۔ مطار آ گئے تمام سامان ٹھیک کرا یا گیا یہاں جناب مسٹر غیور صاحب فرسٹ سکریٹری سفارتخانہ۔ جناب سردار عبدالرّب نشتر کے فرزند مسٹر سلیم صاحب کے ہمراہ رخصت کرنے تشریف لائے سامان کی بوکنگ ہو گئی جہاز ٹھیک ۷ بجے صبح روانہ ہو گیا۔

شہر ترمذ پر جہاز کی آمد علمائے روس کا استقبال

۱½ گھنٹے کے اندر اندر جہاز شہر ترمذ پہنچا تھا جہاں مولانا مخدوم محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولانا عبدالمجید ابن مولانا محمد یوسف صاحب۔ مولانا سلطان طاہر و دیگر علمائے کرام نے استقبال کیا۔ ہوائی جہاز سے اُتر کر آرام گاہ میں لائے گئے جہاں علماء کی جانب سے دعوت ناشتہ تھی ۴۵ منٹ کے قریب جہاز یہاں ٹھہرا۔ اس عرصہ میں مولانا مخدوم محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولانا عبدالمجید صاحب سے گفتگو ہوتی رہی۔
ترمذ ہی وہ مقام ہے جہاں مشہور محدث حضرت علامہ ترمذی پیدا ہوئے۔ یہ مقام ہمیشہ علم و فن کا مرکز رہا۔ اب بھی چند مدارس عربیہ موجود ہیں۔ حضرات علمائے دین برابر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شہر کی کل آبادی ۷۰ ہزار ہے اور اکثریت غالبہ مسلمانوں کی ہے۔ ترمذ ازبکستان کا ایک حصہ ہے۔ وقت زائد نہ تھا۔ ورنہ ارادہ ہوا کہ ۷ میل جا کر حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ کے مزار شریف پر فاتحہ پڑھ آئیں ۔۔ شہر کافی بارونق ہے۔ ترمذ سے تاشقند تک ریلوے

Marfat.com

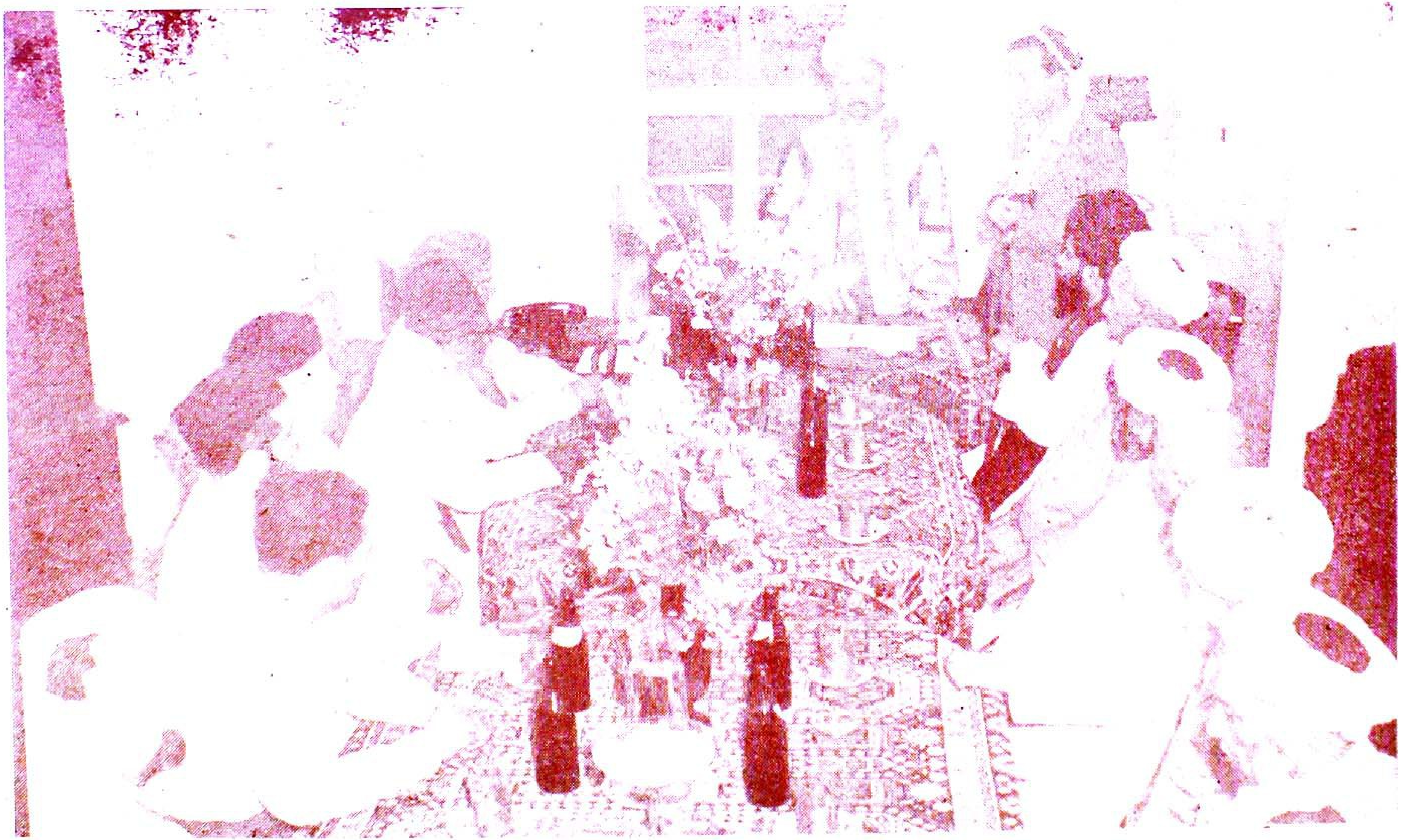

دفتر ادارۂ دینیہ طاشقند میں حضرت مولانا ضیاءالدین صاحب صدر ادارہ دینیہ وفد کی خدمت میں
ہدیہ تہنیت پیش فرما رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

لائن ہے۔ دو یوم میں تاشقند پہنچتی ہے۔ جگہ جگہ سرسبز پہاڑیاں ہیں۔ ہمارے ساتھ مولانا مخدوم اسمٰعیل صاحب و مولانا عبدالمجید صاحب تاشقند چل رہے ہیں۔ جہاز ایک گھنٹے کے بعد روانہ ہوا اور سمرقند پر سے پرواز کرکے سیدھا تاشقند ٹھہریگا۔

پونے دو گھنٹے میں ترمذ سے تاشقند کا راستہ طے کرکے ایک بجے تاشقند پہنچ گا۔ سفر کافی آرام و راحت سے گذر رہا ہے جہاز اگرچہ چھوٹا ہے مگر بہت آرام سے لیجا رہا ہے۔

تاشقند :- ۳۰ جون ٹھیک ایک بجے کے ہوائی جہاز تاشقند پر اترا۔ جہاں حضرت مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ نے ۱۰۰ علماء و ائمہ مساجد کے ساتھ وفد کا استقبال فرمایا۔ استقبال اور گروپ کے بعد تاشقند ہوٹل لائے گئے۔ یہ ہوٹل ایک عالیشان ہوٹل ہے۔ پانچ درجات کی بلڈنگ ہے جس میں ہر قسم کے آرام ہیں تاشقند کی آبادی ۲ ملین ہے۔ یہاں تین مسجدیں ہیں جو سب کی سب آباد ہیں اور بارونق ہیں۔ ازبکی زبان بولتے ہیں۔ بوڑھوں میں نماز کی پابندی کا خاص طور پر شوق و جذبہ ہے البتہ نوجوانوں میں کم ہے۔ مسلمان کافی خوشحال ہیں راستے صاف و ستھرے ہیں مسلمان عورتوں میں پردہ تقریباً نہیں ہے۔

مدرسۂ محکمہ اور مسجد و دفتر ادارۂ دینیہ میں جلسہ

آج ادارۂ دینیہ کے مرکزی دفتر میں پہلا جلسہ ہے۔ قدرے آرام کرکے ادارۂ دینیہ کے دفتر لے جائے گئے۔ دروازے پر جم غفیر استقبال کے لئے موجود تھا۔ ادارۂ دینیہ ایک عظیم الشان مدرسہ کے قریب والے کمرے میں قائم ہے یہاں اعلیٰ پیمانہ پر دارالعلوم جاری ہے جس میں علوم عربیہ پڑھائے جاتے ہیں

Marfat.com

عام و خاص مسلمانوں سے ملاقاتیں مصافحے کرتے ہوئے ادارۂ دینیہ کے کمرے میں پہنچے۔ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ نے ابتداءً قائد وفد سے لے کر تمام ارکان وفد کا تعارف کرایا۔ اغراض و مقاصد بیان کئے۔ وفد کی طرف سے حسب ذیل جواب دیا گیا۔

مطبوعہ یادداشت

مرکزی جمعیت علمائے پاکستان کے وفد کے یہ ارکان انتہائی خوشی اور مسرت دلی جذبات محبت کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نائب صدر ادارۂ دینیہ نے مسلمانان ازبکستان کی جانب سے ہمیں مدعو کر کے ایک کو دوسرے سے متعارف ہونے اور باہمی اخوت بڑھانے کا موقع عطا فرمایا۔

اخوانِ گرامی! دنیا اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کے قلوب میں دنیا کے مسلمانوں کی محبت کا جذبۂ راسخ موجود ہے اور یہ تمام جذبات دینِ اسلام کے پیدا کردہ ہیں یہی وہ دین ہے جس نے گورے، کالے کے امتیازات کو مٹا دیا مشرق و مغرب۔ عرب و عجم دنیا کے مسلمانوں کے درمیان ایک مضبوط رشتۂ اتحاد قائم فرمایا مسلمان خواہ کسی بھی ملک کا رہنے والا ہو وہ دوسرے مسلمانوں کا بھائی ہے۔ ہمارا رشتہ کمزور تو ہو سکتا ہے۔ لیکن منقطع نہیں ہو سکتا۔ ممالک اور سلطنتوں کے سیاسی نظریات رکھنے میں ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن اخوت اسلامی کی تڑپ ہر اسلامی دل میں موجود ہے۔ گذشتہ ایک صدی میں ہندوستان کے مسلمانوں نے صدہا مواقع پر اخوت کا ثبوت دیا۔ مملکت پاکستان اور ملت پاکستان

Marfat.com

کی یہ قائم شدہ پالیسی ہے کہ اقوام مشرق آزادی و فلاح کے ساتھ اپنی زندگی گذاریں ہمیں یقین ہے کہ سوویٹ روسیہ اور جمہوریہ اسلامیہ پاکستان دونوں اقوام مشرق کی یکساں آزادی. فلاح و ترقی اور بقائے کیلئے باہمی متفقہ طریقے سے کوشش کریں گی۔

حضرات! پاکستان نے عالم وجود میں آنے کے بعد سے لے کر اب تک دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ روابط محبت قائم کرنے کی انتہائی کوششیں صرف کر دیں۔

اخوانِ کرام! مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان ۸ سال سے اس وقت تک دنیائے اسلامی کے ساتھ تعلقات مستحکم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مصر۔ شام۔ انڈونیشیا حجاز مقدس۔ عراق۔ مشرقی افریقہ۔ چین میں جمعیۃ علمائے پاکستان کے وفود وقتاً فوقتاً دورہ کرتے رہے اور انھوں نے پوری تندہی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیئے جس کے نتائج الحمد للہ بہت بہتر برآمد ہوئے۔ جمعیۃ علمائے پاکستان ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ وفد آپکے یہاں حاضر ہوا تاکہ آپکے یہاں کے حالات کا جائزہ لے۔

حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ کا مجھے دعوت نامہ ملا کہ میں علماء کا ایک وفد لے کر روسی علاقہ جات میں آکر اخوت اسلامیہ کے رشتوں کو مضبوط کر دوں۔ ہمارا یہ وفد ۳۰ جون ۱۹۵۶ء کو براستہ کابل طاشقند پہنچا ہماری دلی دعا ہے کہ روس اور پاکستان کے مسلمانوں کے تعلقات زیادہ سے زیادہ خوشگوار ہوں۔ دونوں ملکوں کے مسلمان ایک دوسرے کے مصائب و حالات سے دلچسپی لے کر اپنے مسائل سمجھیں۔ نظریاتی اختلافات کے باوجود انسانی روابط کی راہیں نکل سکتی ہیں۔

Marfat.com

برادرانِ گرامی! ہمارے ملک کو بنے ہوئے اگرچہ صرف نو۹ سال گذرے ہیں نہ مصائب و آلام کا شکار ہو کر بھی زندگی کے اکثر و بیشتر شعبہ جات میں ترقی کر رہا ہے۔ ہمارا ملک پاکستان صنعت و حرفت میں یوماً فیوماً آگے بڑھ رہا ہے۔

ہم آپکے یہاں کی مصنوعات تعلیمی ثقافتی اور دیگر حالات کا معائنہ و مشاہدہ کر کے وطن واپس ہو کر اپنے لوگوں کو یہاں کی ترقیات سے باخبر کریں گے

حضراتِ محترم! ہمیں روانگی سے قبل فاضل جلیل مفتیٔ اعظم حضرت ایشان بابا خاں کے حادثۂ انتقال کی خبر ملی جس سے جمعیۃ علمائے پاکستان کے حلقہ جات میں کافی حزن و ملال ہوا۔ جیسے ہی ہمارے پاس تار پہنچا ہم نے بہت سے عام جلسے کئے نیز مجلس عاملہ میں تجاویز تعزیت منظور کی گئیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

اور ان کے صاحبزادے گرامی قدر جناب مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کو خدمات ملی و قومی میں کامیابیاں حاصل ہوں۔ ان کا وجود یقیناً آپکے لئے باعثِ افتخار ہے۔ وہ ماشاء اللہ اپنے فرائض کافی دیانتداری سے انجام دے رہے ہیں۔ خدا ان کی نصرت و اعانت فرمائے۔

والسّلام

ہمارے جواب کے بعد کئی علماء نے بھی تقریریں فرماتے ہوئے وفد کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ آخر میں قائد وفد نے حضرت مولانا ضیاء الدین کی خدمت میں قرآن پاک کے چند نسخے جمعیۃ کا لٹریچر وغیرہ پیش کیا۔ دفتر مدرسہ کی برابر والی لائبریری میں آکر نماز مغرب ادا کی۔ یہاں مسلمان کافی تعداد میں موجود تھے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بعد نماز مسلمانوں سے مصافحہ معانقہ کیا۔

مسجد سے فارغ ہو کر قاضی صاحب کے کمرے میں آ کر مختلف مسائل و موضوعات پر گفتگو رہی آج دن بھر مصروفیت کار ہا رات کو ہوٹل میں باطمینان آرام کیا۔

حضرت سید زین الدین صاحبزادہ خواجہ شہاب الدین سہروردی کے مزار پر حاضری

یکم جولائی صبح معمولات و وظائف کے بعد حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت زین الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔ بڑی پر کیف پر سوز حاضری رہی۔ پاکستان اور تمام اعزہ و احباب کے لئے دعائیں کیں۔ جناب مولانا قاری شہاب الدین صاحب خطیب مسجد کی خدمت میں ایک قرآن شریف چند دوسرے تبرکات پیش کئے۔ یہاں کی حاضری میں روحانی فیض حاصل ہوا۔ یہاں بھی کافی مسلمانوں نے ہمارا پر جوش استقبال کیا۔ ان کے چہروں سے مسرت نمایاں ہو رہی تھی۔

آستانۂ حضرت خواجہ علمبردار رحمۃ اللہ علیہ

۲ جولائی ۱۹۵۷ء کو عارف باللہ حضرت خواجہ محی الدین صاحب کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ دیر تک مزار شریف پر فاتحہ پڑھی گئی۔ بڑا پر کیف مزار ہے۔ خواجہ صاحب محترم نے ۸۲ سال کی عمر پائی۔ اپنا تمام وقت یاد الٰہی میں صرف فرمایا۔ عرصہ دراز تک اپنے روحانی فیوض و برکات سے مسلمانوں کو مستفید فرماتے رہے۔

یہاں کافی باغات و اراضیات ہیں جنھیں حکومت نے مسلمانوں کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ باغات وغیرہ کی آمدنی کلیتہً مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے

Marfat.com

حکومت کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتی آستانہ اور مسجد کے انتظامات ادارہ دینیہ انجام دیتا ہے۔

علماء ومشائخ کا اجتماع فاتحہ کے بعد یہاں علماء ومشائخ کا اجتماع ہوا جس میں وفد کی طرف سے قائد وفد نے تفصیلی تقریر کی۔ میاں نبی جان صاحب نے تقریر کا مکمل ترجمہ پیش کیا۔

بعض دوسرے علمائے بھی تقریریں کیں اور وفد کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس کا جواب وفد کی جانب سے دیا گیا۔ علماء ومشائخ سے فرداً فرداً طور پر مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔

زاں بعد ناشتہ کی محفل دیر تک جاری رہی۔ علماء ومشائخ کو مسائل پاکستان سے باخبر کیا گیا۔ ہم نے پاکستان کی تعمیر کے حالات بیان کیے اور اُن گرانقدر خدمات کا ذکر کیا جو پاکستان نے عالم وجود میں آنے سے لیکر اس وقت عالم اسلامی کیلئے انجام دی ہیں۔ آخر میں علماء ومشائخ سے اپیل کی گئی کہ وہ مسلمانوں کی نئی نسل کی تعلیم وتربیت اور کلام پاک ودیگر عبادات وغیرہ سے واقف کرنیکا خصوصی انتظام کریں۔ تاکہ موجودہ نسل اسلام پر قائم رہے۔ اس کا سب سے بہتر علاج یہی ہے کہ آپ کی مساجد میں شبینہ مدارس کھولے جائیں اور ان کے اندر قرآن کریم کی تعلیمات کا خصوصی انتظام کیا جائے۔

حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے وفد کی اُن تجاویز سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ مساجد میں علم بچوں کی تعلیم کا فوری انتظام شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

87301

Marfat.com

باغات کا معائنہ حضرت خواجہ علمبردار رحمۃ اللہ علیہ کے اجتماع سے فارغ ہو کر تاشقند کے خاص خاص باغات کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے سب سے پہلے گورکی باغ دیکھا یہ باغ روس کے مشہور شاعر گورکی کے نام پر بنایا گیا ہے جو نہایت وسیع ترین باغ ہے۔ باغ میں ہر قسم کی صناعیوں کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ ارکان وفد جیسے ہی باغ میں داخل ہوئے عوام کے ہجوم نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ ہر ایک کی کوشش تھی کہ وہ ارکان وفد سے ملے۔ ارکان وفد نے متانت و سنجیدگی کے ساتھ سب سے ملاقاتیں کیں۔ اور باغ کے خاص خاص حصوں کو دیکھا۔

یہاں سے فارغ ہو کر دو ایک اور باغات دیکھے۔ روسی افراد ہر چیز میں ندرت کرتے ہیں باغات بنانے میں انہوں نے محنت کی ہے اور اس قدر دلچسپیاں پیدا کر دی ہیں کہ دیکھنے والا جب تک پوری طرح نہ دیکھ لے واپس نہیں لوٹتا چونکہ عورت و مرد دونوں یہاں کافی تعداد میں آزادانہ طور پر جمع ہوتے ہیں اس لئے ارکان وفد باغ کے خاص خاص حصے دیکھ کر لوٹ آئے۔

مزار چوغان عطا علیہ الرحمۃ
۲ر جولائی ۱۹۵۷ء

یہ مزار شریف ۵۰۰ سال قبل کا ہے آثار قدیمہ کے تحت قائم ہے چوغان عطا علیہ الرحمۃ کے مزار شریف پر ہیبت و جلال نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔

یہاں بھی ارکان وفد نے فاتحہ پڑھی اور متولی صاحب کی خدمت میں قرآن کریم۔ عطر کی شیشیاں۔ آیۃ الکرسی کے تطعات پیش کئے۔

فاتحہ کے بعد یہاں کے آستانہ کی طرف سے چائے وغیرہ کی دعوت میں

Marfat.com

تقریباً ۲ گھنٹے تک اکل و شرب کا سلسلہ جاری رہا۔ طاشقند وغیرہ کے مسلمان انتہائی متواضع ہیں۔ دعوتِ طعام ہو یا چائے پارٹی کم از کم دو گھنٹے تک کھانے پینے کے سلسلے جاری رہتے ہیں۔ کھانے اسقدر افراط کے ساتھ میزوں پر لگاتے ہیں کہ ہماری طرف کے کھانے والے نہ کھا سکتے ہیں۔ اور نہ ہاتھ ہی اخلاقاً کھینچ سکتے ہیں یہاں کے عادات و معمولات کے مطابق اختتام تک اسکا ساتھ دینا پڑتا ہے۔ دعوت کے بعد علماء و مشائخ نے سپاسنامہ پیش کیا جس کا قائد وفد کی طرف سے مناسب و معقول جواب دیا گیا۔ پاکستان اور روسی مسلمانوں کی فوز و فلاح کی دعائیں کی گئیں۔

جدید مسجد کی تعمیر مزار جوغان عطاء سے فارغ ہو کر ۳ میل دور قصبہ نوضع میں ایک چھوٹی سی جدید مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ وہاں نماز ظہر پڑھنے کا پروگرام بنایا گیا۔

قصبے میں پہنچے تو یہاں بھی ۲۰۰ مسلمانوں نے جو بحیثیت کاشتکار وغیرہ آباد ہیں۔ ہمارا استقبال کیا۔

یہاں ایک مسجد جدید تعمیر ہو رہی ہے تقریباً اندرونی و بیرونی کام سب ختم ہو چکا ہے۔ تقریباً ۳۰۰ مسلمانوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے مسجد کو کافی حسین شکل و صورت میں بنایا جا رہا ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کا اخلاق بھی نہایت وسیع ہے۔ بڑی محبت و اخلاق سے پیش آئے۔ نماز ظہر ادا کی۔ بعد نماز حسب معمول اجتماع شروع ہوا۔ یہاں کے امام صاحب کو وفد کی طرف سے کلام اللہ شریف کا ایک نسخہ۔ عطریات۔ آیۃ الکرسی کے

Marfat.com

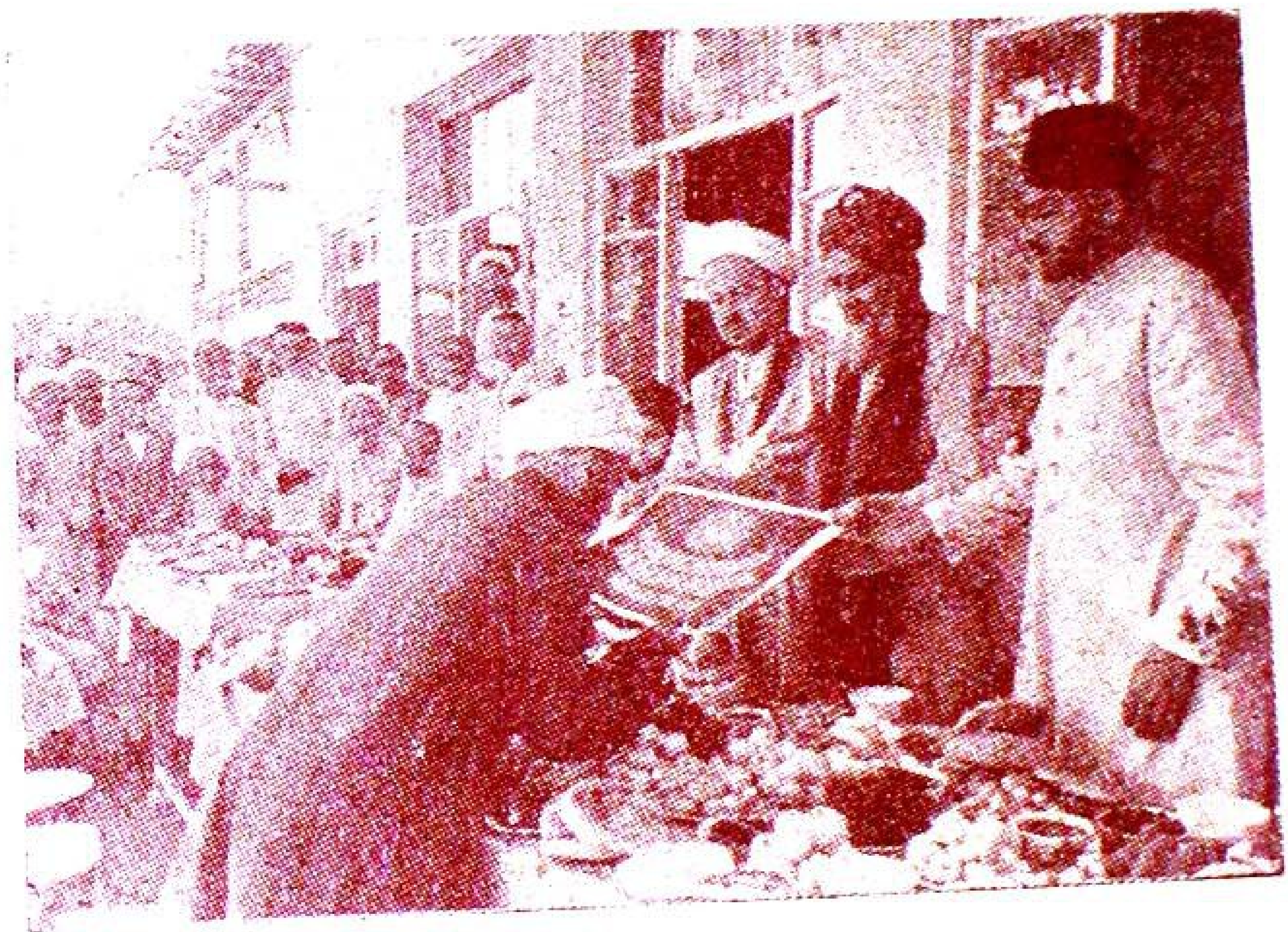

موضع نوضع کی — جامع مسجد کا بیرونی منظر

Marfat.com

Marfat.com

تحفات و کتابات دیے گئے۔ تقریریں ہوئیں تقریروں کے بعد ناشتہ کا آغاز ہوا۔

اس علاقہ میں جو پھل بکثرت ہوتے ہیں آلوچہ۔ خربوزہ۔ تربوز۔ سیب۔ اس قدر لذیذ ہیں کہ کبھی دوسری جگہ ایسے استعمال نہیں کئے گئے۔ قدرتی نہریں جاری ہیں۔ ایک گھنٹہ وقت صرف کر کے تاشقند واپس ہوئے۔

ادارہ دینیہ کا کتب خانہ
۲ جولائی ۸۰ء

یہاں سے سیدھے ہم تاشقند آئے اور ادارہ دینیہ کے کتب خانہ کا معائنہ شروع کیا۔ لائبریری میں مختلف قسم کی عربی، فارسی، ازبکی زبان کی قدیم و جدید پانچ ہزار سے زیادہ کتابیں ہیں۔ قلمی قرآن پاک کے قدیم ترین نادر نسخے بھی دیکھے۔ فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ ہر فن کی کتب بکثرت موجود ہیں۔ مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب اس لائبریری کی از سر نو تنظیم میں منہمک ہیں۔ نئی الماریاں بنوائی جا رہی ہیں۔ بہترین قسم کی کتابیں دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی۔ لائبریری سے متصل ہی عربی علوم و فنون کا ایک بڑا مدرسہ بھی قائم ہے جس میں طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ ان دنوں تعطیل کے باعث طلباء موجود نہ تھے کچھ طلباء نظر آئے امتحان لیا تو اچھی استعداد پائی۔ بعض طلباء جامعہ ازہر شریف میں تعلیم کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ تین طالب علم دو ایک دن میں ازہر سے فارغ ہو کر آنے والے ہیں۔

تقریباً دو گھنٹے تک لائبریری کے شعبہ جات دیکھے۔ کلام پاک کے قدیم ترین نسخوں کے نمونے بھی لیے گئے۔

کتب خانہ سے فارغ ہو کر دفتر ادارہ دینیہ میں علماء و مشائخ اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

حضرت خواجہ عبید اللہ الاحرار کے مزار شریف پر حاضری

حضرت خواجہ عبید اللہ الاحرار سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور ترین بزرگوں میں ہیں ۸۱۳ھ میں ترمذ تشریف لائے علم جہاد بلند کیا اسی وجہ

علمبردار خطاب پایا۔ علم فقہ کلام میں خاص درک رکھتے تھے۔ ان کے مزار شریف پر حاضری دی یہاں سہروردی سلسلے کا رنگ نمایاں طور پر ظاہر ہو رہا تھا۔ جبتک حاضری رہی پُر لطف اور اطمینان و سکون حاصل ہوا۔ تمام کسل آستانہ شریف کی حاضری میں دور ہو گیا۔ منتظمین آستانہ شریف کی جانب سے بھی دعوت ہوئی۔ تقریریں وغیرہ ہوئیں۔ دیر تک آستانہ شریف کے مہمان خانہ میں آرام کیا۔ آرام کے بعد ہوٹل واپس آئے آج صبح سے رات کے ۹ بجے تک مسلسل کام کیا مگر طبیعت کو سکون و راحت ہی حاصل ہوئی۔

۳۰ جولائی

مزار حضرت امام القفال الشاشی پر حاضری

حضرت امام القفال الشاشی کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ یہاں بھی دیر تک قیام کیا۔ حضرت امام شاشی نے وقت کے ایک بڑے عالم و مجتہد عابد و زاہد بزرگ تھے۔ آپ کے مزار شریف سے اب بھی علوم و فنون کی خوشبوئیں آتی ہیں بڑا پر کیف مزار ہے۔ یہاں کے متولی و امام صاحب کی خدمت میں تبرکات پیش کیے۔ پاکستان اور ازبکستان کے مسلمانوں کے لیے دعائیں کی گئیں۔

قیام طاشقند میں بقیہ مساجد کا معائنہ

ہم نے قیام طاشقند کے زمانہ میں حسب ذیل مساجد دیکھیں۔

(۱) جامع طیلا شیخ اس مسجد کے امام مولانا سیر خان مخدوم ابن حسام ہیں اور خطیب مرزا قاری محمود ہیں یہ مسجد کافی وسیع اور آباد ہے۔

(۲) جامع خواجہ علمبردار میاں مولانا محی الدین خاں امام ہیں یہ مسجد کافی وسعت رکھتی ہے پنجوقتہ نمازیوں کی معقول تعداد ہوتی ہے۔

Marfat.com

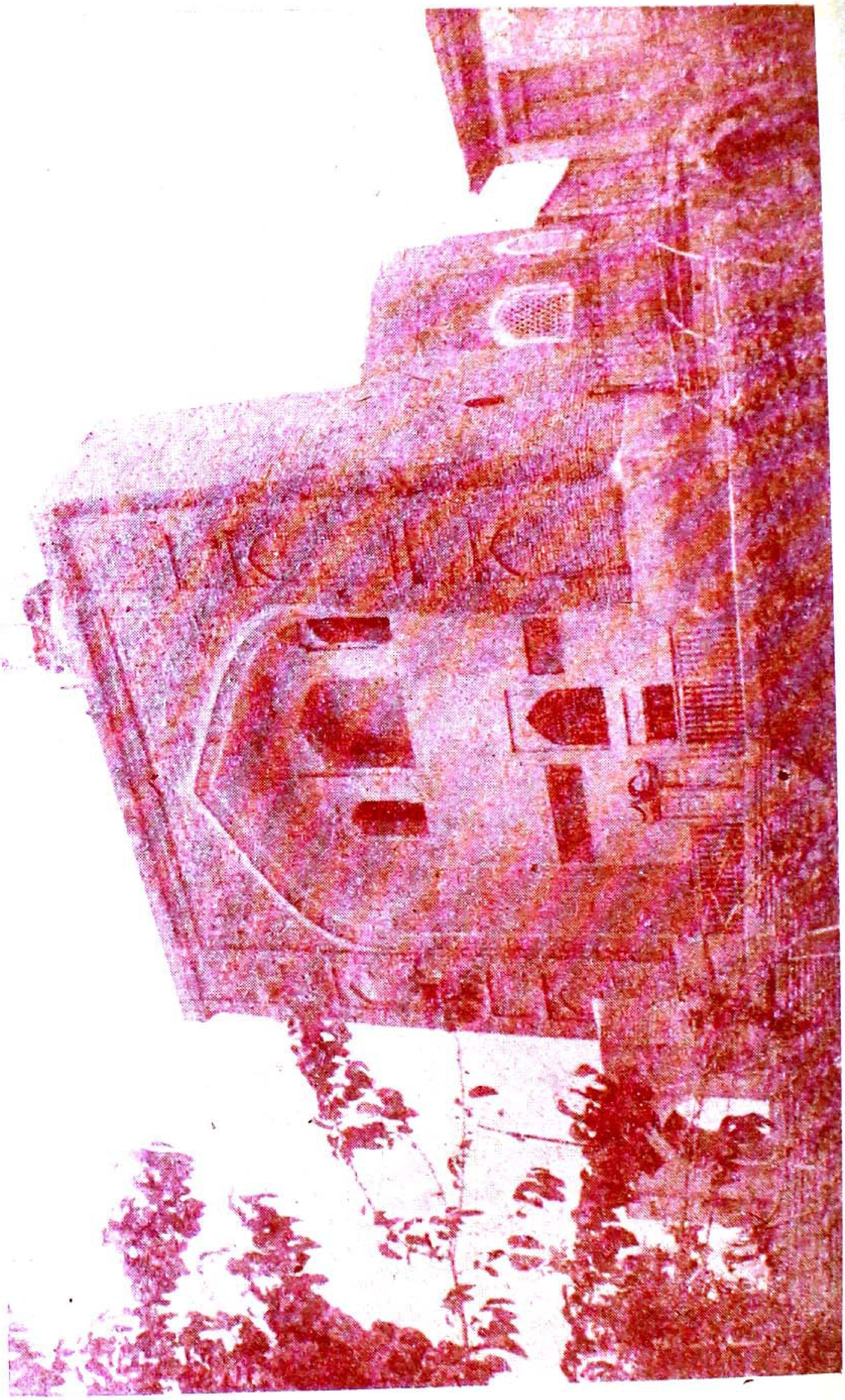

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

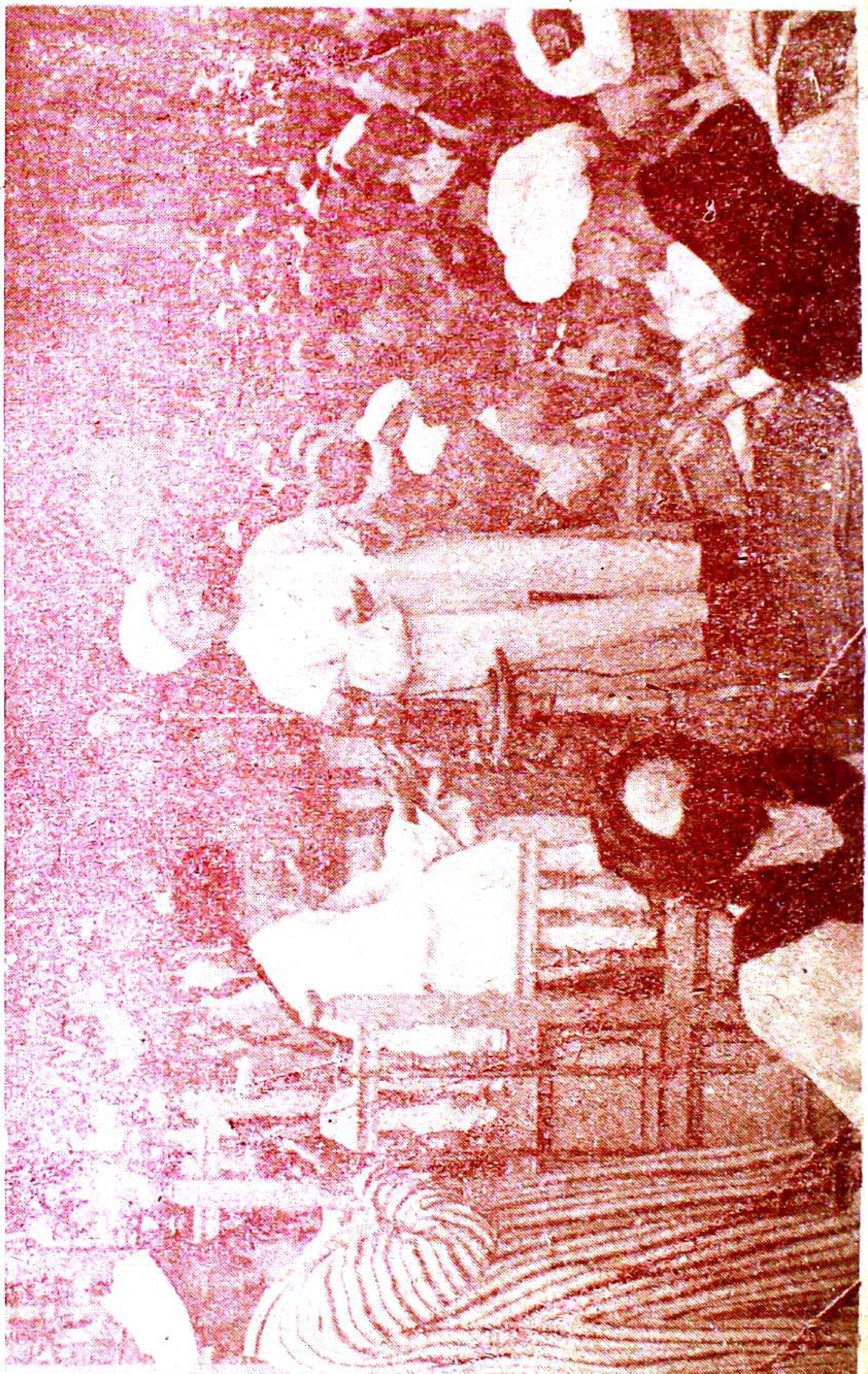

Marfat.com

Marfat.com

(۳) جامع شیخ زین الدین یہ مسجد بھی بہت وسیع رقبہ میں ہے۔ مولانا قاری شہاب الدین مسجد کے خطیب و امام ہیں۔

(۴) جامع میرزا یوسف اس مسجد میں حضرت مولانا قاری محتاج الدین امام و خطیب ہیں۔

(۵) جامع الآن یہاں مخدوم صدر الدین ابن جلال الدین امام ہیں۔

(۶) جامع چغتائی چقر اس مسجد میں میاں عبد الجبار خاں عبد الستار امام و خطیب ہیں۔

(۷) جامع محکمہ یہ جامع مسجد نہایت وسیع و شاندار ہے۔ جہاں عید و نماز جمعہ میں ۶۰ ہزار افراد بیک وقت ہم نے شریک نماز ہوتے ہوئے دیکھے یہاں نماز جمعہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے۔ اور نماز عید الاضحیٰ ہم نے پڑھائی۔ بے پناہ مجمع تھا۔ ہمارے اندازہ میں عید الاضحیٰ میں ۶۰ ہزار تک اجتماع رہا اور نماز جمعہ میں ۲۵ ہزار سے زیادہ مجمع ہوا۔

اس مسجد کے امام حضرت احمد خواجہ ایشان امین محمود الشان بڑے اچھے قاری ہیں۔

(۸) جامع مسجد رو ھگت۔ یہ مسجد بھی حسین و جمیل ہے یہاں داملا نظام الدین شرح خانی امام و خطیب ہیں۔

(۹) مسجد القفال الشاشی۔ یہاں شیخ الاول فخر الدین مخدوم امام و خطیب ہیں۔

(۱۰) جامع مزار شیخ زین الدین۔ اس مسجد کے امام مولانا محمد جان اندیجانی ہیں۔

(۱۱) مسجد راکننت محلہ ارک یہاں مولانا نظام الدین صاحب خطیب ہیں۔

Marfat.com

اکثر ارکانِ وفد نے اِن مساجد میں نماز یں معین اور غیر معین پروگرام پر جا کر ادا کیں۔ ہر مسجد میں کافی افراد کو وہاں پایا۔ امام و خطیب ماشاءاللہ اچھے لب و لہجہ کیساتھ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ ہر مسجد میں نماز کے بعد ہم لوگ پہلے امام و خطیب سے قرآنِ کریم سنتے پھر ارکان وفد میں مولانا شاہ احمد نورانی۔ عبدالوہاب صاحب قرآن کریم سناتے۔

مسجدوں کا انتظام الحمدللہ قابل قدر و استحسان ہے۔ ہر قاری خطبات عربی زبان میں ہی پڑھتا ہے البتہ جمعہ کے خطبے سے قبل پاکستان و ہندوستان کی طرح ایک گھنٹہ ازبکی زبان میں مسائل و احکام بیان کرتے ہیں۔ ماشاءاللہ معلومات و احکام دین سے باخبر علماء ہیں۔ سب کے سب حنفی ہیں بعض بعض سے مختلف مسائل دینیہ و علمیہ پر گفتگو ہوئیں ان مساجد میں ارکان وفد کے اعزاز میں بڑے بڑے جلسے ہوئے یہاں آزادی کے ساتھ وفد نے اظہار خیال کیا۔ اور علماء و خطباء کو پاکستان سے ہمدردیاں پیدا ہوئیں ہر جگہ پاکستان کی ترقی و سالمیت کی دعائیں کی گئیں۔

مساجد میں مسلمان پوری طرح آزاد ہیں۔ نماز روزے کا کافی شوق موجود ہے۔ ہر جگہ اس کا اظہار کیا گیا کہ ۷۰ سال کے بعد یہ پہلا موقعہ آیا ہے کہ مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان نے اپنا ایک موقر وفد یہاں بھیجکر پاکستان اور ازبکستان قازستان جیسے صوبجات کے مسلمانوں میں رابطے قائم کر دیئے۔ ہمارے قلوب پر ان علاقہ جات کے مسلمانوں کی محبت و عقیدت کا خاص اثر ہوا۔ الحمدللہ یہاں کے مسلمان ہمارے ہم عقیدہ ہیں اور معمولات کے لحاظ سے اہلسنت جیسے معمولات رکھتے ہیں۔ ہر مسجد میں نماز کے اختتام پر اوراد شریفہ پڑھے جاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاں نام لیا جائے انکی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نگاہوں اور زبانوں سے حضور کی عظمت و توقیر کا اظہار ہوتا ہے۔

علما و مشائخ اور ادارہ دینیہ معراج نبوی۔ میلاد مصطفوی کے شاندار جلسے منعقد کرتے ہیں۔ خاص طور پر میلاد نبوی پر اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ ربیع الاوّل شریف کی محفلیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اسی طرح رجبی شریف کے جلسے کافی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ان جلسوں میں بچے۔ جوان۔ بوڑھے۔ کافی تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔

۳ر جولائی ۱۹۵۷ء
تاشقند طبی انسٹی ٹیوٹ کا معائنہ

تاشقند کا یہ عظیم الشان طبی ادارہ ہے۔ اس ادارہ کا لینن کے زمانہ میں آغاز ہوا۔ ابتداءً غیر مستقل ادارہ تھا۔ ۱۹۲۴ء میں ادارہ نے کافی ترقی کر لی تھی اس لئے وہ مستقل ہو گیا۔ اس ادارے میں ۴ ہزار طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں جن میں ۹۹ فیصدی مسلمان طلبا اور طالبات ہیں۔ انقلاب سے پہلے ازبکستان و قازستان میں ایسا کوئی ادارہ نہ تھا۔ وقتی ضروریات نے زعماء و عمال کو مجبور کیا کہ ایک نادر اور بہترین قسم کا ادارہ قائم ہو چنانچہ یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ اس ادارے میں ۴ شعبہ جات ہیں معلمین و معلمات میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ جو ۴ ہزار طلبا ر تعلیم پاتے ہیں۔ ان میں ۸ طلبا اعلیٰ درس کے ہیں۔ اس ادارے کی تمام و کمال اعانت حکومت کی جانب سے کی جاتی ہے۔ اعلیٰ درجات کے طلبا کو ۳۰۰ روپیہ فی کس وظیفہ ملتا ہے یہ ادارہ مختلف قسم کے فنون کی تکمیل کراتا ہے۔ علاج و معالجات میں کسی قسم کی فیس نہیں لی جاتی۔ یہ ادارہ عام طور پر تمام فنون کی تعلیم دیتا ہے۔ خاص طور پر لیریا۔ چیچک۔ یرقان۔ دق۔ سل کے بہترین معالجات کا انتظام ہے۔ طلبا میں اکثریت ازبکستانی طلباء کی ہے جن سے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

Marfat.com

۶ سال کا مقررہ کورس ہے۔ دانتوں کے علاج کے لئے تین سال رکھے گئے ہیں۔ دوا سازی کے کافی شعبہ جات ہیں۔ صبح ۹ سے ۴ بجے شام تک کام ہوتا ہے۔ کھانے کا انتظام طلبا، اپنی مرضی کے مطابق خود کرتے ہیں۔ ایک روپیہ چار آنے فی کس خرچ آتا ہے۔ ۶ سال کے کورس پورا کرنے کے بعد ڈاکٹری کی سند ملتی ہے۔

یہ ادارہ عام ڈاکٹروں کے علاوہ مختلف فنون کے ایکسپرٹ بھی تیار کرتا ہے اگر ایکسپرٹ ہونے کے بعد طلبا مزید ترقیات کرنا چاہیں تو انھیں اس کا موقعہ دیا جاتا ہے۔

ایک ہزار پلنگ مریضوں کے علاج و معالجات کے لئے تیار ہیں۔

ہم نے اس ادارے کے اکثر و بیشتر شعبہ جات دیکھے۔ طریقہ تعلیم و تجربات کا بھی مشاہدہ کیا۔ بعض بعض طریقۂ علاج یقیناً ایسے تھے جنھیں دیکھ کر حیرت ہوئی۔ روسی ڈاکٹر اور فنی ماہرین دنیا کے طریقۂ علاج کو سامنے رکھ کر برابر تحقیقات میں لگے ہوئے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے معالجات کو دنیا کے معالجات کے مقابلے میں بہتر سے بہتر بنائیں۔ دوا سازی۔ آپریشن وغیرہ کی مشینیں نہایت تیزی کے ساتھ تیار کیجا رہی ہیں۔ پلانے والی دواؤں کی خوراک کم سے کم رکھی گئی ہے یعنی زیادہ سے زیادہ بوندیں۔ ایکسرے وغیرہ کی مشینوں میں بھی کافی تغیر کیا گیا ہے۔

اس ادارے میں ہمارا کافی وقت صرف ہوا۔ ہمارے قلوب پر ادارے کے منتظمین کی خوش نظمی طلبا کی سعی پیہم کا کافی اثر ہوا۔

بیماروں کے بعض بعض کمرے بھی ہم نے دیکھے۔ یہاں ہر مریض کو لیٹے لیٹے مشینوں کے ذریعے تمام سہولتیں مہیا ہیں۔

Marfat.com

طاشقند کی علی شیر نواعی لائبریری میں داخلہ

Marfat.com

Marfat.com

علی شیر نوائی لائبریری کا معائنہ

طبی انسٹی ٹیوٹ کے بعد علی شیر نوائی لائبریری کا معائنہ کیا۔ یہاں تقریباً ۰ ہزار مجلدات مختلف علوم و فنون کی موجود ہیں۔ اگرچہ زیادہ ترکتابیں اُن کی زبان میں ہیں۔ عربی، فارسی کی قدیم ترین کتابیں بھی یہاں ہیں۔ لائبریری کے مہتمم اچھلے نے دیر تک لائبریری کی تاریخ سنائی۔ ارکان وفد نے مختلف قسم کے علمی سوالات کیے۔

علی شیر نوائی حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے خاص شاگردوں میں تھے فارسی میں فانی اور ازبکستان میں نوائی تخلص تھا۔ یہ حضرت مولانا جامی سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ حافظ تیجانی جیسے شخص نے ان کا تذکرہ بڑے اچھے الفاظ میں کیا ہے انہوں نے اپنی عمر کا اکثر و بیشتر حصہ ازبکستانی زبان کی شاعری میں گزارا۔ فارسی زبان میں بھی علی شیر نوائی کا کلام ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

البتہ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح علی شیر نوائی کا کلام دنیا میں عام نہیں ہوا۔ کلام کی نوعیت کا تقاضا ہے کہ کلام مختلف ملکوں میں پھیلے تاکہ دنیائے شاعری علی نوائی کے کلام سے بہرہ اندوز ہو سکے۔ ہم نے لائبریری کے منتظم صاحب سے تحریک کی کہ ایسے جلیل القدر شاعر کے کلام فارسی سے دنیا کو باخبر کرنے کے لیے مختلف کتابیں قلمبند کی جائیں تو مناسب ہوگا۔

۴ جولائی، ۱۹۵۷ء
ٹکسٹائل ملز کا معائنہ

آج ۴ جولائی کو تاشقند کے ایک بڑے ٹکسٹائل ملز کو دیکھنے گئے۔ پہلے ٹکسٹائل ملز کے منیجر صاحب کے کمرے میں مل کے قیام کی تاریخ اور اس کی ترقیاتی اسکیم کے حالات پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی یہ مل کافی بڑا۔ اپنی نوعیت کا اچھا اور بڑا مل ہے۔ اس مل میں سوتی کپڑا تیار ہوتا ہے اور کپڑوں پر صد ہا قسم کے رنگ کیے جاتے ہیں۔ ۲۰ ہزار مزدور اس مل میں کام کرتے ہیں جس میں مسلمان نصف

Marfat.com

کی تعداد ستر ہزار ہے جو سات گھنٹے کام کرتے ہیں۔ ۱۴۰۰ ماسٹر کام سکھانے والے یہاں کام کرتے ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں کام کرتے ہیں۔ تقریباً دو گھنٹے مل کا معائنہ کیا گیا۔

تاشقند کی تعلیمی حالت کا جائزہ

تاشقند و سمرقند وغیرہ کی آزاد ریاستیں زراعت و تعلیم میں اپنا اکثر حصہ بیشتر توجہات مبذول کر رہی ہیں۔ عام طور پر تعلیم قطعاً فری ہے کسی قسم کی فیس وغیرہ نہیں لیجاتی۔ فری تعلیم پانے والوں کی تعداد ۱۳ لاکھ ہے۔ ۵۵۰۰ اسکول ہیں۔ ہائی اسکول ۱۰۵۰ ہیں۔ مڈل اسکول ۲۸۰۰ ہیں۔ باقی ابتدائی ۴ سالہ اسکول بکثرت ہیں۔ ان اسکولوں میں ۲۰۰،۰۰ ٹیچرس پڑھاتے ہیں بالعموم سے زیادہ ایسے ہیں جو یونیورسٹی ختم کر کے اسکولوں میں تعلیم دینے کی مشق کرتے ہیں اور ٹریننگ پاتے ہیں۔

اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کا نصاب مارکس کے نظریات کے تحت مرتب کیا گیا ہے جس میں مذہبی تعلیم کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ مسلمان اور غیر مسلمان سب لامذہبیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہی وہ نقطہ حقیقی ہے جس پر ہماری نظریں اس دورے میں برابر پڑ رہی ہیں اس لئے ہم نے اپنی تقریروں، عام و خاص ملاقاتوں میں مسلمانوں کے زعماء پر زور دیا کہ وہ مساجد میں خاص طور پر دینی و مذہبی تعلیم دینے کے لئے شبینہ مدارس کا اجراء کریں۔ اپنے گھروں میں بچوں کیلئے قرآن کریم کی تعلیم کا اہتمام کریں اور ایک ایسا مختصر نصاب دینی تیار کریں جسے پڑھ کر طلباء کے ذہنوں میں مذہب بیٹھ جائے۔ اگرچہ گزشتہ ۵۰ سال میں اس طرف کے مسلمانوں نے شدید سے شدید مظالم اٹھا کر بھی دین سے اپنے رشتوں کو منقطع

نہیں کیا اور اس وقت تک وہ الحمدللہ دین پر قائم ہیں۔ لیکن نئی نسل کے لئے اگر دینی تعلیم کا انتظام نہیں کیا گیا تو وہ قطعاً لا مذہب ہو جائے گی۔ اس سلسلہ میں ۴ جولائی، ۷۵ کو ہم نے یہاں کے وزیر تعلیم سے ملکر مذاکرات کیئے اور انہیں متفق کر لیا کہ اگر مسلمان اپنی مسجدوں میں دینی تعلیم کا انتظام کریں تو انہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا بلکہ وہ منجانب حکومت مسلمانوں کی دینی تعلیم کے لئے سہولتیں دیں گے۔ جب اس قسم کے حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں تو یہاں کے زعماء کا عموماً اور ادارۂ دینیہ کا جوان علاقوں کے مسلمانوں کا ایک مؤثر و منظم ادارہ ہے۔ فرض ہے کہ وہ جلد از جلد مساجد و مکانات میں مسلمانوں کی دینی تعلیم کا انتظام کرے۔ مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان اس بارے میں ہر امداد جو اس سے ممکن ہے دینے کے لئے تیار ہے۔ ہمیں مسرت ہے کہ طاشقند کی حکومت کے ذمہ دار افراد کا رویہ مسلمانوں کی دینی تعلیم کے بارے میں بہتر ہے مرکزی حکومت کا بھی اس وقت رویہ مسلمانوں کے متعلق اچھا ہے بس تدبر کا تقاضا ہے کہ یہاں کے مفکرین و علمائے کرام اپنی تمام تر توجہات دینی تعلیم کے مسئلہ پر مبذول فرمائیں۔

" اگر یہاں کی ایجوکیشن میں ایک لاکھ ۲۲ ہزار افراد کام کر سکتے ہیں تو طاشقند وغیرہ کے وہ علماء جن میں الحمدللہ دین و مذہب محفوظ ہے اور وہ دینی جذبہ بھی رکھتے ہیں انکی جماعت پورے جوش عمل کے ساتھ مساجد میں شبینہ مدارس کے اجراء کی طرف عملاً کافی توجہ کرے۔ اور ادارۂ دینیہ اپنے بجٹ میں معتدبہ رقم مسلمانوں کی دینی تعلیم پر صرف کرنے کے لئے مخصوص کر دے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ روسی حکومت اپنے ملک میں تعلیمی خدمت کے لئے بہترین خدمات انجام دے رہی ہے وہ اپنے نوجوانوں کو محض ملازمتوں کی مشینیں نہیں بنا رہی ہے بلکہ یہاں کے نوجوانوں کو ہنر بن قسیم کا صناع و کاریگر۔ پائیلٹ، انجینئر، ڈاکٹر، بنا رہی ہے۔ لیکن مسلم نوجوان کی مذہبی تعلیم کا انتظام نہ ہونا حد درجہ تکلیف کا باعث ہے۔

Marfat.com

طاشقند کا عظیم الشان جمعہ

۵ جولائی ۱۹۵۷ء

۴ جولائی کو علم ہو گیا تھا کہ ہ تاریخ کا جمعہ ارکان وفد مسجد جامع مکتبہ طاشقند میں ادا کریں گے۔ ہماری طبیعت اس دن خراب تھی اس لئے تجویز ہوا کہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی نماز جمعہ پڑھائیں۔ ہمیں بھی شوق تھا کہ جمعہ کے اجتماع میں دیکھیں کس قدر مجمع ہوتا ہے۔ مسجد جامع مکتبہ کے پاس ایک وسیع رقبہ زمین ہے یہیں نماز جمعہ کا اجتماع تھا کیونکہ مسجد کے اندرونی حصہ میں زیادہ سے زیادہ ۴۰۰ آدمی آسکتے ہیں۔ نمازیوں کا ہجوم خطبہ سے کافی قبل آنا شروع ہو گیا۔ تقریباً ۲۵ ہزار کا مجمع شریک نماز ہوا جیسے ہی پاکستان وفد کا اعلان ہوا مسلمانوں کے چہرے مسرت و خوشی سے کھل گئے محبت میں ایسے بھی تھے جو کافی رو بھی رہے تھے۔ جمعہ سے پہلے مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے وفد کا تعارف کرایا اور ہم سے تقریر کی خواہش کی۔ طبیعت اگرچہ خراب تھی مگر ہمت باندھکر مجمع کو خطاب کیا۔ اخوت باہمی روابط دینی کے استحکام پر تقریر ایسی ہوگئی کہ کافی سے زیادہ پسند کی گئی۔ زاں بعد مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے خطبہ پڑھا۔ جو اپنے انداز کا ایک بہترین جامع خطبہ تھا۔ نماز میں قرآت بھی بہت اچھی کی جس سے سارے نمازی بیحد محظوظ ہوئے۔

نماز کے بعد مجمع کا اصرار ہوا کہ دعائیہ تقریر بھی کی جائے۔ مجبور ہو کر ہم نے پھر تقریر کی۔ اس اجتماع جمعہ میں بوڑھوں کے علاوہ نوجوان بھی کافی تعداد میں آئے اور بعد نماز ہم سے اکثر کے ساتھ مذاکرات بھی ہوئے جنھیں دیکھ کر اور مل کر کافی طبیعت خوش ہوئی۔

ملاقات علی انور احمد بن ادغلے ایڈیٹر شعبۂ اردو ریڈیو طاشقند

جمعہ کے بعد جناب انور احمد بن ادغلے ایڈیٹر شعبۂ اردو ریڈیو طاشقند ملنے آگئے۔ ان کا اصرار ہوا کہ ہم طاشقند ریڈیو سے ایک تقریر نشر کریں چونکہ طبیعت خراب تھی اس لئے سمرقند سے واپسی کے بعد کا وعدہ کیا گیا۔

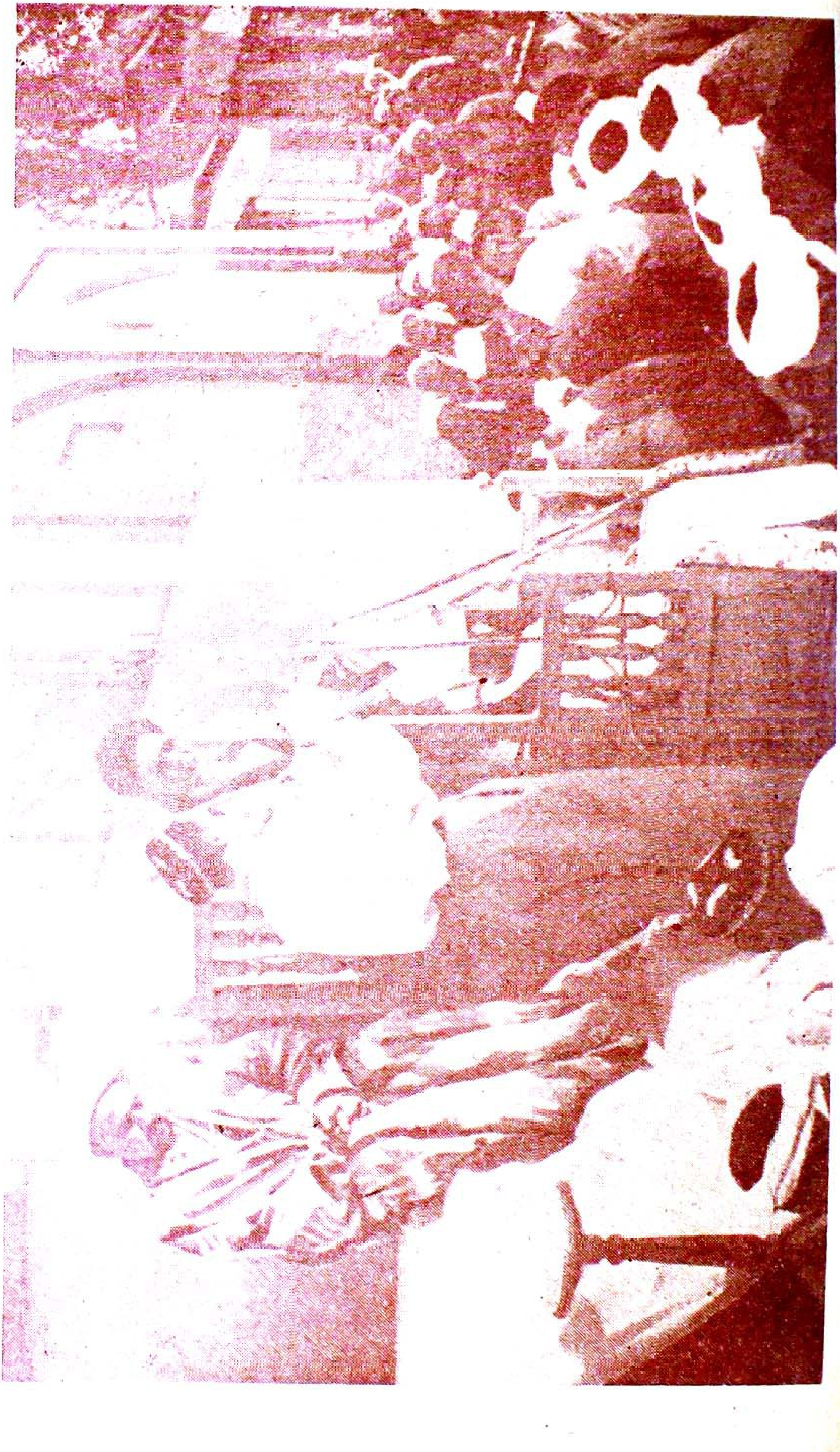

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نمائش گاہ و عجائبات کا معائنہ ۵ جولائی کی شام کو تاشقند کی نمائش گاہ دیکھنے کا پروگرام تھا جہاں ہمیں سب سے زیادہ اشتیاق امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس قرآن شریف کا تھا جو بوقت شہادت آپ تلاوت فرما رہے تھے اور جس پر آپ کے خون کے قطرے گرے تھے اگرچہ مشہور ہے کہ یہ مصحف شریف سلطنت ترکیہ میں ہے اس کے سوا تاشقند کی تمام خاص خاص تاریخی اشیاء موجود ہیں وقت معینہ پر ارکان وفد نمائش گاہ کے دروازے پر پہنچے جہاں منتظم اعلیٰ نے وفد کا استقبال کیا نمائش گاہ کی عمارت بھی ایک تاریخی حیثیت کی ہے۔ علیحدہ علیحدہ کمروں میں نادر اشیاء ترتیب سے رکھی ہوئی ہیں بعض بعض چیزیں پانچ سو اور بعض ایک ہزار سال قبل کی ہیں۔

ازبکستان میں جتنی لڑائیاں ہوئیں انکی خاص خاص تصاویر دیواروں پر منقش ہیں یہاں ازبکستان کے تمدن کا ہر جز نظر آتا ہے۔ لڑائیوں کے ہتھیار، لباس، سامان اسلحہ، گھوڑوں، سپاہیوں کے نقشے بھی بنے ہوئے ہیں ان سب چیزوں پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے ارکان وفد مصحف شریف کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ آیت فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم پر جیسے ہی نظر پڑی اور خون مبارک کے قطرات کے نشانات دیکھے تو آنکھوں سے آنسو نکل آئے بعض تاریخی کتابوں کے حوالجات سے معلوم ہوا کہ یہ قرآن پاک مدینہ طیبہ سے بغداد شریف اور وہاں سے سمرقند آیا۔ لینن نے اپنے زمانہ میں اسے یہاں کے عجائب خانہ میں رکھوا دیا قرآن کریم کے کاغذ کی حالت اور خط کوفی کی قدامت پتہ دیتی ہے کہ ممکن ہے کہ یہ قرآن کریم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ ہی کا ہو۔ یہاں سے دوسرے کمروں میں آ گئے جہاں لینن وغیرہ کے مجسمے نصب تھے۔ ان کمروں کی تصاویر میں لینن کے داخلے اور قبضے کے اہم پہلو نمایاں کئے گئے ہیں جن سے لینن اور اس کے رفقاء کے طریقہ جنگ وغیرہ کا پتہ چلتا ہے۔ تقریباً دو گھنٹے تک معائنہ کا سلسلہ جاری رہا ہم نے منتظم اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ آج تقریباً پورا دن مصروفیت میں گذر گیا طبیعت اگرچہ ۲ جولائی سے خراب ہو رہی ہے مگر کوئی کام معینہ پروگرام کا ہم نے ملتوی نہیں کیا۔ البتہ آنکھ کی تکلیف آج زیادہ بڑھ گئی

Marfat.com

واپسی پر آنکھ کا ایک پرانا ڈاکٹر بلایا گیا۔ وہ اسی وقت اپنے ہمراہ ہسپتال لے گیا جہاں بعد معائنہ انہوں نے پھاہے کا آپریشن کر دیا اور کہا کہ اگر آپ ایک ہفتہ ٹھہر جاتے تو میں اس پھاہے کا مکمل علاج کر دیتا کہ یہ پھر دوبارہ عود نہ کرتا۔

رفقائے کار میں جناب راغب احسن صاحب تو کراچی ہی سے بیمار آئے ہیں ان کے بعد عبدالوہاب اور سید عبدالمنعم عمدوی صاحب بھی بیمار ہو گئے ہیں ہر روز دو وقت ہوٹل میں ڈاکٹر دیکھنے آتا ہے ہر ایک کی تیمارداری کی جارہی ہے۔ تاشقند کے مسلمانوں کے اخلاص و محبت نے ہماری طبیعت میں کافی تاثرات پیدا کر دیئے ہیں۔ لیکن یہاں آکر کراچی کی کوئی خبر نہیں ملتی ہوٹل کے کمرے کا ریڈیو سیٹ بدلوایا تاکہ کراچی کی خبر سن سکیں۔ مولانا جیلانی صاحب کی مسلسل جدوجہد کے بعد بمشکل آزاد کشمیر کا ریڈیو اسٹیشن ملا خبروں کا ٹائم نہ تھا چند مقالات سنے جو کافی دلچسپ تھے۔ واپسی پر بعد عشاء معلوم ہوا کہ صبح اول وقت سمرقند کا جہاز روانہ ہوگا اور ہوٹل سے سب سامان دفتر ادارہ دینیہ چلا جائے گا۔ کیونکہ سمرقند سے واپسی میں قیام ادارہ دینیہ میں رہے گا اس لئے بعجلت تمام سامان ٹھیک کرایا۔ تقریباً ۲ بجے آرام کیا ۴ بجے اٹھ بیٹھے وضو کر کے فجر پڑھی۔ موٹریں ہوٹل کے دروازے پر آ گئی ہیں حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب معہ اپنے رفقاء کے تشریف لے آئے ہیں۔

روانگی برائے سمرقند

۱۸ جولائی ۱۹۵۷ء کو ٹھیک ۷ بجے ہوٹل سے روانہ ہو کر ۱۵ منٹ میں ہوائی اڈے پر آ گئے۔ جہاں ڈکوٹا جہاز ارکان وفد کے لئے تیار کھڑا تھا۔ قاضی صاحب محترم جناب مولانا ضیاء الدین صاحب، جناب مولانا مخدوم صاحب، فوٹوگرافروں، نمائندگان پریس تقریباً کل ۱۲ افراد ہمارے ساتھ جہاز میں سوار ہوئے۔

تاشقند کے بعد سمرقند جیسے علمی و روحانی مقام پر جہاں وفد جا رہا ہے ہمیشہ علوم و فنون کا مرکز رہا حضرات فقہاء و محدثین کرام نے یہاں علوم دینیہ کی گرانقدر خدمات

Marfat.com

انجام دیں انہیں کی مساعی مبارکہ کا یہ نتیجہ ہے کہ آج تک اُن حصوں میں مسلمان دین پر قائم ہیں اور اپنی روایات کو باقی رکھے ہوئے ہیں۔ اُن کے اندر مذہبی جوش عمل ہنوز باقی ہے جسے نہ تو مظالم و شدائد دور کر سکے نہ طغیان و کفر کے بادلوں سے پائے ثبات میں لغزش آئی۔

جہاز نے پرواز شروع کی راستے میں مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب سے سمرقند کے پروگرام و حالات پر دیر تک باتیں ہوتی رہیں تا آنکہ سمرقند کی آبادی نظر آنے لگی۔ اس طرف بھی ہر طرف سبزہ لہرا رہا ہے۔ پھلوں کے درختوں، نہروں کے بہتے ہوئے پانی کا منظر عجب روح افزا ہے۔

سمرقند ہمارا جہاز اپنے معینہ وقت پر سمرقند کے مطار پر پہنچ گیا جہاں علماء و مشائخ کی کافی جمعیت نے وفد کا شاندار استقبال کیا۔ ہار دیے اور پھول پہنائے گئے۔ علماء و مشائخ کے چہرے نہایت نورانی تھے۔ معانقے اور مصافحے کے وقت اکثر و بیشتر حضرات کی آنکھیں خوشی و مسرت کے ساتھ ساتھ جوش محبت میں اشکبار تھیں تقریباً ۱۵ - ۲۰ منٹ سب سے باتیں کیں اور سمرقند ہوٹل پہنچائے گئے یہ ہوٹل میٹروپول ہوٹل سے بڑا ہے جس کی عمارت بہت حسین ہے۔ علیحدہ علیحدہ کمروں میں ارکان وفد کے قیام کا انتظام تھا۔

سمرقند کے چپے چپے پر حضرات علماء و درویش مدفون ہیں اور ان کی قبور بشرف حیاتِ ظاہری کی طرح آج بھی مرجع خلائق بنی ہوئی ہیں۔ تین دن کے مختصر قیام میں سب جگہ حاضر ہونا ممکن نہیں حضرت سیدنا قثم ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت حضرت فقیہہ اعظم علامہ ابواللیث سمرقندی، حضرت مولانا روم، حضرت سیدنا خواجہ عبیداللہ احرار اور دیگر متقدمین کے بکثرت مزارات سمرقند میں ہیں اس لئے سب سے پہلے حضرت خواجہ محمد بن عبداللہ القریشی تابعی عرف خواجہ زودمراد رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے مزار شریف پر حاضری دی جائے۔ یہ بزرگوار اپنے زمانہ کے اکابر اولیاء اللہ میں ہیں جنہوں نے اپنی نگاہوں سے بعض حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت فرمائی آپ اپنے زمانے میں انتہائی بیباک تھے کلمۂ حق کے ظاہر کرنے سے آپکو کوئی طاقت نہیں روک سکتی تھی۔ علمائے کرام سے بعض مسائل میں اختلاف رائے ہوا جس نے کافی شدت اختیار کر لی مگر آپنے جو رائے قائم فرمائی تھی اس سے نہ ہٹے آپ حضرت حنفیہ ابن مسلم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سمرقند تشریف لائے اپنے زمانہ قیام میں ایک طرف تو علوم و فنون کی گرانقدر خدمات انجام دیں دوسری جانب آپ کا قلب شریفہ استیصال کفر کی طرف مائل تھا چنانچہ آپنے جہاد شروع فرمایا اور کافی فتوحات حاصل کیں۔

ہوٹل سے ارکان وفد دنوں کے موٹروں میں روانہ ہوئے۔ قاضی صاحب نے تفصیل کے ساتھ حضرت کے حالات سنائے۔ آپ کا مزار شریف ایک گنبد میں ہے جیسے ہی گنبد میں قدم رکھا قلوب کو سکون حاصل ہوا۔ کافی دیر تک فاتحہ پڑھی گئی یہاں پاکستان اور تمام اخوان و احباب کے لئے دعائیں کی گئیں۔ حضرت مولانا مخدوم سید ناصر جلالی صاحب دہلوی۔ مولانا ضیاء القادری ان مزارات پر کافی یاد آرہے ہیں اُن کی طرف سے تمام آستانوں پر سلام پیش کئے۔

فاتحہ کے بعد آستانہ شریف کے صحن میں علماء و مشائخ کا اجتماع ہوا دیر تک مذہبی باتیں ہوئیں ہم نے یہاں کے امام صاحب کی خدمت میں پاکستان کے تحائف پیش کئے۔ علمائے وفد کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ پیش فرمائی۔

حضرت خواجہ عبداللہ درون کے مزار شریف کے سامنے ایک حوض پانی سے بھرا ہوا ہے جس کا پانی آنکھوں کے تمام امراض کے لئے مفید ہے حضرات اولیاء اللہ کی زندگیاں بھی کیا عجیب ہیں انہوں نے اپنی حیاتِ مبارکہ کو فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول کے میدان میں اتار شدید سے شدید قربانیاں پیش کیں۔ اللہ تعالے کا انعام

Marfat.com

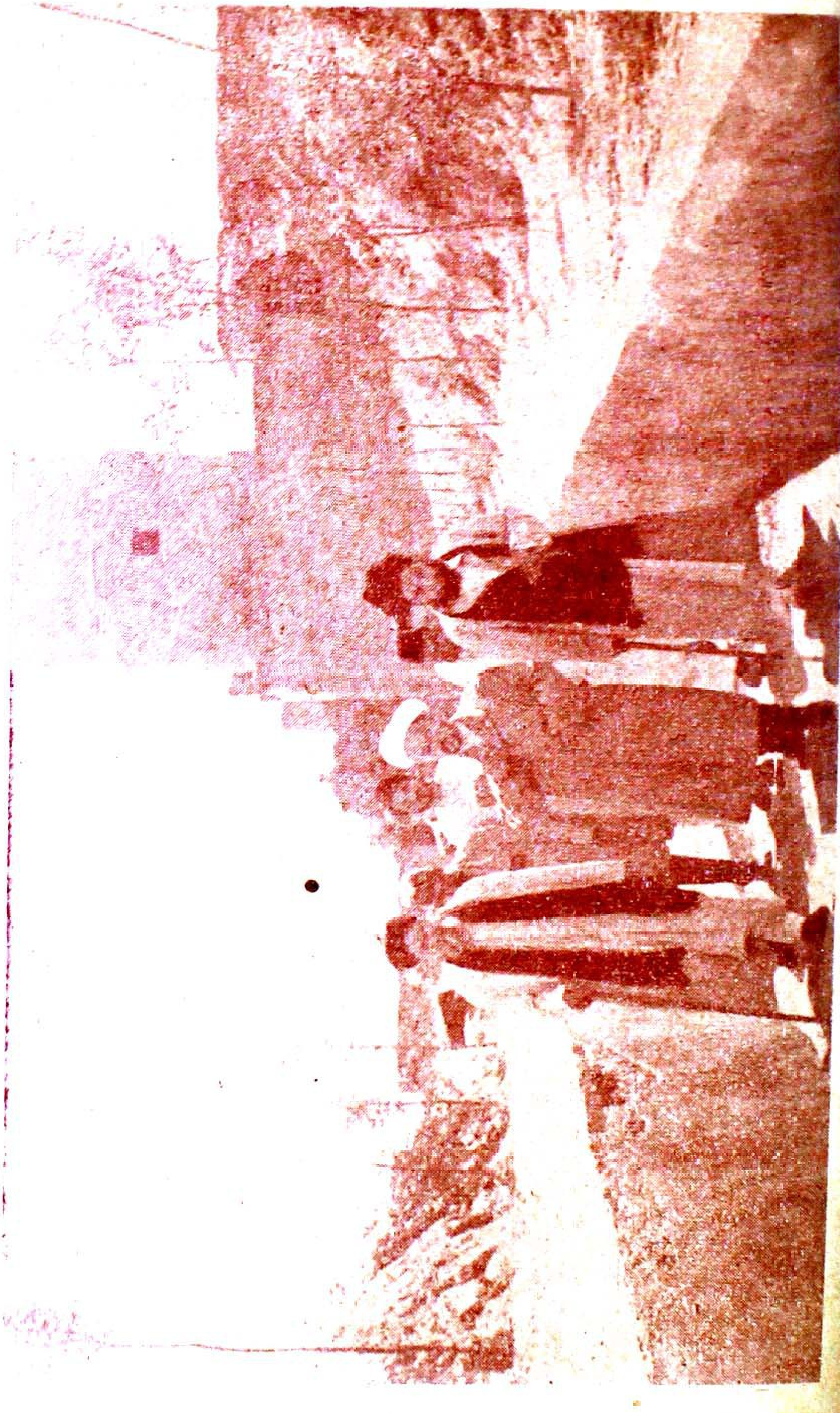

Marfat.com

Marfat.com

ہوا کہ وہ جس طرح اپنی حیات ظاہری میں خلق خدائی اعانت و دستگیری فرماتے تھے بعد وصال بھی ان کا روحانی تصرف جاری ہے۔

حضرت سیدنا قثم ابن عباسؓ کے مزار شریفہ پر حاضری

حضرت سیدنا قثم ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور شہنشاہ کونین آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان اطہر کے برگزیدہ بزرگ ہیں آپ ۵۵ھ میں سمرقند تشریف لائے اور علوم ظاہر و باطن کے خوب چرچے فرمائے اور کافی عرصہ تک یہ سلسلے جاری رہے تا آنکہ جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اپنی جماعت کے ساتھ اعدائے دین کے مقابلے کے لئے تیار ہو گئے میدان کا رزار گرم رہا اور آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

الا کان وفد الحمد اللہ صحیح العقیدہ ہیں حضرات اولیائے نام کی ذات قدسیہ سے محبت رکھتے ہیں اس لیئے ان حاضریوں میں بڑا لطف و سوز و گداز پیدا ہو رہا ہے۔

حضرت سیدنا قثم ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مزار شریف ایک بلند پہاڑی پر واقع ہے اور مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ آستانہ اقدس پر سب نے حاضری دی ایصال ثواب کیا مزار شریفہ سے بارگاہ رسالت نبوی کی جلوہ ریزیاں نمایاں ہیں۔ واپسی میں تیمور لنگ کی بیوی اور دوسرے حضرات کی قبریں دیکھیں۔

حضرت خواجہ عبداللہ احرار کے مزار شریف پر حاضری

یہاں سے سیدھے حضرت خواجہ عبداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے آپ سلسلۂ نقشبندیہ کے اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں ہزارہا مریدین آپ سے وابستہ تھے۔ آپ کے تذکرے کتب تواریخ و سیر میں کافی ملتے ہیں۔

دیر تک آپ کے آستانہ شریفہ پر سب نے فاتحہ پڑھی۔ وفد کی طرف سے مولانا شاہ نورانی میاں صاحب سلمہ نے مزار شریفہ پر عطر لگایا یہاں کے امام صاحب کی

Marfat.com

خدمت میں کلام پاک آیتہ الکرسی و دیگر ہدایا پیش کئے گئے یہاں بھی ایک پرتکلف دعوت وفد کے اعزاز میں دی گئی - یہاں سے سمرقند ہوٹل واپس ہوئے - چونکہ آج کافی کام کرنا پڑا تھا اس لئے شب کو ہوٹل میں جلد سو گئے - اور صبح سویرے اٹھ کر ناشتہ کیا -

مدرسہ بی بی خانم کا معائنہ

ہوٹل سے ناشتہ کے بعد، جولائی کو تیمور لنگ کی بی بی خانم کے قائم کردہ مدرسہ شیرداد دیکھنے آگئے - یہ مدرسہ ۱۶۱۹ء میں ایک وسیع زمین پیمانہ پر بنایا گیا تھا جس میں ہزاروں طلباء کے رہنے اور تعلیم حاصل کرنے کے انتظامات تھے ابتداءً مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ تھا مگر بعد میں مدرسہ کی بنیاد پڑ گئی اس مدرسہ کے عالی شان گنبد اور دو دروازے ہیں - عبدالجبار ازبکی جو نقاش اور فنی تعمیر کے بہترین ماہر تھے ان کی زیر نگرانی مدرسہ بنایا گیا - مدرسہ کے قریب ہی مسجد بھی بنا ہوئی ہے - محرابیں وغیرہ قدیم طرز کی ہیں - مسجد کے اکثر و بیشتر حصے بند پڑے ہوئے ہیں - سامنے ایک عظیم الشان دروازے پر دو شیروں کی تصویریں منقش ہیں - جیسے ہی شیروں کی تصویریں بنائی گئیں مسلمانوں کو شدید اختلاف ہوا - اس مدرسہ کا نام شیرداد رکھ دیا گیا - ۱۲ سال کی مسلسل محنت کے بعد یہ مدرسہ تعمیر ہوا -

اس مدرسہ میں اپنے وقت کے بڑے بڑے علمائے فلکیات و فلسفہ درس دیتے رہے میرزا الوغ بیگ بھی مدرسہ میں درس دیتے تھے -

مدرسہ دیکھنے کے بعد تیمور لنگ - شہزادہ محمد سلطان وغیرہ کی قبروں پر گئے ایک ایرانی النسل راہنما نے جو یہاں مامور ہیں سب کی تاریخیں بتائیں -

تیمور کی قبر پر سیاہ پتھر لگا ہوا ہے جس پر ۱۴۰۵ء کندہ ہے ان قبروں پر کوئی جاذبیت نہ تھی - دنیا کی بے ثباتی نمایاں تھی اور دیکھنے والوں کو یہ درس مل رہا تھا کہ بڑے بڑے سلطان و شہنشاہ جن کے نام سے دنیا کانپا کرتی تھی

Marfat.com

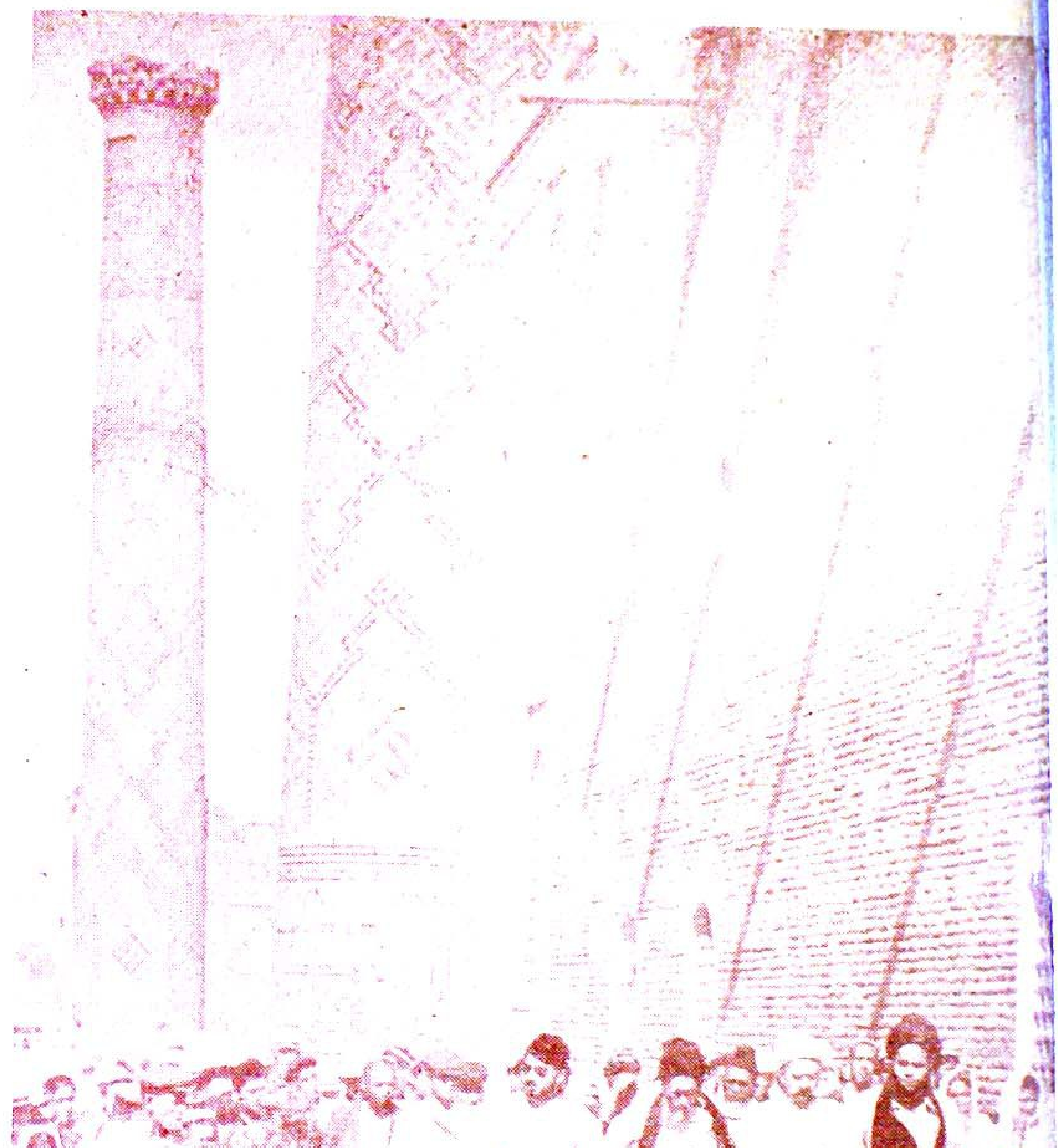

سمرقند کے مشہور اور تاریخی مدرسہ شیر دار کا معائنہ

Marfat.com

Marfat.com

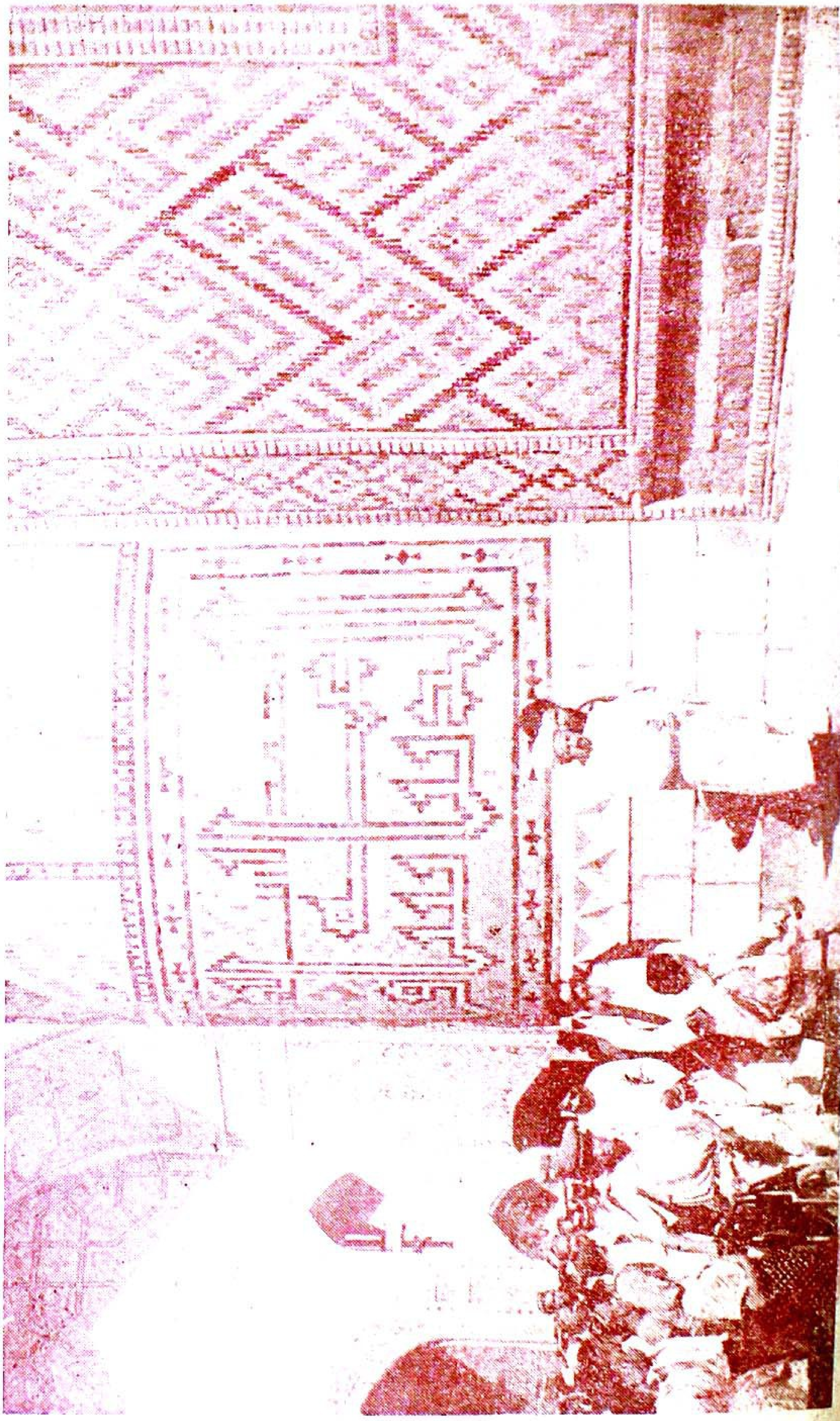

Marfat.com

Marfat.com

طاشقند کی جامع مسجد میں حضرت علامہ قاضی ضیاءالدین صاحب
عیدالضحیٰ سے قبل مجمع کو ھدایات فرما رہے ھیں

Marfat.com

Marfat.com

... کے مزار شریف کے بیرونی حصہ میں

Marfat.com

Marfat.com

دامنِ قبر میں پڑے سو رہے ہیں۔ یہاں بھی کافی وقت صرف ہوگیا۔

سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری

قصبہ خرتنگ میں جو سمرقند سے ۱۶ میل کی مسافت پر واقع ہے حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ مبارک واقع ہے۔ آج خرتنگ کا پروگرام طے ہوا ہے تیمور وغیرہ کی قبروں کو دیکھتے ہوئے سیدھے حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی حاضری کے لئے روانہ ہوئے راستہ کافی سے زیادہ خراب تھا اس لئے تقریباً پون گھنٹے میں آستانہ مبارک پر پہنچے۔ تازہ وضو کر کے مزار شریف پر حاضری دی گئی۔ حضرات محدثین کرام میں حضرت امام بخاری کا مقام ہمارے یہاں سب سے اونچا ہے۔ کافی دیر تک مزار مبارک پر سب حاضر رہے فاتحہ پڑھ کر باہر آئے تو آستانہ شریف کی طرف سے منتظمین نے پارٹی دی۔ مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے ہمارا تعارف کراتے ہوئے ہم سے تقریر کی خواہش فرمائی۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف سامنے تھا ایک خاصی طویل تقریر ہوگئی جس میں ہمیں خود بھی اپنی جگہ کیف آیا اور سامعین بھی کافی محظوظ ہوئے۔

ہماری طرف سے یہاں کے امام دمشقی صاحب کی خدمت میں ہدایا پیش کئے گئے۔ منتظمین کی جانب سے ارکانِ وفد کو ہدایا دیئے گئے حضرت سیدنا بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کے تبرکات ہمارے لئے ہر لحاظ سے باعث برکت تھے۔

جلسے کے بعد سامنے کے بڑے کمرے میں سب نے تھوڑی دیر آرام کیا۔ تاشقند و سمرقند میں جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی نہریں بہہ رہی ہیں۔ حضرت سیدنا بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے سامنے کی نہر پر بیٹھ کر سب نے وضو کیا نہر سے متصل ہی چھوٹے چھوٹے کھیت اور باغات بھی ہیں جو مزار شریف کے حضرات کے لئے وقف ہیں۔

Marfat.com

حکومت نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کی ہے بلکہ ان سب کو مزار شریف کی ضروریات کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ نماز ظہر پڑھ کر کھانا کھایا۔ آج بھی پورا دسترخوان میوہ جات اور مختلف قسم کے کھانوں سے بھرا ہوا ہے یہاں کے میوے اپنی شیرینی اور خوش ذائقی میں بے مثال ہیں۔ ہم سب کا ارادہ تھا کہ جلسے کے بعد کم از کم ایک گھنٹہ مزار شریف پر اور حاضر رہیں گے۔ مگر جیسے ہی جلسہ ختم ہوا مطار کی اطلاع آگئی کہ جہاز ایک گھنٹہ قبل جائے گا آپ حضرات عجلت کر کے ۳ بجے تک پہنچ جائیں۔ اس لئے رخصتی فاتحہ بحید عجلت سے پڑھی گئی سیدنا بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عیدالضحٰی کے دن وصال فرمایا۔ ارکان وفد جہاز کے وقت سے کچھ پہلے مطار آگئے۔ جہاز ٹھیک ۴ بجے شام کو روانہ ہو کر ۵ بج کر ۱ منٹ پر تاشقند پہنچ گیا مطار پر چند ذمہ دار حضرات وعلما موجود تھے۔ مطار سے سیدھے حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے مدرسہ پر آئے۔ راستے میں نورانی میاں کو بخار آگیا۔ اُدھر جناب سید عبدالمنعم عدوی صاحب بھی علیل ہو رہے ہیں وہ بڑے بد پرہیز واقع ہوئے ہیں۔ شدید کھانسی میں ٹھنڈے میوے ان کے لئے نقصان دہ ہیں مگر وہ احتراز نہیں کرتے۔ آج انہیں گھبراہٹ کا شدید دورہ ہو رہا ہے بار بار کہہ رہے ہیں مولانا بدایونی ہمیں کراچی واپس کر دیجئے نہیں تو ہم مر جائیں گے۔ یا خود اپنے آپ کو مار ڈالے گا۔ بہر حال آتے ہی ڈاکٹر کا انتظام کیا۔ طبیعتیں تمام ارکان ہی کی خراب ہو رہی ہیں۔ ہمیں بھی بخار و نزلہ کی تحریک کئی دن سے ستا رہی ہے سینے پر کھانسی کی زیادتی کے باعث خاصا ورم آگیا ہے۔ نماز مغرب سے قبل دو ڈاکٹر آئے جنہوں نے انجکشن لگائے دوائیں دیں۔ بعد مغرب دوسرا ڈاکٹر آیا اس نے ہمارے اور نورانی میاں کی پشت پر شیشے کے گلاس لگا دیئے روسی ڈاکٹروں نے یہ نئے قسم کا علاج نکالا ہے گلاس ۱۵ منٹ تک کافی تکلیف دیتے ہیں۔

Marfat.com

طاشقند میں نماز عیدالضحیٰ سے قبل حضرت علامہ بدایونی کی تقریر

Marfat.com

Marfat.com

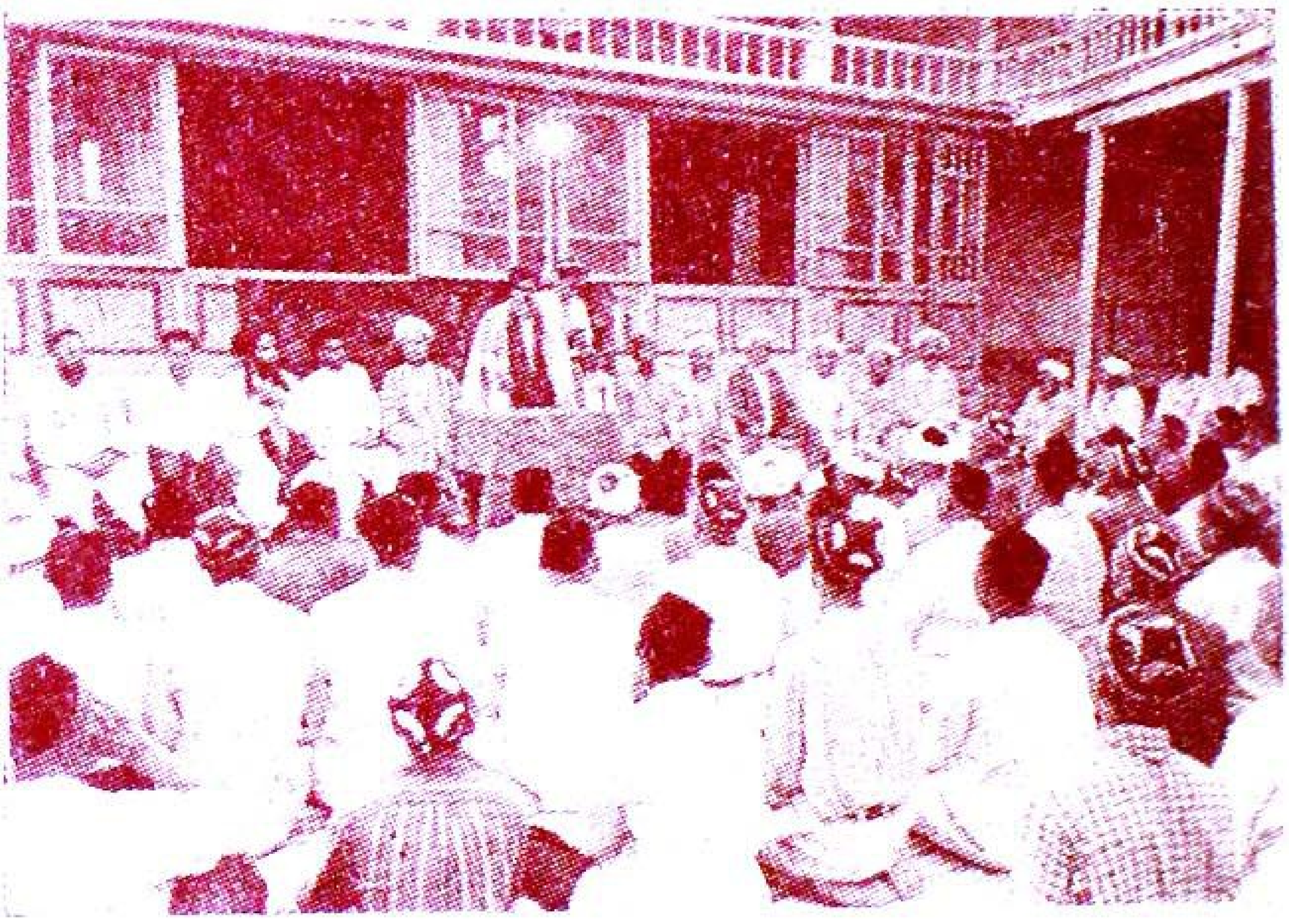

حضرت علامہ بدایونی کی نماز عیدالضحیٰ کے
موقعہ پر دوسری تاریخی تقریر

Marfat.com

Marfat.com

نماز عیدالضحیٰ کے بعد مراجعت کا منظر

Marfat.com

Marfat.com

مگر فاسد جراثیم اور درد وغیرہ کو کھینچ لیتے ہیں ایک گھنٹہ تک معالجات کا سلسلہ جاری رہا بعد عشا کھانا کھایا۔ کھانے میں طے پایا کل عید الضحیٰ کی تقریر تیار کر دی جائے تاکہ وہ ریڈیو سے نشر ہو سکے اور اخبارات بھی شائع کر سکیں۔ چنانچہ ۱۱ بجے شب سے لیکر ۲ بجے رات تک خطبہ تیار کیا۔ نیز نائب وزیر اعظم جناب میرزا محمود صاحب اور وزیر خارجہ عبد الغنی سلطان صاحب کی ملاقات کے لئے ضروری نوٹ تیار کئے اسی وقت خطبے کا ازبکی زبان میں نبی جان صاحب مترجم نے ترجمہ کر لیا۔

۸ جولائی نماز عید الضحیٰ نماز فجر مدرسہ کی چھوٹی مسجد میں ادا کی۔ اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر غسل کر کے کپڑے بدلے پونے سات بجے سے قبل تیار ہو گئے۔ نورانی میاں صاحب کو رات بھر بخار رہا پہلے ان کے کمرے میں جا کر مزاج پرسی کی۔ تمام صحن اور مدرسہ کی بڑی مسجد کا اکثر و بیشتر حصہ مجمع سے لبریز ہو گیا ہے حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب عید کی نماز پڑھانے کے لئے ہمیں لینے تشریف لے آئے ارکان وفد کو ہمراہ لے کر مدرسہ کی مسجد گئے۔ تقریباً ۵۰ ہزار کا مجمع سامنے تھا۔ سڑکیں لبریز ہو چکی تھیں۔ راستے نماز کی وجہ سے بند ہیں۔ بیرونی صحن کے ایک حصے میں ہمارے لئے منبر بچھایا گیا ہے۔ اولاً حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے ہمارا تعارف کرایا۔ مجمع نے ہمارے کھڑے ہو نیتے ہی تکبیر کے فلک شگاف نعروں میں وفد کا استقبال کیا۔ ہم نے حمد و ثنا کے بعد نصف گھنٹے کے قریب تقریر کی دوران تقریر میں ہر طرف سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے جاتے رہے اسلامیان تاشقند و ازبکستان کے مسلمانوں کا یہ سمندر جذبات محبت میں موجزن ہے آنکھیں اشکبار ہیں۔ ہماری تقریر کے اختتام پر میاں نبی جان صاحب نے ازبکی زبان میں تقریر کا ترجمہ سنایا جس کے ہر جملے پر حاضرین نے خراج تحسین پیش فرمایا۔ آخر میں مولانا ضیاء الدین صاحب نے ایک خاص انداز میں شکریہ ادا فرمایا۔ یہاں سے مسجد کے

Marfat.com

اندرونی حصے میں لائے گئے جہاں پہنچکر چند مسائل عید الضحیٰ بیان کئے گئے ہم نے نماز عید الضحیٰ پڑھا کر عربی خطبہ دیا۔

اختتام خطبہ پر مجمع کا ہر فرد مصافحہ و معانقہ کے لئے مضطرب تھا مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب ہماری علالت و کمزوری کے باعث پریشان تھے مگر ہم نے عرض کر دیا کہ ان پرجوش بھائیوں کی محبت و مودت ہمیں عزیز تر ہے منبر پر بیٹھکر سب سے مصافحے ہوتے رہے۔ ایک گھنٹے میں بمشکل مسلمانان تاشقند سے ملاقاتیں ختم کر کے ناشتے کے کمرے میں داخل ہو کر ناشتہ کیا۔

وزراء سے ملاقاتیں

آج نائب وزیر اعظم۔ وزیر خارجہ سے اہم ملاقاتوں کے لئے جانا تھا اس لئے بعجلت تیاریاں کی گئیں۔ موٹروں میں اراکان وفد سوار ہو کر نائب وزیر اعظم کے مکان پر گئے۔ دروازے پر سکریٹری صاحبان موجود تھے۔ منزلیں طے کر کے بالائی حصے پر پہنچے۔ خود وزراء نے ہمارا استقبال کیا۔ سامنے کے رخ پر نائب وزیر اعظم ان کی برابر وزیر خارجہ نائب وزیر اعظم کی برابر ہماری نشست اور اس کے بعد ارکان وفد علی الترتیب بٹھائے گئے۔ نائب وزیر اعظم نے قائد وفد سے خطاب کرتے ہوئے سب سے پہلے عید کی مبارکباد دی پھر ازبکستان میں وفد کے ورود کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں ممدوح نے اپنی بسیط تقریر میں ازبکستان کے ۴۰ سالہ حالات حکومت کی مسلسل کوششوں اور تحریکات کا خلاصہ پیش فرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ آپ حضرات نے ہمارے ان حصوں میں جو کچھ ملاحظہ فرمایا اس کے لئے اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

قائد وفد نے کہا مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کا یہ وفد حضرت مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ کی دعوت پر ۳۰ جون کو تاشقند پہنچا اس وقت سے لے کر آج تک ہم نے تاشقند و سمرقند کی اکثر و بیشتر مساجد و مقابر کا معائنہ کیا۔

Marfat.com

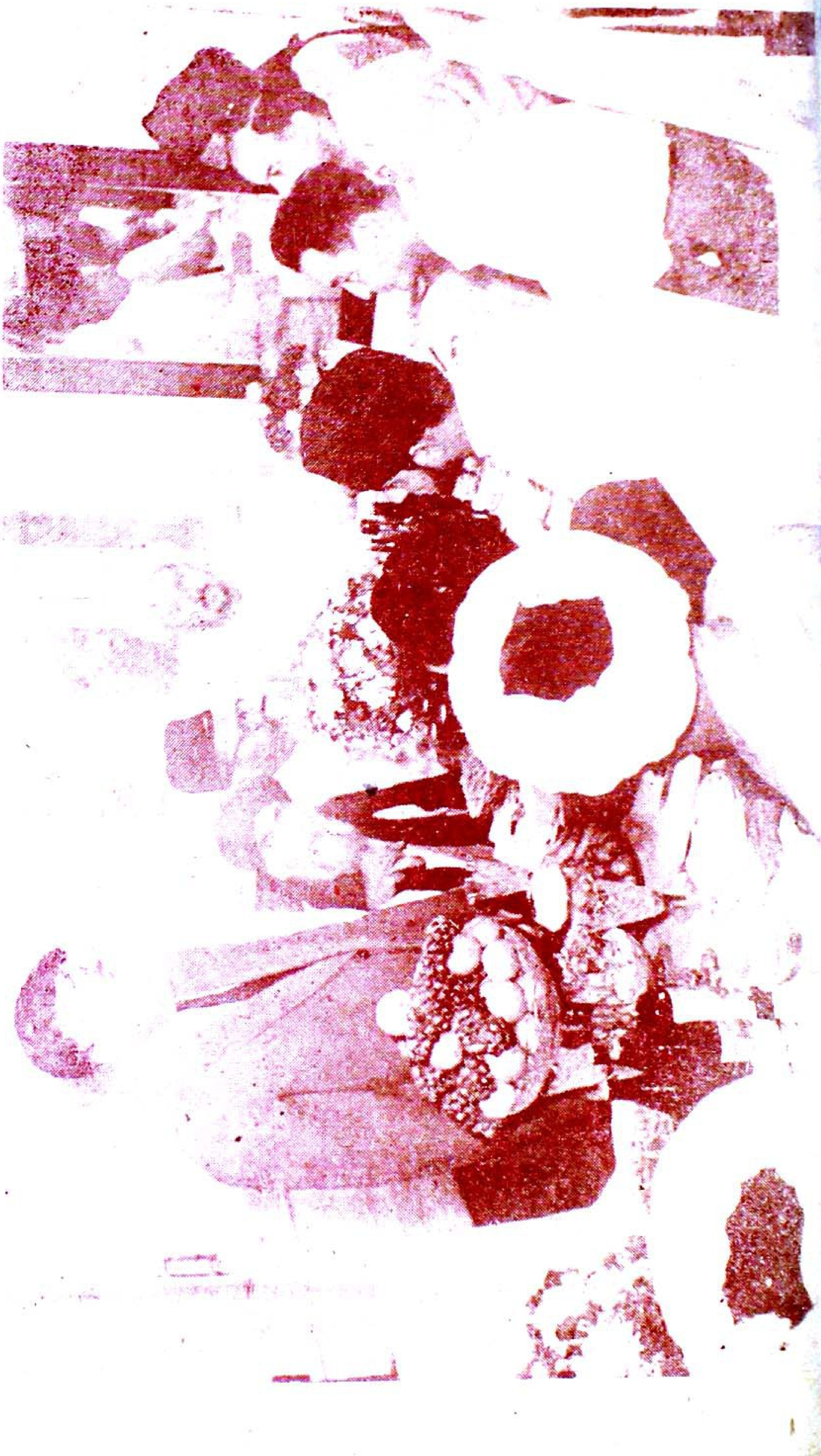

Marfat.com

Marfat.com

پبلک جلسوں میں تقریریں کیں مسلمانوں سے آزادانہ طور پر ہماری ملاقاتیں ہوئیں۔ ہمیں انتہائی خوشی ہے کہ یہاں کے مسلمانوں میں اخوت اسلامی کا جذبہ ہے انھوں نے انتہائی محبت کے ساتھ ہماری تواضع کی ہم نے یہاں کے عام و خاص مسلمانوں کی زندگیوں کا پورے غور و فکر کے ساتھ معائنہ کیا۔ اس میں شک نہیں کہ تاشقند و سمرقند کے مسلمان عبادت اور فریضہ نماز کی ادائیگی میں آزاد ہیں اور ان پر فریضۂ عبادت کی ادائیگی میں پابندیاں نہیں۔ ادارہ دینیہ مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کی قیادت میں قابل قدر کام کر رہا ہے۔ لیکن ہم یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مسلمانوں کے لئے مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ آپ کے یہاں کی حکومت نے نصاب تعلیم میں مذہبیات کی تعلیم کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا بلکہ اس کی اساس و بنیاد مارکس کے لادینی نظریات پر رکھی گئی ہے مگر ایک ایسی قوم جس کی دنیا و دین کا ہر ایک گوشہ مذہب سے وابستہ ہو اُسے دینی تعلیم سے محروم کر دینا اس کے حال و مستقبل کے لئے مضرت رساں ہو گا۔ آپ حضرات کو اولین فرصت میں غور کرنا چاہیئے اگر یہاں کے مسلمان اپنی مساجد میں، مدارس دینیہ کا اجراء کریں تو آپ کو ان کی حمایت کرنا چاہیئے۔ تاکہ مسلمانوں کی نئی نسل دین اسلام سے وابستہ رہے۔

ہم نے اپنے دورے کے اندر اس بات کو خاص طور پر دیکھا کہ حکومت روس عوام کی خوشحالی اور ان کی زندگی کے معیار کو بلند کرنے کی انتہائی کوشش کر رہی ہے لیکن دیہات و قصبات میں ہم جہاں گئے وہاں یہ بات ہمارے سامنے آئی کہ جس طرح شہر میں رہنے والوں کے لئے بہترین سڑکیں اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے مکانات کا اہتمام ہے دیہات والوں کے نہ مکانات ہی اچھے ہیں نہ ان کے یہاں کی سڑکیں بہتر ہیں نہ صفائی کا کافی اہتمام ہے۔

Marfat.com

نائب وزیر اعظم صاحب نے ہر دو سوالات پر تفصیلی گفتگو فرماتے ہوئے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ ہمارے یہاں کا نصاب مارکس کے نظریات پر چل رہا ہے۔ لیکن ہمیں اپنے مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا احساس ہے۔ ہم اسے بخوشی پسند کریں گے کہ مسلمان اپنی مسجدوں میں مدارس دینیہ کھولیں ہم ان کی مالی اعانت کرنے کیلئے تیار ہیں۔

۲۔ ہماری حکومت دیہاتی اشخاص کی زندگی کے معیار کو جس طرح بلند کرنے کی کوشش کر رہی ہے اسی طرح وہ انہیں ہر قسم کا آرام پہنچانا چاہتی ہے۔ دیہات میں رہنے والوں کے لئے بہترین مکانات بنانے۔ سڑکیں ٹھیک کرنے۔ پانی کے معقول انتظامات کی چند اسکیمیں زیر غور ہیں اُن پر جلد ہی عمل ہوگا۔ ان مسائل کے علاوہ اور بھی دوسرے مسائل پر مذاکرات رہے یہ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی وزرائے کرام نے وفد کی کوششوں کو سراہا اور کہا کہ اس قسم کے وفود سے روس اور پاکستان کے تعلقات و روابط مضبوط ہوں گے۔

مسئلہ کشمیر

دوران گفتگو میں مسئلہ کشمیر بھی زیر بحث آ گیا۔ وزراء نے فرمایا بلاشبہ ہم بہت مشتاق ہیں کہ مسئلہ کشمیر حل ہو جائے۔ اس وقت آپ نے جو نظریات پیش کئے ہم متعلقہ ذمہ دار حکام اعلیٰ کی خدمت میں (جن کا ہماری مرکزی حکومت سے تعلق ہے) پیش کر دیں گے۔ بہتر ہوگا کہ فریقین آپس کی مفاہمت سے مسئلہ کا تصفیہ کر

دوران بحث میں یہ مسئلہ بھی آ گیا کہ جب ازبکستان و تاجکستان آزاد حکومتیں ہیں اور ان کے اندر وزیر خارجہ بھی مقرر ہے تو آپ پاکستان وغیرہ میں اپنے سفیر کیوں مقرر نہیں کرتے۔ وزیر خارجہ نے فرمایا کہ اگر آپ کی حکومت چاہتی ہے تو ہم اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ قائد وفد نے کہا کہ آپ ماسکو میں سفیر پاکستان سے اس بارے میں گفتگو فرمائیں۔ کیونکہ ارکان وفد سفراء کے تقرر کا مسئلہ حکومت

Marfat.com

کی طرف سے پیش نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ آپ کے مستقبل کے لئے اُسے مفید سمجھ رہے ہیں ہمیں کسی سیاسی مسئلہ میں ذاتی طور پر گارنٹی کرنے کا استحقاق نہیں ہاں ہم اپنی حکومت کو بوقت مراجعت سارے حالات کی خبر کریں گے۔

یہ ملاقات نہایت آزادی سے دوستانہ فضا میں ۱½ گھنٹہ تک جاری رہی اور مصافحہ و معانقے پر ختم ہوئی۔

ارکان وفد نے سمرقند میں حسب ذیل مساجد کا معائنہ کیا۔ ان مساجد میں نمازیں ادا کیں تقاریر کی گئیں۔

(۱) جامع مسجد خواجہ زندہ مراد یہاں حضرت مولانا سمرقندی خطیب ہیں۔

(۲) " " خواجہ احرار ولی " مولانا قاری عالم خوقندی و حضرت شیخ اسحٰق البنان سمرقندی۔

(۳) " " حضرت سیدنا امام بخاری " مولانا نذر اللہ مخدوم عبد اللہ

(۴) " " عبدی درون " مولانا عصمت اللہ سمرقندی

(۵) " " عبدی بیرون " مولانا قاسم سمرقندی

(۶) " " حضرت شہم ابن عباس " مولانا عبداللہ ابن میرزا کلاں خجندی

یہ تمام مسجدیں آباد ہیں۔ مسلمانوں کی ۵ ، فیصدی تعداد جن میں بوڑھے لوگوں کی اکثریت ہے وہی پنجوقتہ نمازوں میں حاضر ہوتی ہے۔ مسجدیں صاف و شفاف رہتی ہیں ادارہ دینیہ نے کافی اچھے انتظامات کر رکھے ہیں۔

ارکان وفد سمرقند کے وزیر خارجہ اور نائب وزیر اعظم کی ملاقات کے بعد سیدھے اسٹالن آباد کے لئے ہوائی اڈے آگئے۔

۹ جولائی ۱۹۵۷ء
اسٹالن آباد کا سفر

ہمارے لئے جو جہاز متعین تھا وہ ٹھیک ۱۲ بجے دن کو مطار سے روانہ ہو کر ۱½ گھنٹے میں

Marfat.com

اسٹالن آباد پہنچ گیا۔ جہاں علماء و مشائخ کی کثیر تعداد نے ہمارا استقبال کیا۔ مصافحے و معانقے ہوئے اسٹالن آباد کا پہلا نام دوشنبہ تھا۔ بعد میں اسٹالن کے نام پر اس کا نام تبدیل کیا گیا۔ پہلے یہ شہر امیر بخارا کے تابع تھا۔ یہ قازستان کا دارالخلافہ ہے اس صوبہ میں ۱۵ لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ خاص شہر اسٹالن آباد کی آبادی ۲½ لاکھ ہے۔ شہر میں بڑی بڑی مسجدیں ہیں جن میں پنجوقتہ۔ جمعہ عیدین کی نمازیں ہوتی ہیں۔

دوسری بستی اور مسجدیں بھی ہیں مطار سے سیدھے ہوٹل لائے گئے اگرچہ یہاں کا ہوٹل بمقابلہ طاشقند کے چھوٹا ہے مگر پھر بھی کافی آرام دہ ہے۔ منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھایا۔ نماز ظہر ادا کی۔ معلوم ہوا کہ آج شام کو ۷ بجے جامع مسجد چلنا ہے جہاں نماز مغرب ادا کرنے کے بعد ایک پبلک میٹنگ کو خطاب کرنا ہے حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے ہمراہ ½ ۶ بجے ہوٹل سے روانہ ہو کر جامع مسجد پہنچے۔ تقریباً دو صد علماء و مشائخ نے وفد کا استقبال فرمایا اور انتہائی محبت و عقیدت کے ساتھ معانقہ ہوا۔

مسجد کے صحن میں مسلمانوں کی کافی تعداد مجتمع تھی۔ پہلے نماز مغرب ادا کی گئی۔ بعد ازاں تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا۔ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب نے مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کے وفد کا تعارف کرایا۔ حضرات علماء نے عربی زبان میں متعدد سپاسنامے پیش فرمائے قائد وفد نے اخوت اسلامی پر ایک مؤثر تقریر کی۔ نبی جان صاحب نے تقریر کا ترجمہ کیا ترجمہ سننے کے بعد مجمع نے احسنت و مرحبا کا شور بلند کیا۔ علمائے کرام نے ابتدا اس شہر کی تاریخی حالت اور علمائے کرام کی خدمات دینی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مسجد ۱۰۰ سال پہلے بنائی گئی تھی کچھ نئے حصے بعد میں تعمیر ہوئے۔

Marfat.com

اسلام آباد پر ہوائی جہاز سے اترنے کے بعد کا منظر

Marfat.com

Marfat.com

علمائے کرام کی جانب سے وفد کے اعزاز میں دعوتِ چائے دی گئی۔

آج دوپہر سے کھانسی اور ضیق النفس کا شدید دورہ ہو رہا ہے مگر ایسی حالت میں کام پورے کرنا پڑے۔ ہوٹل آکر جب تکلیف میں زیادتی ہوئی تو ڈاکٹر بلایا گیا اس نے طاشقند کی طرح انجکشن وغیرہ لگائے۔ رات میں قدرے سکون رہا۔

استالن آباد کی تفریح گاہ ۱۰ر جولائی کی صبح کو ناشتے کے بعد خاص خاص تفریح گاہیں۔ باغات۔ کتبخانوں کے معائنہ کا پروگرام تجویز تھا۔ اس لئے ارکان وفد سب سے پہلے ایک عام تفریح گاہ لے جائے گئے۔ یہاں تقریباً ایک میل لمبی جھیل ہے۔ جس میں بہت سی لانشیں تفریح کرنے والوں کو سیر کراتی ہیں۔ ہمارے لئے ایک لانش پہلے سے تجویز کی جا چکی تھی۔ بڑا پُرلطف منظر تھا تمام ارکان وفد لانش میں سوار ہو گئے اور جھیل کے متعدد چکر لگائے۔

استالن باغ شہر والوں کے لئے ایک طویل و عریض باغ بنایا گیا ہے۔ جو صرف تین سال میں تیار ہوا ہے۔

علامہ شیخ صدرالدین عینی کی ہیکل علامہ شیخ صدرالدین عینی اپنے وقت کے بڑے فاضل اور جید عالم و محقق تھے تمام علوم کی تکمیل کی۔ یہ اپنے زمانہ کے چوٹی کے عالموں میں تھے۔ علم ادب و شاعری میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے آپ کا کلام سامعین کو محو استغراق کر دیتا۔ فنی و علمی حیثیت کافی اونچی تھی یہاں پہنچ کر آپ کی ہیکل کا مطالعہ کیا۔

کتبخانہ فردوسی کا معائنہ استالن آباد میں کتبخانہ فردوسی کے نام سے ایک شاندار کتبخانہ قائم ہے جس میں ابتداءً ۸ ہزار

Marfat.com

کتابیں تھیں فی الوقت ۱۰ لاکھ سے زیادہ کتابیں موجود ہیں دو ہزار کے قریب مطالعہ کرنے والوں کی تعداد ہے۔

مولانا جامی کے قلم کا ایک بڑا دیوان - یوسف زلیخا - مثنوی - فردوسی - مرزا عبد القادر بیدل - مجموعۂ اذکار عرفی شیرازی - علی شیر نوائی کے عقائد - قرآن کریم کے پرانے نسخہ جات موجود ہیں - کتبخانہ کے منیجر نے دیر تک مختلف کتابوں پر اپنا تبصرہ کیا ہم نے اُن سے کہا کہ آپ کو چاہیئے کہ اپنے یہاں کے ازبکی شعراء و علماء متقدمین کے حالات قلمبند کرائیں ان کے گرانقدر کلام کو منظر عام پر لائیں۔ کیونکہ علی شیر نوائی علامہ شیخ صدرالدین جیسے افراد کے حالات کا دنیا کو بہت کم علم ہے۔ اسی طرح نادر و تاریخی نسخہ جات کو حالیہ زمانہ کے مطابق شائع کرنے کا انتظام کریں کتبخانوں میں ان نوادرات کا محض پڑے رہنا کچھ بے معنی سا ہے۔

منیجر صاحب کو کتبخانہ کے متعلق ہی علم تھا وہ ہمارے مشوروں کا کوئی معقول جواب نہ دے سکے تقریباً ایک گھنٹہ تک ہم لوگ کتابخانے میں رہے۔ آخر میں مطالعہ کنندگان کے ہال کمرے کو دیکھا جہاں مطالعہ کرنے والوں کی ایک معقول تعداد موجود تھی۔ یہاں سے ابوالحسن رودکی کا باغ دیکھنے گئے۔

زراعتی فارم کا معائنہ

فردوسی کتبخانہ سے ارکان وفد زراعتی فارم دیکھنے آئے اس فارم کا نام لینن فارم ہے جو شہر سے کئی میل باہر واقع ہے۔ ایک چھوٹے سے دفتر میں لائے گئے جہاں کے منتظم اعلیٰ نے ہم سب کا دروازہ پر استقبال کیا فارم کے حالات بیان کرنا شروع کیئے۔

یہ فارم سنہ ۱۹۳۰ء میں قائم ہوا اس وقت ۱۵ ہیکٹر آراضی سے کام شروع کیا گیا فی الوقت ۹۸۰۰ ہیکٹر آراضی اس فارم کے ماتحت ہے۔ پہلے ۱۵۴ خاندان اس فارم میں کام کرتے تھے اور اب ۱۷۲ خاندانوں کا تعلق ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اسٹالن آباد میں زراعتی فارم کا معائنہ

Marfat.com

Marfat.com

اس فارم میں ۱۲۰۰۷ ہیکٹر کپاس اور ۵۰۰ دوسری اشیا رجو مویشیوں کیلئے درکار ہوتی ہیں. تیار کیجاتی ہیں۔ ۱۰۰۱۰ ہیکٹر گندم اور دوسرا غلہ پیدا ہوتا ہے۔

بھیڑیں	۵۰۰،
گائیں	۱۶۰۰
دودھ دینے والی گائیں	۴۱۵

ایک سال میں ہر ایک گائے ۱/۲ ۱ سو سیر دودھ عام طور پر دیتی تھی لیکن مشین کے ذریعہ ۱۰۵۰ سیر دودھ نکلتا ہے۔ اس فارم میں تمام کام مشینوں سے کیا جاتا ہے۔ گذشتہ زمانہ میں سارے کام ہاتھوں سے کیے جاتے تھے لیکن اب تمام کام ہیٹر سے لیا جاتا ہے۔

کپاس کی تمام پیداوار حکومت لیتی ہے اور غلہ محنت کے مطابق کاشتکاروں کو دیا جاتا ہے۔ کپاس کے بالعوض حکومت روپیہ اور گندم کاشتکاروں کو دیتی ہے۔ یہ فارم زیادہ تر کپاس تیار کرتی ہے۔ یہاں کی ضرورتوں کے لئے غلہ روسی حکومت دوسرے صوبوں سے لیتی ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے یہ مقام شہروں کے مقابلے میں بہت بہتر ہے۔ خاص طور پر کپاس کی پیداوار کے لئے آب و ہوا زمین سب زیادہ سے زیادہ موافق ہیں۔

حکومت پانچ سالہ پلان تجویز کرنے والی ہے کہ یہاں اور کیا کیا چیزیں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ حکومت نے ایک عام مجلس مقرر کر دی ہے جس میں زراعت وغیرہ کے سارے مسائل زیر بحث آتے ہیں جب یہ مجلس اپنا پروگرام مرتب کرتی ہے تو پھر اسے عوام کے سامنے بغرض حصول مشورہ پیش کیا جاتا ہے۔

فارم میں مشینوں سے کام کرنے والوں کو ہاتھ کے کام کرنے والوں سے

Marfat.com

زیادہ تنخواہ دیجاتی ہے۔ جو ماہ بماہ ادا کیجاتی ہے سال کے آخر میں کاشتکاروں کو بونس بھی دیا جاتا ہے۔ کاشتکاروں کے عام حالات اچھے ہیں۔ ان کا معیار زندگی اوسط درجہ کا قائم ہوگیا ہے۔ لیکن کاشتکاروں کے مکانات اور گاؤوں میں جانے آنے والی سڑکیں زیادہ تر خام ہیں۔

کاشتکاروں وغیرہ میں بھی امتیازات نظر آتے ہیں۔ حکومتِ روسیہ نے اپنے نظام میں عملاً مساوات قائم نہیں کی بلکہ امتیازات اور فرق مراتب کو محنت کرنے والے کی محنت پر منحصر کیا ہے یعنی ایک شخص جس قدر محنت زائد کرے گا اتنا ہی اپنا حصہ حاصل کرے گا۔

ارکانِ وفد نے مختلف قسم کے سوالات مہتمم صاحب سے کیے بعد میں فارم سے متعلق کچھ شعبہ جات کا معائنہ بھی کیا بحالاتِ موجودہ اس علاقے میں ایسے ۹ فارم قائم ہیں۔

حضرت سیدنا یعقوب چرخی رح کے مزار شریف پر حاضری

فارم کا معائنہ کرنے کے بعد ارکان وفد حضرت سیدنا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے آپ غزنین سے یہاں تشریف لائے رشد و ہدایت تبلیغ دین کا آغاز فرمایا تھوڑے ہی دنوں میں عام و خاص آپ کی طرف رجوع کرنے لگے آپ نے خلق خدا کی گرانقدر خدمات انجام دیں آپ کے در دولت پر جو آتا وہ مالامال ہوکر واپس ہوتا دیر تک ارکان وفد مزار شریف پر حاضر رہے رب کے معمولات ادا کیئے اس مزار شریف پر بڑا سکونِ قلب حاصل ہوا پاکستان و ہندوستان کے اعزہ و اخوان جس قدر یاد آئے سب کیلئے نام بنام دعائیں کیں۔

جلسہ فاتحہ اور ایصالِ ثواب کے بعد مسجد میں جلسۂ عام ہوا جس میں مسلمانوں کی کافی تعداد شریک تھی۔ علمائے کرام اور مشائخ عظام

Marfat.com

... مولانا شاہ نورانی میاں عطر لگا رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

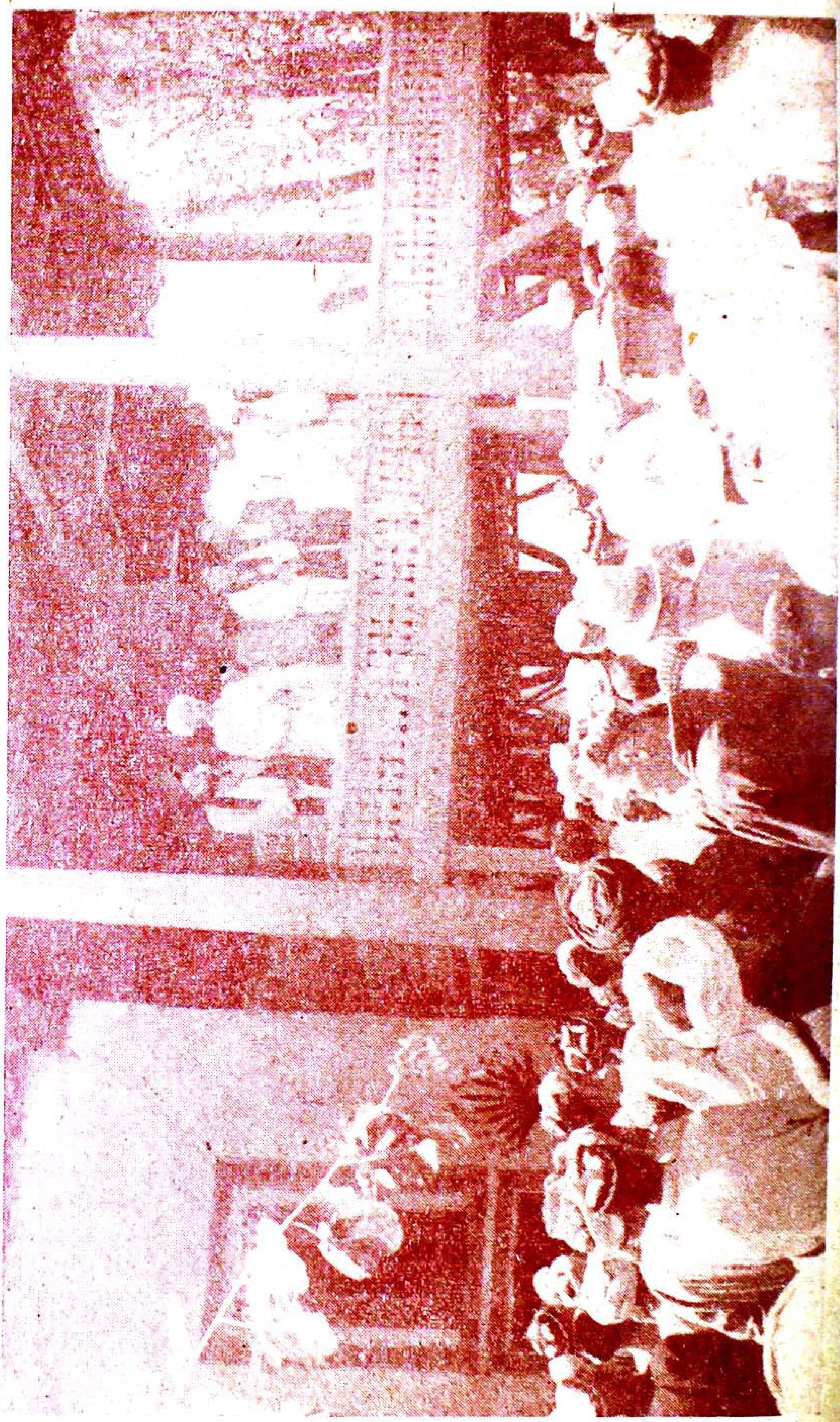

Marfat.com

Marfat.com

نے ابتداءً مصافحے معانقے کیئے۔ مولانا نورانی میاں صاحب نے تلاوت کلام پاک سے
جلسہ کا آغاز کیا اور حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب نے ارکانِ وفد کا تعارف کرایا
مولانا قاری حافظ دوران نے ارکان وفد کی خدمت میں سپاسنامہ پیش فرمایا۔
قائد وفد نے ۲۵ منٹ تقریر کی ازبکی زبان میں ترجمہ کیا گیا جس سے مجمع بجد محظوظ
ہوا۔ آخر میں قائد وفد نے حضرت خطیب صاحب کی خدمت میں قرآن کریم اور
دیگر تحائف پیش کیے۔ امام صاحب نے ارکان وفد اور پاکستان کے حق میں مخلصانہ
دعائیں پیش فرمائیں۔ کلام پاک پر جلسہ برخواست ہوا عوام سے جدا جدا رخصتی
ملاقات اور مصافحے ہوئے۔ ارکان وفد کو سارا مجمع اپنی اشکبار نگاہوں سے رخصت
کر رہا تھا۔ قائد وفد نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

مسجد کوکنش کا معائنہ حضرت سیدنا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے
سیدھے کوکنش مسجد کے معائنہ کے لئے حاضر ہوئے۔

یہاں ایک نئی مسجد ادارہ دینیہ کی ماتحتی میں بن رہی ہے مسجد کافی حسین و
جمیل ہے عمارت مکمل ہوگئی ہے صرف پلاسٹر باقی ہے تقریباً ۵۰۰ اشخاص بیکوقت
نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مولانا قاری محمد جان صاحب مسجد کے امام و خطیب ہیں۔
ہم نے امام صاحب کو قرآن شریف اور دیگر ہدایا دیئے جلسۂ عام کا انعقاد ہوا۔ پہلے
مولانا ضیاء الدین صاحب نے تقریر فرمائی ۔یہاں مسلمانوں کے ۳۴ خاندان
آباد ہیں مسجد کے سامنے والی پہاڑی کے دامن میں دریائے جیحون بہہ رہا ہے۔
آج ہماری طبیعت بجد خراب ہے مگر یہاں ہر جگہ ناشتہ کرنا لازم ہے مسلمانوں کے
معمولات و عادات اور محبت کی وجہ سے انکار کرنا ممکن نہیں کچھ نہ کچھ ہر جگہ
کھانا پڑتا ہے اہلیان مسجد نے بھی جلسے کے بعد دعوت کر ڈالی طبیعت کی گرانی
کے باعث ہم واپس ہونا چاہتے تھے۔ مگر قاضی صاحب نے فرمایا یہاں کے

Marfat.com

قصبے کے سردار جناب محی الدین ابن حسن صاحب نے اپنے مکان پر وفد کی دعوت کا اہتمام کرلیا ہے اور وہ حضرات بہت دیر سے ہمارے انتظار میں ہیں چار و ناچار محی الدین ابن حسن صاحب کے یہاں وفد کے ارکان پہنچے ناشتہ کئے ہوئے چند منٹ گذرے تھے کہ دوسرا ناشتہ سامنے آگیا وہ تو کہیے کہ یہاں کا پانی اس قدر نفیس ہے کہ تمام غذائیں جلد ہضم ہوجاتی ہیں۔

پریس کے لئے بیان

آج پریس کے نمائندگان نے ہم سے انٹرویو لیا ہم نے دورے پر تبصرہ کرتے ہوئے مساجد کی جو کیفیت دیکھی مسلمانوں کے جن حالات کا معائنہ کیا اس پر اپنے خیالات قلمبند کرا دیئے اس بیان کا خلاصہ یہ تھا کہ ان خلافہ جات کی مساجد میں عبادت و نماز کی کوئی روک ٹوک نہیں مسجدوں میں آزادی اور وہ بہت اچھی حالت میں ہیں۔

وزیر اعظم جناب نذر شاہ صاحب سے ملاقات

آج کافی چکروں کے باعث طبیعتیں مضمحل تھیں مگر قاضی صاحب نے فرمایا وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کا وقت پارلیمنٹ ہاؤس میں پونے آٹھ بجے طے ہوچکا ہے باوجود انتہائی کسل کے پارلیمنٹ ہاؤس لائے گئے۔ موٹر کے اندر آتے آتے خاص خاص عنوانات کا خاکہ بنالیا گیا۔

پارلیمنٹ کے دروازہ پر وزیر اعظم کے سکریٹری صاحب استقبال کے لئے موجود تھے اوپر کی عمارت میں لیجائے گئے۔ وزیر اعظم نے ملاقاتی کمرے کے دروازہ پر قائد وفد اور ارکان کا استقبال کیا۔ ارکانِ وفد اپنی اپنی معینہ سیٹوں پر بٹھا دیئے گئے۔ وزیر اعظم نے قائد وفد سے سب کی مزاج پرسی کی اور وفد کی آمد کا شکریہ ادا کرنے کے بعد گذشتہ تیس سال کی جد و جہد پر روشنی ڈالی حالات کا ایک جامع خاکہ

Marfat.com

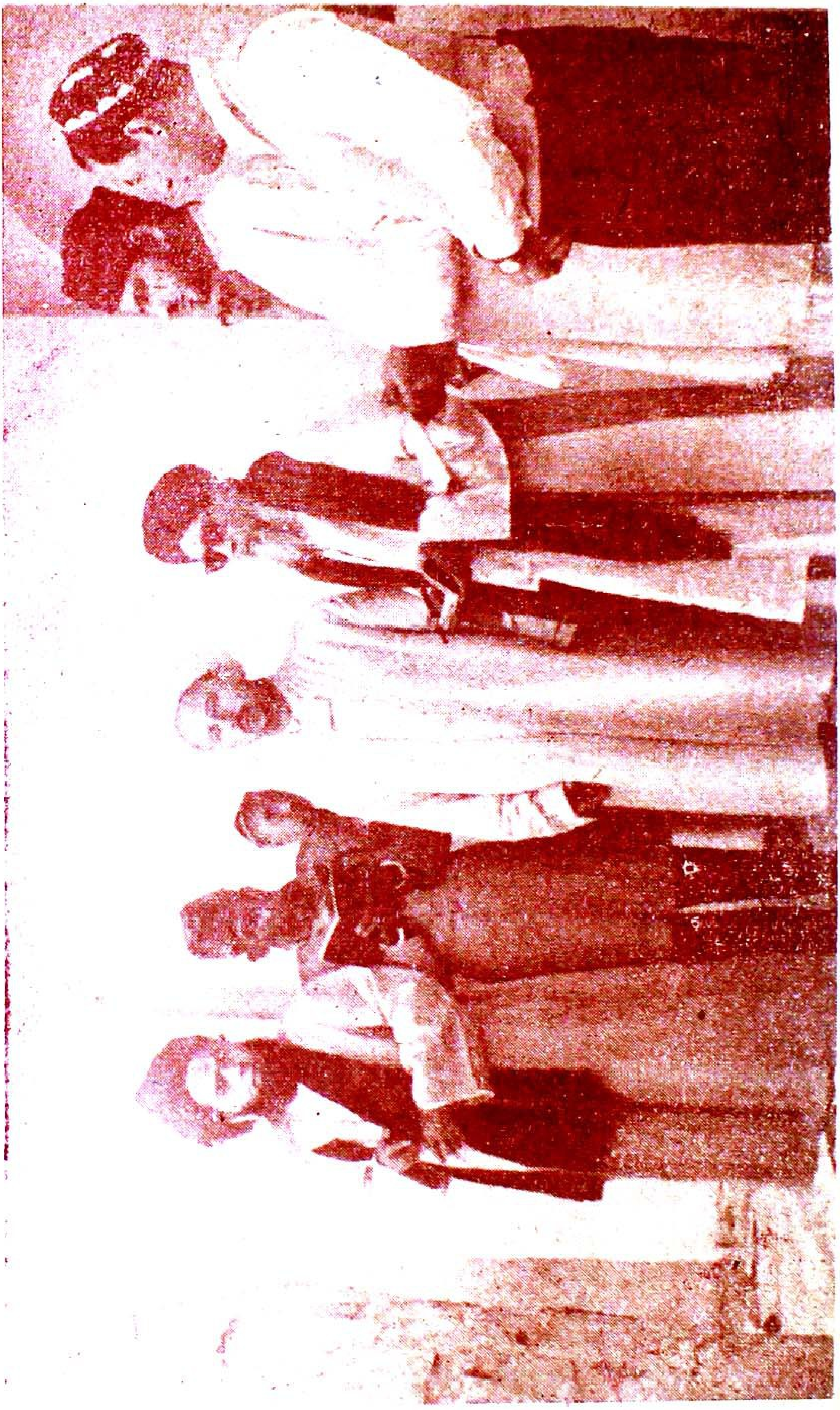

Marfat.com

Marfat.com

پیش فرمایا۔

ہم نے ان کی تقریر کا ۵ امنٹ میں مناسب جواب دیا روابط باہمی اخوت اسلامی کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کی حالیہ ترقیات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے گزشتہ ۹ سال میں تجارتی و اقتصادی اعتبار سے الحمدللہ کافی ترقی کر لی ہے۔ اس کا زندہ قوموں میں شمار ہو رہا ہے اگرچہ مسئلہ کشمیر نے پاکستان کی راہ میں شدید دشواریاں پیدا کر دی ہیں مگر وہ الحمدللہ یوماً فیوماً ترقی کرتا جا رہا ہے آپ حضرات کا اولین فریضہ ہے کہ مسئلہ کشمیر کو اچھی طرح سمجھ لیں ازاں بعد قائد وفد نے مسئلہ کشمیر کے اہم نکات وزیر اعظم صاحب کے ذہن نشین کیے وزیر اعظم اس تقریر سے کافی متأثر ہوئے۔ ہماری تقریر کے بعد جناب راغب احسن صاحب نے چند بنیادی و اساسی نظریات پیش کیے۔ تقریباً یہ ملاقات ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔

آخر میں وزیر اعظم نے قائد وفد کی خدمات اور کوششوں کا شکریہ ادا کر کے مصافحہ کیا۔

جامع مسجد شاہ منصور کا معائنہ وزیر اعظم کی ملاقات کے بعد ارکان وفد جامع مسجد شاہ منصور کے معائنہ اور ایک عظیم الشان جلسۂ عام کی شرکت کے لیے لائے گئے۔

یہ مسجد ایک شاندار اور وسیع رقبے میں تعمیر ہے عمارتی حیثیت سے اس کا حسن و جمال قابل تعریف ہے۔ یہاں کئی ہزار نفوس پہلے سے موجود تھے۔ نماز کے بعد تلاوت کلام پاک سے جلسۂ عام شروع ہوا۔ مولانا عبدالرب ابن موسیٰ کم نے سپاسنامہ پیش فرمایا۔ اور ایک ازبکی شاعر نے اپنی فارسی نظم وفد کی تعریف میں پڑھی۔

حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب نے ارکان وفد کا تعارف کراتے ہوئے قائد وفد

Marfat.com

سے تقریر کی خواہش ظاہر فرمائی۔ قائد وفد نے باوجود طبیعت کی خرابی کے نصف گھنٹے تک تقریر فرمائی جس میں اتحاد اسلامی، نماز کی پابندی، نوجوانوں کو تعلیم دین کے انتظام پر زور دیتے ہوئے اپیل کی کہ آپ حضرات ہر جگہ اپنی اپنی مسجدوں میں شبینہ مدارس جاری کریں تاکہ آپ کی نئی نسل دین سے وابستہ رہے ماں، باپ اپنی اولاد کو احکام دین سے باخبر کریں۔ اس جلسے میں پریس کے نمائندگان بھی شریک تھے۔ جلسے کے بعد دعوتِ طعام ہوئی اور ۱۱½ بجے شب کے ارکان وفد واپس ہو سکے۔

اسٹالن آباد کی مساجد کا معائنہ

ارکان وفد نے حسب ذیل مساجد کا معائنہ کیا۔

(۱) جامع مسجد حضرت یعقوب کرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ امام قاری دوران ابن عبداللہ جان وشیخ عثمان جان ملا ابن رحیم جان۔

(۲) جامع مسجد حاجی یعقوب — امام عبداللہ خاں ابن نعمان خاں المنکانی
(۳) جامع شاہ منصور — " ملا عبدالرشید ابن موسیٰ بیک الخوقندی
(۴) جامع کوک تاش — " علی قاری ابن محمد جان الخوقندی

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کے مدرسہ ومسجد کا معائنہ اور ایک شاندار دعوت

۱۰ر جولائی کو اول وقت ناشتہ سے فارغ ہو کر اسٹالن آباد کے قائد جناب مولانا عبدالرحیم صاحب کے مدرسہ ومسجد کے معائنہ کے لئے گئے۔ مولانا ایک جامع عالم ہیں اور ماشاء اللہ تاژکستان کے صوبہ میں بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ عربی بولتے ہیں یہاں کی مسجد بھی خاصی وسیع ہے اور مدرسہ بھی اچھے پیمانہ پر چل رہا ہے۔ مسجد ومدرسہ دیکھتے ہوئے آپ کے مکان پر لائے گئے جہاں تقریباً ۵۰ علماء ومشائخ تشریف فرما تھے۔ مولانا عبدالرحیم صاحب نے قائد وفد اور ارکان وفد کی

Marfat.com

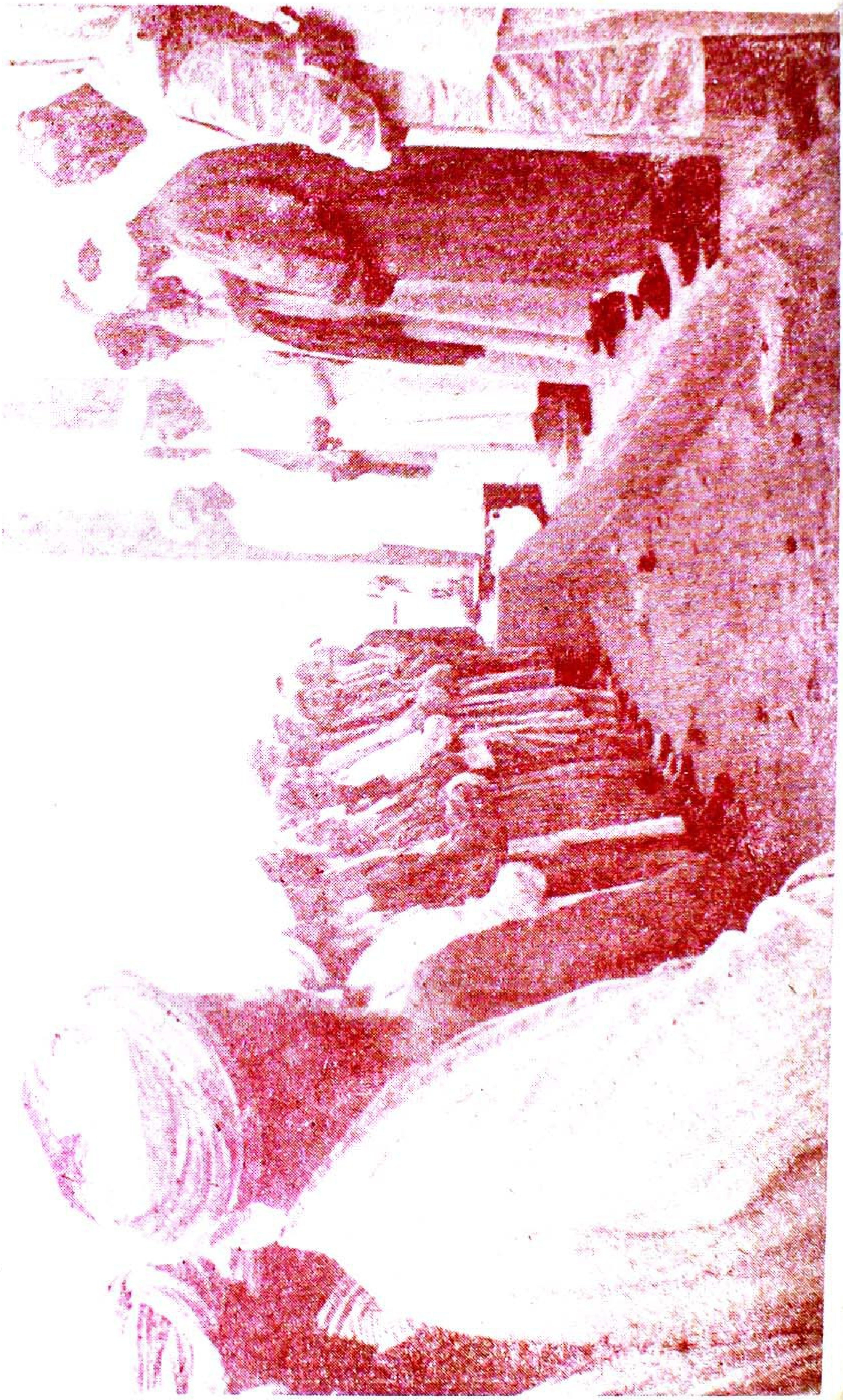

Marfat.com

Marfat.com

اُن کوششوں کو جو وہ پاکستانی اور روس کے مسلمانوں کے مابین تعلقات کے قیام کی فرمارہے ہیں خراج تحسین پیش کیا آخر میں فرمایا کہ ہماری حکومت امن عالم چاہتی ہے اس کی آرزو یہی یہ ہے کہ دنیا میں ہر جگہ امن قائم ہو۔

قائد وفد نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ ہم الحمدللہ مسلمان ہیں اور ایک ایسے دین سے وابستہ ہیں جس سے بڑھ کر کوئی دوسرا مذہب امن وسلامتی کی وہ تعلیم پیش نہیں کرتا جو اُس نے پیش کی ہے مملکت پاکستان کا قیام الحمدللہ پرامن کوششوں سے عمل میں آیا پاکستان ابتدا سے لیکر اس وقت تک امن کا داعی ہے خدا کا شکر ہے کہ ہماری حکومت کے طول وعرض میں جو اقلیتیں آباد ہیں ہمارا ملک ان کی کامل طور پر حفاظت کررہا ہے اور آئندہ بھی وہ اپنی اسی پرانی پالیسی پر گامزن رہیگا۔ البتہ وہ حکومتیں جن کا نظام ہمارے مقابلے میں عرصۂ دراز سے قائم ہے اور جن کا دنیا کے اندر بڑی قوموں میں شمار ہے ان کا یہ فرض اولین ہے کہ وہ اپنے عمل وکردار سے پرامن رہیں۔ اور ایسا طرز عمل اختیار کریں کہ وہ زندہ رہیں دوسروں کو بھی زندہ رہنے دیں۔ اور چھوٹی چھوٹی آزاد حکومتوں پر جب کبھی کوئی ملک حملہ آور ہو تو اُسے ایسا کرنے سے روکیں۔ ہمارا یہ وفد آپ کے صوبجات میں اتحاد واخوت کا پیام لایا ہے۔ ہم اسی ایک عنوان پر شروع سے ابتک کام کرتے چلے آئے ہیں جب تک ہم روس کا مکمل دورہ کریں گے یہی ایک اصول ہمارے پیش نظر رہے گا۔ خدا ہمارے آپ کے دینی رشتوں کو زیادہ سے زیادہ مضبوط فرمائے اور آپ کو حسن عمل کی توفیق دے ہمارے نزدیک آپ کا سب سے بڑا فریضہ یہ ہے کہ آپکے علماء ومشائخ اور ائمہ مساجد مسلمانوں کی نئی نسل کو اسلام کے احکام سے باخبر کریں۔

تقریباً تین گھنٹے تک یہ جلسہ جاری رہا۔

Marfat.com

آخر میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے قائد وفد اور ارکان وفد کی خدمات میں جبّے وغیرہ پیش کئے۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

یہیں سے ارکان وفد سیدھے مطار واپس آگئے اور اسی وقت روانہ ہو کر شام ۱/۲ ۵ بجے طاشقند پہنچ گئے اور مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے مدرسہ میں آکر قیام کیا نماز عصر مدرسہ کی مسجد میں ادا کی۔

۱۰ر جولائی ۵۷ء

ادارۂ دینیہ کی طرف سے رخصتی پارٹی

آج ۱۰ر جولائی ۵۷ء کو بعد مغرب ادارہ دینیہ مدرسہ کی عمارت میں ایک شاندار رخصتی پارٹی کا انتظام کیا گیا مغرب کے بعد ۲۰۰ کے قریب علماء و مشائخ اس پارٹی کے لئے مدعو تھے تمام علماء و مشائخ اپنی اپنی نشستوں پر متمکن ہو گئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ نے قائد وفد کی اُن تمام کوششوں پر جو آپ نے وفد کے قائد کی حیثیت سے طاشقند و سمرقند استالن آباد میں فرمائیں انپر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے نہ صرف ہمارے حالات کا معائنہ و مشاہدہ فرمایا بلکہ ہمارے اندر اسلامی روح بیدار کر دی۔ پاکستان کے مسائل سے ہمیں واقف کیا مسلمانان پاکستان سے ہمارے تعلقات کو مستحکم کر دیا۔ ہمارے ملک کے رہنے والوں کے قلوب میں آپ کی محبت و عظمت کا نقش قائم ہو گیا ہے آپ نے تحریک نماز، آبادی مساجد نوجوانوں کو اسلامی تعلیمات دیئے جانیکے متعلق ہمیں مشورے ہی نہیں دیئے بلکہ اس بارے میں ہمارے وزراء کو متفق کر دیا یہ وہ جلی خدمات ہیں جن کو عرصہ دراز تک ہم یاد رکھیں گے ہم آپ کو آپ کے رفقائے کار کو صدق دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ آپ وطن واپس جا کر ہم سب کی طرف سے سلام محبت پیش فرما دیں۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

... حضرت علامہ بدایونی جواب دے رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

خدا کرے کہ مستقبل قریب میں پھر اور کوئی وقت آئے کہ آپ ہمارے علاقہ جات میں تشریف لاکر ہمیں اپنے خیالات و نصائح سے مستفید فرمائیں۔

قائدِ وفد کی جوابی تقریر

قائدِ وفد نے حسب ذیل تقریر کی۔

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

امابعد!

برادرانِ عزیز! حضرت علامہ قاضی ضیاء الدین صاحب ادارہ دینیہ نے مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کے وفد کے متعلق جو الفاظ فرمائے ہیں بحیثیت صدر جمعیۃ اور قائدِ وفد اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب حقیقتاً مستحق شکریہ ہیں کہ انہوں نے ہم کو مدعو کر کے تاشقند و سمرقند، اسٹالن آباد اور روسی مسلمانوں کے ٹوٹے ہوئے تعلقاتِ اسلامی کو از سرِ نو زندہ کیا۔ نیز پاکستان اور حکومتِ روسیہ بھی اپنی جگہ خراجِ تحسین کی مستحق ہیں کہ انہوں نے ہمارے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔

ہم نے آپ کے علاقوں کے مسلمانوں میں الحمدللہ عبادت و نماز کا حد سے زیادہ جوش پایا۔ آپ کی مسجدیں آباد ہیں جن میں بوڑھوں کی تعداد زائد ہوتی ہے۔ مگر نوجوان پنجوقتہ نمازوں میں کم نظر آتے ہیں جیسا کہ متعدد جلسوں میں عرض کر چکا ہوں کہ ادارۂ دینیہ اپنی تمام تر کوششیں شبینہ مدارس کھولنے پر صرف کر دے۔ ایسی صورت میں جبکہ وزیرِ تعلیم نے بھی ہماری تحریک کو منظور فرمالیا ہے تو آپ پوری محنت کے ساتھ شبینہ مدارس کی تحریک پر عمل فرمائیے۔ تاکہ آپ کی نسل دینیات سے باخبر ہو کر اسلام پر قائم رہے۔

ہم اس امر سے بیحد خوش ہیں کہ یہاں کے مسلمانوں میں نیز حکومت روسیہ

Marfat.com

کے عمال اور ذمہ دار افراد کے قلوب میں پاکستان سے محبت و مودت کا جذبہ موجود ہے۔ میری اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ پاکستان اور مسلمانان روس کے روابط زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوں۔ آپ حضرات نے وفد کا ہر جگہ جس گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا اور جس پر تکلف طریقے سے ہماری میزبانی فرمائی ہم عرصہ تک اس کی یاد اپنے دلوں میں باقی رکھیں گے۔ اور پاکستان پہنچکر آپ کے یہاں کے حالات کو تفصیل سے بیان کریں گے۔

مجھے مسرت ہے کہ بخارا اور طاشقند میں عربی دار العلوم موجود ہیں لیکن ضرورت اس کی ہے کہ آپ کے علاقوں میں ہر جگہ علوم عربیہ کی درسگاہیں کھولی جائیں۔ میری رائے ہے کہ اس قسم کے وفود کا تبادلہ دونوں ملکوں کے رشتوں کو مضبوط کر دے گا۔ آئندہ اگر ایسے وفود آتے رہے تو ان کے نتائج شاندار برآمد ہوں گے۔ خدا ہماری اور آپ کی دوستی کو اور زیادہ مستحکم فرمائے۔

جناب راغب احسن صاحب نے بھی اس جلسے سے خطاب کیا۔ حالات بیان کرنے کے بعد افسوس ہے کہ وہ اپنے مطلب سے ہٹ گئے اور تقریر طویل ہونے کے ساتھ ساتھ تعقل و تدبر سے یکسر خالی تھی وہ محرر ہیں مگر مقرر نہیں۔

زاں بعد حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ کیجانب سے ایک پر تکلف دعوت دی گئی۔ آخر میں ارکان وفد کو چغے وغیرہ پہنائے گئے۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ اختتام پر تمامی علماء سے معانقہ و مصافحہ ہوا۔ یہ آخری جلسہ ایک تاریخی قسم کا جلسہ تھا۔

طاشقند ریڈیو سے قائد وفد کی تقریر

طاشقند ریڈیو کا کئی روز سے اصرار تھا کہ ہم مراجعت سے قبل اپنا ایک بیان ریڈیو سے نشر کریں۔ چنانچہ ہم نے ۱۰ جولائی کو حسب ذیل بیان نشر کیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرانِ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں سب سے پہلے صمیم قلب کے ساتھ اپنی اور ارکانِ وفد کی جانب سے حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے وفد کو مدعو کیا تاکہ ایک کو دوسرے سے تعارف اور باہمی اخوت ومحبت میں زیادتی ہو۔

حضرات! دنیا اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کے دلوں میں دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ محبت کا ایک جذبہ راسخ موجود ہے جو اسلامی احکام وفرامین کا نتیجہ ہے اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے گورے کالے، امیر وغریب، آقا ومحکوم، تاجدار وغلام کے باہمی امتیازات ختم کرکے عرب وعجم نیز دنیا کے مسلمانوں کو اخوت کی ایک سلک میں منسلک کردیا ہمارا یہ رشتہ کمزور تو ہوسکتا ہے مگر منقطع نہیں ہوسکتا۔

ہم نے ۳۰ جون سے اس وقت تک طاشقند وسمرقند، آستانہ آباد کی بکثرت مسجدوں خانقاہوں کو دیکھا۔ عوام کے ساتھ نمازیں ادا کیں۔ دعوتوں میں ایک ساتھ بیٹھے اٹھے۔ انہیں آزادی کے ساتھ مخاطب کرکے اخوت ومحبت کا پیام دیا۔ ہم نے یہاں کے مسلمانوں میں اسلامی جذبہ پایا اخوت دینی کا جوش دیکھا۔ ہمیں اب تک یہ محسوس نہیں ہوا کہ ہم پاکستانی بھائیوں سے مخاطب ہیں۔ یا سمرقند وطاشقند کے مسلمانوں سے یہاں کی مسجدیں حسین وجمیل ہیں جن میں مسلمان کافی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ نئی مسجدیں بھی بن رہی ہیں مسجدوں میں بعض بعض جگہ دینی مدرسے بھی قائم ہیں ان سب کے انتظامات حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کی قیادت میں باحسن وجوہ انجام پارہے ہیں

Marfat.com

میری دلی دعا ہے کہ یہ ادارہ مسلمانوں کی تادیر خدمات انجام دے تاکہ مسلمانوں کی نئی نسل علمی، فنی، صنعتی، حرفتی علوم کے ساتھ مذہب کی نعمتِ عظیمہ سے مالامال ہو۔

حضرات! اگرچہ ہمارے ملک پاکستان کو بنے ہوئے صرف نو سال ہوئے ہیں مگر وہ زندگی کے تمام شعبوں میں مسلسل ترقی کرتا جارہا ہے اس کی صنعت وحرفت پھیلتی چلی جارہی ہے۔ اس کی بعض مصنوعات ایسی ہیں جو دنیا کے ہر حصے میں پہنچ رہی ہیں۔ ضرورت ہے کہ پاکستان و روس کے مابین تجارتی تعلقات قائم ہوں تاکہ دونوں ملک باہمی تعاون کے ساتھ ساتھ ترقی کرسکیں۔

برادرانِ عزیز! ہم مساجد و مقابر خانقاہوں کے معائنہ کی وجہ سے آپ کے یہاں کے کارخانوں کا زیادہ حد تک معائنہ نہ کرسکے لیکن جس قدر بھی ہم دیکھ سکے اُس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ کا ملک تجارتی وصنعتی اعتبار سے بیش از بیش کام کر رہا ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ آپ کا ملک امن وسکون کے ساتھ اپنا کام کرتا رہے تاکہ انسانیت ترقی کرسکے۔ ہم آج ہی اسٹالن آباد سے واپس آئے اور کل صبح ماسکو جارہے ہیں۔ میں آخر میں ریڈیو کے ذریعے تمام باشندگان کو پیامِ محبت پیش کرتا ہوں اور عیدالضحٰے کی مبارکباد دیتا ہوں۔

طاشقند سے ماسکو واپسی

آج کے جلسہ کے بعد ہم سب کو ۲ بجے شب ماسکو جانا ہے اس لئے تمام ارکان نے اپنے اپنے کمروں میں سامان ٹھیک کیا۔ طاشقند سے ماسکو کا راستہ عام ہوائی جہازوں سے ۱۳ گھنٹے کا ہے مگر ہمیں وہ جٹ طیارہ جس میں ۸۵ سیٹیں ہونگی ۸ سو میل کی مسافت طے کرکے صرف ۴ گھنٹے میں ماسکو پہنچا دے گا۔ ½۱ بجے شب کے سب سامان موٹر میں رکھدیا گیا۔ ہم لوگ پونے دو بجے ادارہ دینیہ کی عمارت سے روانہ ہوکر ½۲ بجے ہوائی اڈے پر پہنچ گئے۔ ۳۰۰۔۴۰۰ علماء مطار پر رخصت

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] کی تقریر کا جواب دے رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

کرنے کے لیے تشریف لائے ۔حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب، مخدوم صاحب بخاری ہمراہ جا رہے ہیں۔ علمائے کرام سے بغلگیر ہو کر ہوائی جہاز میں سوار ہوئے۔ ½ ۲ بجے یہ جہاز طاشقند سے روانہ ہو کر ½ ۶ بجے صبح ۱۱ر جولائی ۷۵ء کو ماسکو ایرپورٹ پہنچ گیا۔

ماسکو ایرپورٹ پر استقبال

۱۱ر جولائی ۷۵ء

دروازہ کھلتے ہی ہم لوگ نیچے اترے تو صدر ادارہ دینیہ حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب و حضرت مولانا محمد صالح صاحب و دیگر علماء اور محکمہ تشریفات و استقبال کے چند ذمہ دار محترم افراد نے ہمارا استقبال کیا۔ اترتے ہی معلوم ہوا کہ ایرپورٹ پر منجانب ادارۂ دینیہ ہمکو سپاسنامہ دیا جائے گا۔ حضرت مفتی صاحب ماسکو و خطیب صاحب تقریر فرمائیں گے۔ ہمیں جوابی تقریر کرنا ہے اگرچہ تمام رات جاگتے ہوئے گذر گئی تھی مگر پروگرام کے مطابق چلنا ضروری ہے۔

پہلے حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب نے بعد ازاں مولانا محمد صالح صاحب نے تقریریں فرمائیں جس میں جمعیۃ علمائے پاکستان کو مبارکباد دیگئی کہ اس نے اپنا وفد روسی علاقہ جات میں بھیجکر مسلمانوں کے روابط دینی کو مضبوط کرنے کی قابل قدر تحریک شروع کی ہے جس کا ہم استقبال کرتے ہیں ہم سب کی خواہش ہے کہ پاکستانی اور روسی مسلمانوں کے مابین دینی رشتہ مضبوط ہونا چاہیئے۔

قائد وفد نے ان تقریروں کا مختصر جواب دیا۔ یہ تقریریں آج ماسکو ریڈیو سے نشر کی گئیں۔ مطار سے شہر ماسکو تقریباً ۲۰ میل دور ہے۔ ارکانِ وفد یہاں سے استالن ہوٹل لائے گئے۔ غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا۔ پھر ½ ۱۰ بجے تک اپنے اپنے کمروں میں آرام کر کے کھانا کھایا۔ ظہر پڑھ کر قدرے آرام کیا۔

Marfat.com

ماسکو | ماسکو روس کا مرکزی دارالخلافہ اور یورپین علاقہ ہے۔ ہم نے جس قدر کام کیا وہ مسلمانوں کی اکثریت کا علاقہ تھا۔ ماسکو میں کل ۳ ہزار مسلمان آباد ہیں صرف ایک مسجد ہے۔ طاشقند وسمرقند، اسٹالن آباد میں مسلمان اکثریت میں ہیں اس لئے ان کا اسلامی تمدن اور مذہبی ثقافت وغیرہ سب زندہ ہیں۔ ماسکو روس کا مرکزی مقام ہے جہاں سے بالشویزم، سوشلزم، کمیونزم کی تحریکات چلیں یہیں سے بیٹھ کر پورے ملک پر روس حکومت کر رہا ہے۔ روسی حکومت نے مارکس و لینن کے نظریات پر سارا انتظام بنایا کیا اور اسی پر وہ اپنے ملک کو عرصہ سے چلا رہی ہے ہمیں ان کے اکثر و بیشتر نظریات سے اختلافات رہے ہیں۔ خاص طور پر لادینیت اور مذہب سے انکار ان تمام امور کے باوجود یہ ماننا پڑتا ہے کہ گذشتہ بیس سال میں روسی زعماء کی سیاسیات اور نظریات میں بین فرق ہوتا جا رہا ہے لینن و اسٹالن نے اپنے زمانہ میں یقیناً مسلمانوں پر شدید مظالم کئے لیکن وہ دور گذر گیا فی الوقت روس مسلمانوں کے قلوب کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا ہے اس لئے اس نے مسلم ریاستوں میں خاص طور پر مسلمانوں کی تہذیب و کلچر عبادات و فرائض کی ادائیگی میں آزادی دے رکھی ہے۔ ماسکو و لینن گراڈ میں بھی جو مسجدیں کھلی ہوئی ہیں ان میں نماز و عبادت کا فریضہ ادا کیا جاتا ہے۔

یہاں عیسائیوں کے چرچ کافی تھے جو تقریباً سب کے سب حکومت نے آثار قدیمہ کے تحت لے رکھے ہیں۔ چند چرچوں میں عیسائی اپنی عبادت کرتے ہیں۔ پس ماسکو جیسے شہر اور یورپین علاقے میں ہمیں کافی احتیاط سے کام کرنا پڑے گا۔

ہم اس علاقے میں یہ توقع کیوں کریں کہ یہاں مسلمانوں کو اتنی آزادی ہوگی جیسے کہ طاشقند وسمرقند میں حاصل ہے۔ پھر بھی یہاں کے حالات سابق کے مقا

Marfat.com

ہیں کافی بدل گئے ہیں۔ یہاں صرف ایک مسجد ہے جس میں مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ ہم نے ماسکو اور لینن گراڈ میں کام کرنے کا ایک خاص پروگرام مرتب کر لیا ہے جس کے ماتحت کام کریں گے۔ شہر ماسکو ایک وسیع و عریض شہر ہے سڑکیں کافی بڑی اور صاف ہیں۔ ٹیکسیاں۔ موٹریں، بسیں، ٹرامیں چلتی ہیں۔ جن کا نظام بہت اچھا ہے۔ یہاں کی تاریخی چیزیں کافی دیکھنا ہیں وقت اگرچہ کم ہے پھر بھی جو کچھ دیکھ سکیں گے دیکھیں گے۔

سفیر پاکستان سے ملاقات

ہم نے ماسکو اترتے ہی جناب مسٹر اختر حسین سفیر پاکستان کو فون کر دیا تھا کہ ہم لوگ شام کو ملنے آئیں گے چنانچہ قبل عصر ملاقات کے لئے سفارتخانے پہنچے ہمارے پہنچتے ہی وہ اوپر سے نیچے والے کمرے میں آ گئے ہم نے پوری تفصیل کے ساتھ کابل سے ماسکو تک کے حالات کا خلاصہ بیان کیا وہ وفد کے کامیاب دورے سے بہت خوش ہوئے۔ کہنے لگے ان مقامات پر جو خاص طریقہ کار تجویز کیا مجھے اس سے اتفاق ہے نیز ماسکو میں اس سے بھی زیادہ احتیاط سے کام کرنا پڑے گا۔ ماسکو اور تاشقند کے حالات میں کافی فرق ہے۔ ملاقات تقریباً ایک گھنٹے کے اندر ہی اٹھتے ہوئے فرمایا کہ دو دن کے بعد سفارتخانہ کی جانب سے وفد کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ دی جائیگی۔ ہم نے قبولیت کا اظہار کیا۔

قبل مغرب ہوٹل واپس آئے نماز مغرب کے بعد یہاں کی زمین دوز ریلوے دیکھنے گئے۔

ماسکو کی زمین دوز ریلوے لائن

استالن ہوٹل سے متصل ہی زمین دوز ریلوے لائن کا اسٹیشن تھا حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب و حضرت مخدوم صاحب و جناب مسٹر تاج الدین صاحب کے ہمراہ اسٹیشن کے

Marfat.com

پلیٹ فارم پر آگئے یہ ریلوے لائن تقریباً ۲۰ میل کی ہے پہلا پلیٹ فارم کافی خوبصورت ہے۔ تھوڑا راستہ طے کر کے برقی زینے میں داخل ہوگئے۔ یہ برقی زینہ تقریباً ۲۰۰ گز لمبا ہے جو اوپر سے ریلوے لائن کے پلیٹ فارم تک مسافروں کو لاتا لیجاتا ہے۔ تقریباً ۵ منٹ میں ہم لوگ اس زینے سے نیچے آگئے۔ ریل کا پلیٹ فارم انتہائی حسین ہے جس کا نام فرزند ہے پلیٹ فارموں کی کافی تزئین کی گئی ہے۔

چند منٹ میں ریل آگئی جس کی گاڑیاں بہت خوبصورت ہیں اس ٹرین کی رفتار ۷۰ میل فی گھنٹہ کے قریب ہے۔ ہر پلیٹ فارم دوسرے سے مختلف حیثیت کا بنایا گیا ہے۔ تین اسٹیشنوں کا سفر کیا۔ وقت کی کمی کے باعث بقیہ اسٹیشن چھوڑ دیئے اور سیدھے ہوٹل واپس آئے۔ عشاء پڑھکر کھانا کھاکر آرام کیا۔

وزیر دینیات سے ملاقات

آج ۱۲ جولائی کو وزیر دینیات سے ملاقات طے ہو چکی تھی بمعیت حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب مولانا محمد صالح صاحب وحضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب ارکان وفد کو لے کر مکمل وزیر دینیات کے بنگلے پر پہنچے جہاں خود وزیر صاحب نے دروازہ پر وفد کا استقبال کیا ہم سے مخاطب ہو کر خیریت مزاج دریافت کی اور ماسکو میں وفد کی آمد پر مبارکباد دی پھر مشاہدات سفر پر گفتگو ہوئی کافی دیر تک بہت سے مسائل زیر بحث آئے ملاقات دوستی ومحبت کی فضا میں اچھی رہی۔

ہم نے اپنی تقریر میں کہا کہ آپ کی وزارت کے احکام کی بنا پر طاشقند سمرقند، اسٹالن آباد میں ادارہ دینیہ مساجد مقابر، مزارات اولیاء اللہ کے انتظامات اچھی طرح کر رہی ہے۔ ان حلقوں اور علاقوں کے مسلمان خوشحال ومطمئن ہیں مذہبی عبادات میں انہیں مساجد کے اندر آزادی ہے۔ شادی بیاہ کی رسوم میں بھی مسلمان الحمدللہ اپنے مذہبی احکام کے مطابق آزاد ہیں البتہ

Marfat.com

جناب مسٹر پوزین وزیر ادارۂ دینیہ ماسکو کی دعوت میں مولانا
بدایونی سے مصافحہ کر رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

ارکان وفد ماسکو یونیورسٹی کے دروازہ پر

Marfat.com

Marfat.com

مسلمان نوجوان مذہبی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے اچھی حالت میں نہیں ہیں اس لئے تاشقند وغیرہ کے وزرائے تعلیم وغیرہ سے اس چیز کو منظور کرالیا ہے کہ مسجدوں میں دینی تعلیم کا انتظام مسلمان جاری کریں تو انہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

ہم ان علاقوں کے مسلمانوں کی مہمان نوازیوں اور اخلاص و محبت کا حال دیکھ کر بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ ہماری دعا ہے کہ پاکستان اور روس کے علاقہ جات کے مسلمانوں کے تعلقات زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوں اور یہاں کے رہنے والے آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی معمولات ادا کرتے رہیں۔

ہمیں معلوم ہوا کہ شہر ماسکو کی مسلم آبادی تین ہزار کے قریب ہے اور ان کے لئے صرف ایک مسجد ہے اور اس میں صرف جمعہ ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک اس شہر میں کم از کم دو اور مسجدیں ہونی چاہئیں تاکہ مسلمان اپنے اپنے محلوں میں فریضۂ عبادت ادا کر سکیں۔ نیز اس جامع مسجد میں پنجوقتہ نمازوں کی مسلمانوں کو اجازت ہونی چاہیئے۔ ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ وزارت دینیہ مسلم اکثریت والے علاقہ جات کے مسلمانوں کو فریضۂ حج اور حاضری حرمین الشریفین کی اجازت دے تاکہ مسلمان ہر سال ایک اہم فریضہ پورا کر سکیں۔ وفد نے ارتباط باہمی کی تمام امکانی جدوجہد کی الحمدللہ مسلمانوں نے اس تحریک کا کافی خیر مقدم کیا۔ ہماری دعا ہے دونوں مملکتوں کے تعلقات خوشگوار ہوں۔

وزیر ادارۂ دینیہ نے ترجمان کے ذریعہ ہماری تمام باتوں کا جواب دیا تجاویز پر غور و فکر کا وعدہ کیا آخر میں فرمایا شہر ماسکو کے تاریخی مقامات وغیرہ آپ حضرات دیکھیں نیز لینن گراڈ کی تاریخی مسجد کا معائنہ کریں نماز جمعہ وہاں ادا کریں۔ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

ماسکو یونیورسٹی ہمیں اور ہمارے ارکان کو ماسکو یونیورسٹی دیکھنے کا کافی شوق تھا۔

Marfat.com

چنانچہ تمام ارکان ماسکو یونیورسٹی دیکھنے گئے۔ یہ یونیورسٹی نہ صرف روسی یونین میں بلکہ دنیا بھر میں ایک بہترین علمی کارنامہ ہے۔ جس کی عمارت ۳۴ درجوں کی ہے یونیورسٹی کا ایریا ۳۲۰ ایکڑ ہے۔ یونیورسٹی میں ۲۳ ہزار طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ ۱۶ ہزار طالب علم بیک وقت دارالاقامہ میں رہتے ہیں۔ اعلیٰ ریسرچ کرنے والے ۲ طالب علم ہیں سائنس کی اعلیٰ تحقیقات کرنے والے ۱۸ سو طلبا ہیں۔ ہندوستان سے ۵ طالب علم لسانیات کی تعلیم پاتے ہیں نیپال سے ۲ طالب علم۔ چین سے ۵۰۰ انڈونیشیا سے ۶۔ مصر سے ۳۱ طلبا۔

یونیورسٹی میں اعلیٰ قسم کے ۱۲ شعبے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک انسٹی ٹیوٹ بھی ہے۔ ۱۰ شعبے اس بلڈنگ میں ہیں۔ ۲ پرانی عمارتوں میں ہیں۔
سائنس جغرافیہ۔ دینیات۔ کیمیا علم۔ اشیاء۔ فلسفہ، لسانیات، قانون حساب۔ اردو کی تعلیم کا بھی انتظام ہے جس کا اس سال سے آغاز ہوا ہے۔ چار مسلمان پروفیسر اردو پڑھاتے ہیں۔ مشرقی علوم میں ہر ایک علم کی زبان پڑھائی جاتی ہے تاریخ اقتصادیات زبان عربی کے بھی جدا جدا شعبے جاری ہیں۔
۴۰ طالب علم عربی پڑھتے ہیں۔ فارسی کے ۲۰ طلبا۔ اسی طرح ازبکی ترکستانی زبانیں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔

سوویٹ یونین کی ۱۹ قومیں اس یونیورسٹی میں تعلیم پاتی ہیں اس یونیورسٹی میں نصف مرد اور نصف عورتیں پڑھتی ہیں۔ معلمین میں ۴۰ فیصدی عورتیں ہیں۔ ۵۰۰ پروفیسر اور ۲ ہزار دوسرے معلمین کام کرتے ہیں۔
یونیورسٹی کی اگرچہ تعطیل تھی مگر مسماۃ کزینیہ اور ان کی دوسری اور سہیلی نے یونیورسٹی کے تمام حصے دکھائے اور ضروری معلومات ہمیں بتائیں۔ ۳۲ درجوں پر لفٹ کے ذریعہ چڑھ کر ہر ایک کمرے، عمارات لڑکوں کے رہنے پڑھنے کے ہال

Marfat.com

ماسکو کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کا منظر

Marfat.com

Marfat.com

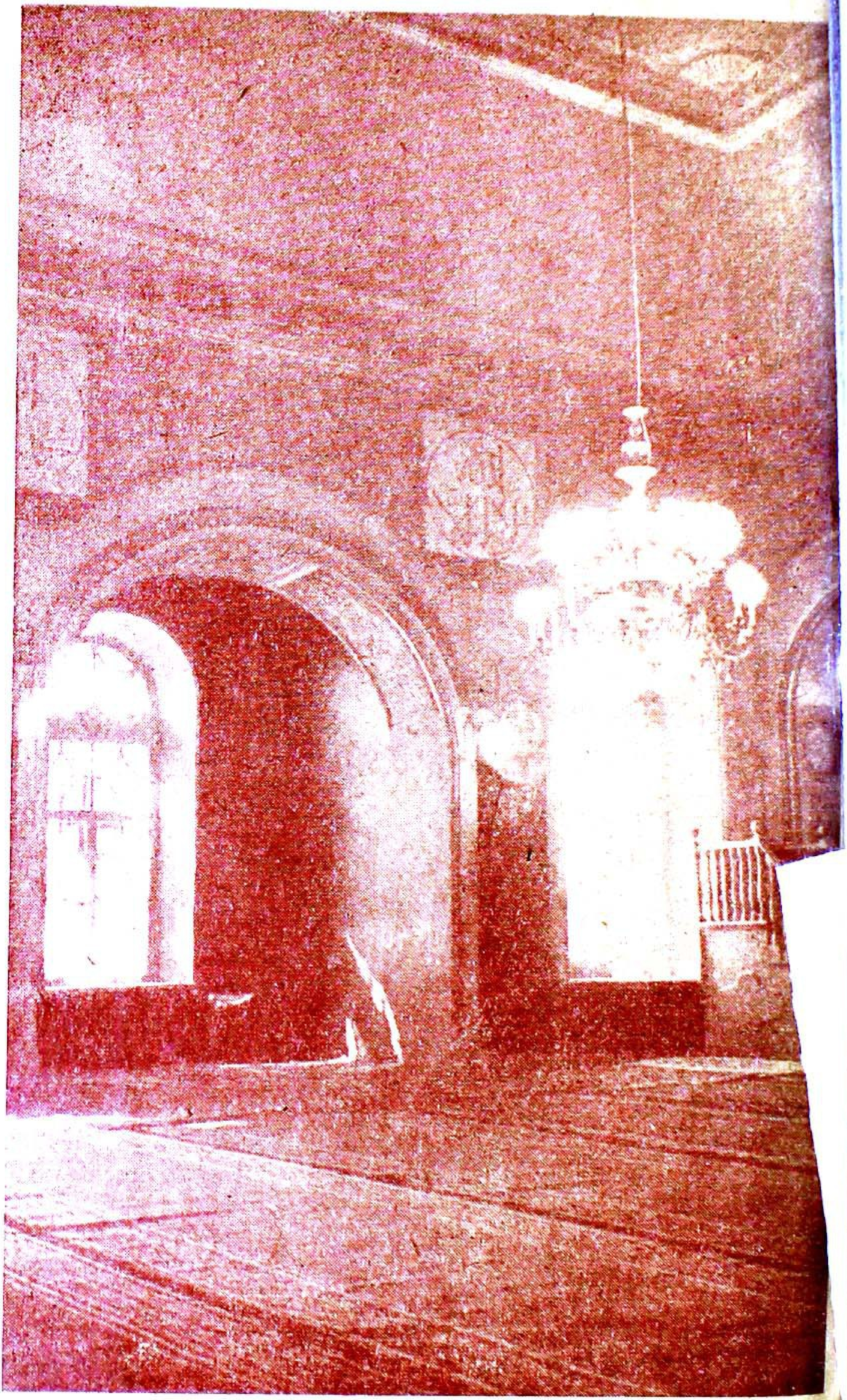

جامع مسجد ماسکو کا اندرونی منظر

Marfat.com

Marfat.com

حضرت علامہ بدایونی تاج کمپنی کا قران شریف مولانا قمرالدین
صالح خطیب جامع مسجد ماسکو کو پیش کر رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

ماسکو جامع مسجد میں حضرت علامہ بدایونی خطبہ دے رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

حضرت علامہ بدایونی جامع مسجد ماسکو میں دعا مانگ رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

کے کمرے وغیرہ دیکھے ایک کمرے میں شہاب ثاقب کا کچھ حصہ دیکھا جو شرق اقصیٰ میں ٹوٹ کر گرا تھا۔ اس شہاب ثاقب کے ٹکڑے کا وزن ۵۰ سیر ہے اس قسم کے صدہا پتھر دوسرے کمروں میں دیکھے۔ ہر ایک کمرے میں دو لڑکے بڑے اطمینان سے رہتے ہیں کمرے نہایت صاف شفاف ہیں۔ تقریباً ۲ گھنٹے میں یونیورسٹی کے اکثر و بیشتر حصے کا معائنہ کیا گیا۔ نیچے والی سڑک کے سامنے بکثرت عمارتیں یونیورسٹی کے شعبہ جات کی بنی ہوئی ہیں۔ جہاں طلبا اپنی معلومات و تحقیقات میں اضافہ کرتے ہیں۔

۱۳ جولائی ۵۶ء
خطیب صاحب کی طرف سے دعوت

حضرت مولانا محمد صالح صاحب خطیب جامع مسجد ماسکو نے اعلیٰ پیمانہ پر وفد کو دعوتِ طعام دی۔ آغاز سے قبل خطیب صاحب نے تقریر فرمائی ہم نے اس کا جواب دیا ہمارے بعد تازستان کے قاضی قازون علی صاحب نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے فرمایا میں اپنے صوبہ تازستان کے مسلمانوں کی جانب سے وفد کا خیر مقدم کرتا ہوں ہمارے لئے یہ امر انتہائی مسرت کا ہے کہ پاکستانی علماء کے وفد سے ہمیں شرف نیاز حاصل ہوا ہماری خواہش تو یہ تھی کہ وفد ہمارے یہاں بھی جا کر ہمارے مسلمانوں سے ملتا۔ خدا وہ وقت لائے کہ وفد آئندہ ہمارے یہاں تشریف لائے آپ کے بعد نائب مفتی تازکستان نے تقریر فرمائی ان تقریروں میں پاکستانی اور روسی مسلمانوں کے درمیان روابط باہمی پر زور دیا گیا۔

قائد وفد نے آخر میں پھر ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان دنیا کے مسلمانوں سے اپنے تعلقات مستحکم کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے وہ روس کے مسلمانوں سے بھی اپنے تعلقات مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ سیاسی نظریات میں اختلافات ہونے کے باوجود اسلامی رشتہ نہیں ٹوٹ سکتا۔

Marfat.com

آج کی تقریروں میں کئی جگہ امن کا تذکرہ کیا گیا پاکستان کی تاریخ سے باخبر افراد اچھی طرح یہ بات جانتے ہیں کہ پاکستان بغیر لڑائی اور فساد کے بنا پاکستان الحمدللہ اسلام کا حامل ہے۔ قرآن کریم اور اسلام سے بہتر امن کا اور کوئی حقیقی داعی نہیں ہو سکتا پاکستان نہ کسی ملک کی تباہی چاہتا ہے نہ وہ کسی پر دست ظلم دراز کرنے کی فکر میں ہے اس کا یہ قطعی خیال ہے کہ ہر آزاد قوم کی آزادی باقی رہے آجکل بڑی قومیں چھوٹی قوموں کو ختم کرنے کے درپے ہیں پاکستان اس پالیسی کو کسی وقت بھی صحیح نہیں سمجھتا۔ ہر آزاد قوم کی آزادی باقی رہے اور وہ دوسروں کی آزادی کے باقی رکھنے کی کوشش کرے۔

میں ماسکو کے حضرت خطیب صاحب کی ضیافت و مہمانداری کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے دو گونہ مسرت اس کی ہے کہ اس جلسے میں تاتاری احباب واخوان بھی ہمارے ساتھ ہیں اور ہم اُن کے خیالات سے بھی مستفید ہوئے خدا انہیں دولتِ اسلام سے مالا مال رکھے اور مسلمان تاتار بھی اپنی قدیم مذہبی روایات کو باقی رکھیں یہ نمایندگان ہماری طرف سے برادران تاتار کو سلام محبت پہنچا دیں افسوس کہ ہمارے پاس اب وقت نہیں رہا ورنہ ہم ان کے یہاں بھی حاضر ہوتے

لینن فارم کا معائنہ
۱۴ جولائی ۱۹۵۷ء

یہ فارم ۲۱ جنوری ۱۹۳۰ء کو لینن کی یاد میں قائم ہوا اس فارم میں ۲۰۲ خاندان رہتے ہیں جن میں ۲۰۴۰ عورتیں اور باقی ۱۶۰۰ مرد ہیں۔ اس فارم کو منجانب حکومت ۷۰۰ ہیکٹر زمین دی گئی ہے۔ اس زمین پر حسب ذیل اشیاء تیار ہوتی ہیں۔

آلو	۱۲۰ ہیکٹر
سبزیاں	۱۰۰ ہیکٹر
پھل اور باغ	۱۲۵ ہیکٹر

Marfat.com

مویشیوں کے لئے گھاس	۱۲۵	ہیکٹر
گھاس سال بھر کے لئے	۱۰۰	ہیکٹر
مکئی	۵۰	ہیکٹر
راستے باغات عمارتوں کے لئے	۸۰	"
گائیں	۲۰۰	
سور	۴۰۰	
مرغیاں	۳۰۰۰	
گھوڑے	۸۰	
ٹرک	۱۵	

ٹریکٹرس علیحدہ ہیں جو مرکز دیتا ہے یہ سامان مرکزی حکومت بر بنائے معاہدہ دیتی ہے بمعینہ پروگرام پر اگر سب کام ہو جائیں تو کاشتکاروں کو ایک من آلو دیا جاتا ہے اس فارم میں ایک کلب . ایک سنیما ہے کھیل کے بعد یہاں ناچ گانے بھی ہوتے ہیں ایک لائبریری بھی ہے جس میں دس ہزار کتابیں ہیں جن میں زیادہ تر کتابیں زراعت سے متعلق ہیں . فارم میں ہر کام کرنے والے کو اخبار اور مختلف قسم کا لٹریچر دیا جاتا ہے۔

ہر ایک شخص کو کام اس کی صلاحیت پر دیا جاتا ہے کاموں کی تقسیم فارم کا منیجر کرتا ہے. اس فارم میں ہر رہنے والے کو حق حاصل ہے کہ وہ حسب ذیل چیزوں کو استعمال کر سکتا ہے ایک مکان جس میں ۳، ۴ افراد رہ سکتے ہیں. ہر ایک مکان میں ۴، ۵ کمرے ہوتے ہیں ہر ایک گھر کے سامنے ۳ ہزار مربع گز زمین باغ کے لئے دیجاتی ہے۔

ایک گائے دودھ دینے والی اور دو گاؤں کے بچے جبتک دودھ دینے کے قابل نہ ہو جائیں یہ تمام اشیاء کاشتکار کی ملکیت ہوتی ہیں

ہر ایک کام کرنے والے کاشتکار کو ۱۰ بھیڑیں دیجاتی اور شہد کی مکھیوں کے

Marfat.com

بکس دیئے جاتے ہیں ایک اسکول فارم کے ساتھ ہے جہاں کاشتکاروں کے بچے پڑھتے ہیں۔ اس فارم میں ۵ ڈاکٹر بھی کام کرتے ہیں اس کارخانے میں عام طور پر سب عیسائی مذہب رکھنے والے ہیں جو ہر اتوار کو چرچ جاتے ہیں۔ چرچ میں جانے والوں کی تعداد صرف بوڑھے لوگوں کی ہی ہے نوجوان بہت کم جاتے ہیں۔

فارم سنٹر کے لئے بھی غلہ رکھتا ہے۔ ہر ایک کاشتکار کو اس کی محنت کے عوض روپیہ اور اشیاء دیجاتی ہیں۔ باقی اشیاء حکومت کی تحویل میں چلی جاتی ہیں۔ تقریباً تہائی حصہ حکومت کو مل جاتا ہے۔ باقی پیداوار حکومت روپیہ دیکر خریدتی ہے۔ مثلاً اگر ایک سال میں آمدنی تین ملین ہو تو اس میں سے ۸ فیصد حکومت کو کرایہ دیا جاتا ہے اور ۸ فیصد کے حساب سے مویشی۔ مکانات، سامان کی حفاظت کے سلسلے میں ٹیکس لیا جاتا ہے۔

ماسکو عجائب خانہ

۱۵ جولائی کو ارکان وفد ماسکو کا عجائب خانہ دیکھنے گئے یہ عجائب خانہ اٹھارویں صدی میں تعمیر کیا گیا۔

اس عجائب خانہ میں روسی بادشاہوں کے عجائبات ہیں سولہویں اور سترہویں صدی کی اعلیٰ قسم کی گھڑیاں شاہانہ لباس اور بیش قیمت تلواریں۔ نیزے، خنجر وغیرہ اس عجائب خانے میں موجود ہیں۔ حقیقتاً یہ عجائب خانہ زار روس اور دیگر شاہان روس کے چرچوں کے قدیم ترین اشیاء و سامان کا نادر مجموعہ ہے۔ چونکہ انقلاب کے بعد چرچ بند کر دیئے گئے اس لیئے اُن کا سارا سامان عجائب خانہ میں لاکر اچھی ترتیب کے ساتھ محفوظ کر دیا گیا۔

اعلیٰ قسم کے سارے جواہرات شیشے کی الماریوں میں علیحدہ علیحدہ رکھ دیئے گئے ہیں جن کو شاہانِ روس استعمال کیا کرتے تھے۔ ۳ گھنٹے تک اس عجائب خانہ کو دیکھ کر واپس ہوئے۔

Marfat.com

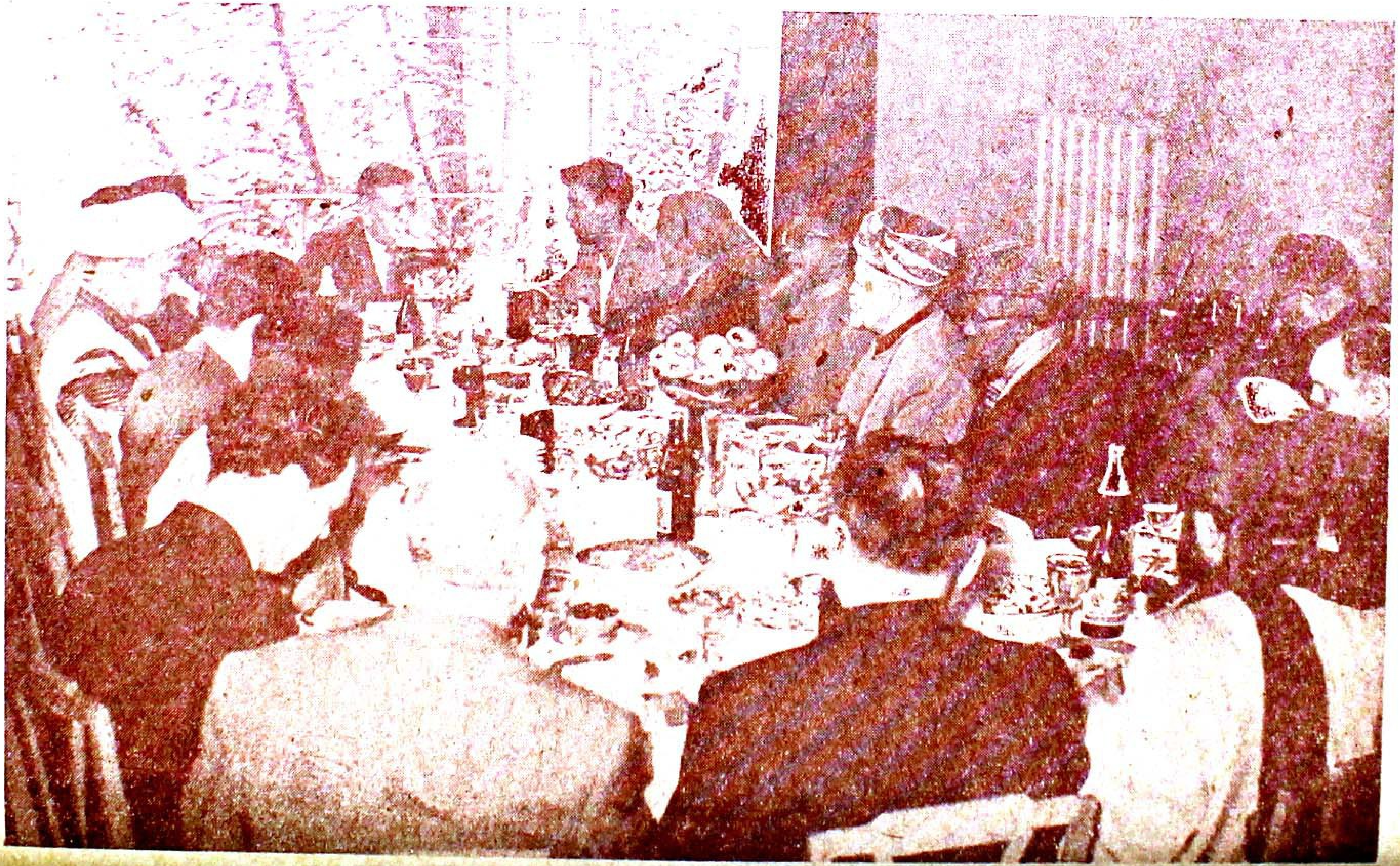

... دینیات کے ... وفد کے اعزاز میں دعوت

Marfat.com

Marfat.com

دعوت منجانب وزیر ادارہ دینیہ | عجائب خانہ دیکھنے کے بعد ارکان وفد ادارہ دینیہ کی طرف سے وفد کے اعزاز میں دی ہوئی دعوت میں شریک ہوئے اس دعوت میں وزارت دینیہ کے اکثر و بیشتر عمال۔ علماء۔ پاکستان کے سفیر پریس رپورٹرس موجود تھے۔ حضرت مولانا مفتی اعظم مولانا محمد شاکر صاحب نے اپنی تقریر سے آغاز فرمایا جس میں ادارہ دینیہ کی وزارت کی طرف سے گرانقدر خدمات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ متعدد تقریروں میں ظاہر کیا گیا کہ حکومت روس امن کی خواہاں ہے۔ ان تقریروں کے بعد قائد وفد نے اُن سب کا جواب دیتے ہوئے وزیر ادارہ دینیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ہمارے دل آپ حضرات کی شاندار مہمان نوازیوں محبت کے جذبات سے متاثر ہیں۔ ہم آپ کے دارالخلافہ میں ان دنوں مقیم ہیں جو اپنی شہرت وسعت کے لحاظ سے ایک بہترین شہر ہے آپ کا ملک اپنی ترقیات و مصنوعات کے لحاظ سے دنیا کی سلطنتوں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے ہمیں خوشی ہے کہ آپ کے قلوب میں پاکستان کی محبت موجود ہے اور آپ پاکستان کی دوستی کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔

وفد کے ارکان آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ان کے قلوب بھی آپ کے یہاں کی ترقیات سے بیحد متاثر ہیں اور وہ بھی روابط باہمی کے موید ہیں۔ مقام مسرت ہے کہ آج کی دعوت میں جناب مسٹر اختر حسین سفیر پاکستان بھی تشریف رکھتے ہیں جو پورے تدبر کے ساتھ پاکستان اور روس کے تعلقات باہمی روابط کے قیام میں ساعی ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ یہ روابط زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں۔ آخر میں جام صحت تجویز ہوا۔

روانگی برائے لینن گراڈ:۔ اب تک ہر جگہ کا سفر ہوائی جہازوں سے ہوا۔

Marfat.com

طبیعت گھبرا گئی تھی اس لیئے طے پایا کہ لینن گراڈ کا سفر ٹرین سے کیا جائے اس لیئے ۱۶ جولائی ۵۷ء کو ماسکو ریلوے اسٹیشن آگئے یہاں کی ریلوے گاڑیاں اندر سے خوبصورت ہیں باہر کا رنگ کچھ زیادہ بہتر نہیں۔ اندر فرسٹ کلاس کے ڈبوں میں ضرورت کا سب سامان قرینے سے جما ہوا ہے۔ ریڈیو سٹ بھی لگے ہیں۔

حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب ہمارے ساتھ لینن گراڈ تشریف لانے والے تھے مگر ماسکو ٹھہر گئے۔ کیونکہ آج شہنشاہِ افغانستان ماسکو پہنچ رہے ہیں۔ لیکن قاضی صاحب ہمیں ۱۷ کی شام کو لینن گراڈ میں طیارے سے پہنچکر مل جائیں گے۔ ہمارے ہمراہ مفتی اعظم ماسکو لینن گراڈ جا رہے ہیں۔ دن میں کافی کام تھا اس لیئے نماز عشاء پڑھتے ہی اپنے اپنے ڈبوں میں سب نے آرام شروع کر دیا۔ ٹرین کافی تیز رفتاری سے چلی جا رہی ہے۔ کھانسی کی شدت کے باعث رات کو نیند بہت کم آئی۔

لینن گراڈ پر یہ میل ٹرین ۹ بجکر ۵ منٹ پر پہنچی اسٹیشن بیحد خوبصورت بنایا گیا ہے۔ ہمارے ساتھ ۱۵ افراد شامل ہیں اسٹیشن پر حضرت الحاج مولانا عبدالباری صاحب خطیب جامع مسجد اور دیگر علمائے ہمارا استقبال کیا۔ شہر خوبصورت ہے شہر کی کل آبادی ۳۰ لاکھ ہے جس میں ۳۰ ہزار مسلمان ہیں اسٹیشن سے ہوٹل لائے گئے۔ منہ ہاتھ دھو کر ناشتہ کیا ناشتے کے بعد خاص خاص باغات کے معائنہ کے لئے نکل گئے۔

لینن گراڈ کا باغ :- اٹھارویں صدی کے شروع میں شہر پیٹربرگ کے آس پاس روسی بادشاہوں کے محل اور باغات بنانا شروع کئے گئے ہیں ۱۷۰۳ء میں پیٹر اول نے اس شہر کی بنیاد رکھی۔ تعمیری کام اٹھارہویں صدی میں شروع کیا گیا سب سے پہلے باغ بنایا گیا یہ باغ بحر بالٹک کے کنارے واقع ہے۔ اور اس میں بحر منجمد بھی بہہ رہا ہے۔ جہاں جگہ جگہ سونے کے بت لگے ہوئے ہیں۔ اس باغ میں دوسری عالمگیر لڑائی سے

Marfat.com

لننگراڈ کے ریلوے اسٹیشن پر مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کے وفد کا استقبال

Marfat.com

Marfat.com

پہلے ۸۰ فوارے قائم تھے ہٹلر کے سپاہیوں اور فوج نے سامنے کے بحری راستے سے اپنی فوجیں اُتاریں اور شہر پر زبردست حملہ کیا ۲ سال تک ہٹلر کے سپاہیوں نے قبضہ رکھا اُس زمانہ میں اس باغ کے سارے جواہرات نکال لیے گئے تھے۔ از سر نو انھیں ٹھیک کیا جا رہا ہے۔ ۱۲۹ فوارے اس وقت لگے ہوئے ہیں ان فواروں کا نام ثانی ٹن ہے۔ شہر روم میں بھی اس قسم کے فوارے موجود ہیں۔

یہ باغ اپنی صنعت کے لحاظ سے محیر العقول یادگار ہے۔ ہر فوارے میں سے پانی نکلتا ہے سڑک سے اُترتے ہی نیچے کی سطح میں چھوٹی چھوٹی نہریں بنا دیگئی ہیں۔ ہر طرف سونے کے بُت لگے ہوئے ہیں۔ صحن میں جگہ جگہ فوارے چل رہے ہیں۔

پیٹر اول جہاں اپنے خاص خاص احباب اور مہمانوں کو لے کر بیٹھتا تھا وہاں مصنوعی درخت لگے ہوئے ہیں۔ ہر درخت میں پانی کا کنکشن قائم ہے جب مہمان بیٹھ جاتے زمین اور درختوں سے پانی اُبلنے لگتا ہے۔ یہیں پر پیٹر اول کا بُت لگا ہوا ہے اس سے آگے پیٹر کی آرام گاہ ہے جہاں صدہا فوارے بہہ رہے ہیں۔ باغ میں صناعوں نے اپنا تمام کاریگریاں ختم کر دی ہیں اس مجازی حسن میں فنا کا سامان موجود ہے نہ وہ پیٹر اول باقی رہا نہ دوسرے پیٹروں کا نشان باقی ہے۔ بحر بالٹک کے کنارے پیٹر اول کا مکان بنا ہوا ہے۔ یہیں پیٹر اول یعنی پہلا زار) بیٹھکر دل بہلایا کرتا تھا۔ محل اور باغ کا رقبہ ۱۰۲ ہیکٹر ہے۔ ۲۷۰ فوارے محل کے نیچے بہتے ہیں۔ شرقی و غربی دونوں حصوں میں فوارے لگے ہوئے ہیں جن کا پانی سمندر میں جا کر گرتا ہے۔ چھٹی کے دن لینن گراڈ سے ۱۰ ہزار اشخاص اس باغ کی سیر کو چھوٹے جہاز میں چل کر آتے ہیں۔

۱۲۱۴ء میں موسم سرما کے محل کی تعمیر ہوئی۔ زار اول کے زمانہ میں یہ محل چھوٹا تھا۔ بعد میں اسے بڑھایا گیا۔ اب حکومت روسیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس محل کو از سر نو بنایا گیا۔ اس محل و باغ کے دیکھنے میں کافی وقت صرف ہو گیا۔ سب تھک گئے تھے اس لئے واپسی

Marfat.com

ہوئی شام کے وقت شہر کا حصّہ دیکھا۔ یہ شہر کافی سے زیادہ خوبصورت ہے سمندر
چھوٹی چھوٹی نہریں شہر کے ہر حصّے میں نکالی گئی ہیں۔ شہر کے خاص خاص
دیکھ کر لینن گراڈ کا اسٹیڈیم دیکھنے گئے۔

لینن گراڈ کا اسٹیڈیم

یہ اسٹیڈیم تعمیری نقطۂ نظر سے بہتر
صناعیوں کا نمونہ ہے۔ زمین سے ایک
فٹ بلندی پر سے بنایا گیا ہے۔ جہاں سے سمندر اور شہر لینن گراڈ کا تمام حصہ
ہے یہ اسٹیڈیم کافی بڑا ہے جس میں ایک لاکھ دس ہزار اشخاص کھیل دیکھ سکتے ہیں
یہاں نماز عصر پڑھی۔ واپسی میں سمندر کے اُس حصّے پر آئے جہاں انیسویں صدی
روسی جہاز اور دیکھا۔ آج تقریباً ۳۰ میل کا سفر جہاز سے کیا گیا اس وقت کئی
مرد و عورت سمندر کے کنارے برہنہ ہو کر نہا رہے ہیں اور اپنی بے حیائی کا نمونہ
کر رہے ہیں۔ واپسی پر مغرب پڑھ کر کھانا کھایا۔ کافی تھک گئے تھے اس لئے آرام

ڈبل روٹی کے کارخانہ کا معائنہ

آج ۱۸ جولائی ۵۷ء کو لینن گراڈ کی
روٹی کے کارخانہ کا معائنہ کیا۔ یہ فیکٹری
بڑی ہے۔ رات کو سات گھنٹے اس کے اندر کام ہوتا ہے اور دن میں ۸ گھنٹے
مزدور تمام شفٹوں میں کام کرتے ہیں۔ ایک مزدور کو کم از کم ۵۰۰ روبل تنخواہ
ہے مزدوروں کو فیکٹری میں ہر قسم کی سہولتیں دی جاتی ہیں تعلیم و علاج مفت
تعطیل کے زمانہ میں مزدوروں کی ضروریات فیکٹری کی طرف سے پوری کی جاتی ہیں
کافی دیر تک معائنہ کیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر دریائے نیوا پر آئے۔ جہاز میں
ہو کر سمندر دیکھا۔ آج تقریباً سمندر کے معائنہ میں نصف دن پورا گذر گیا۔
میں ہوٹل آ کر کھانا کھایا۔ ظہر پڑھ کر قدرے آرام کیا۔

لینن گراڈ کی تاریخی مسجد میں نماز جمعہ

آج ۱۹ جولائی کو ناشتہ کے بعد

Marfat.com

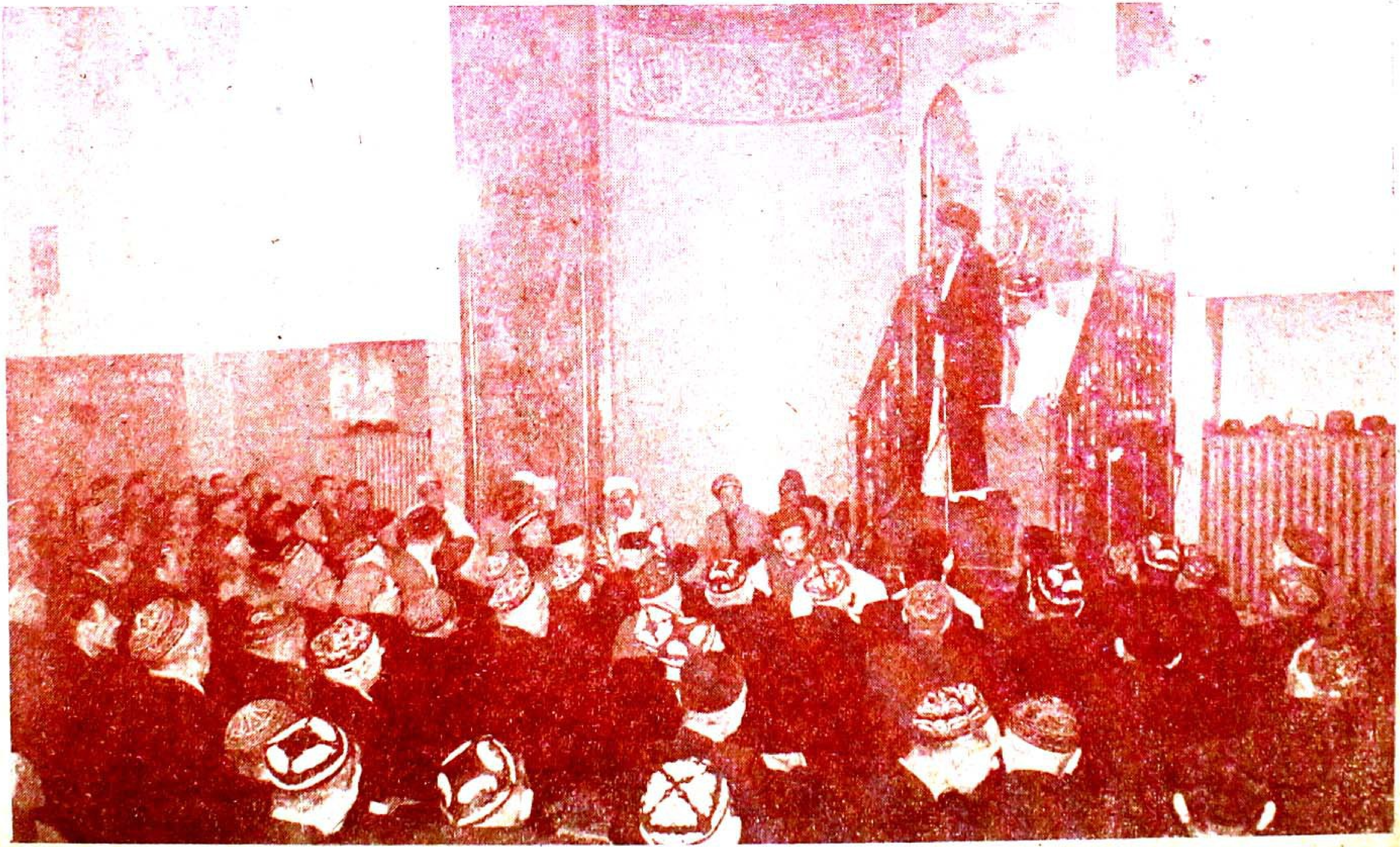

حضرت علامہ بدایونی لینن گراڈ کی تاریخی جامع مسجد میں خطبۂ جمعہ دے رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

لینن گراڈ کی تاریخی جامع مسجد میں "خطیب" صاحب کی تقریر کا
جواب دے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

یہاں کا عظیم الشان پریس دیکھا پریس اپنی کارکردگی اور مشینوں کے لحاظ سے بہترین پریس
کافی حصے میں پریس کے مختلف شعبہ جات ہیں۔ ۱۲ بجے تک اس کا معائنہ کرکے سیدھے
مسجد آئے یہ جامع مسجد روس کی مسجدوں میں سب سے زیادہ بڑی اور حسین و جمیل مسجد ہے
بخارا کی تحریک پر اسٹالن کے زمانہ میں بنائی گئی تھی مسجد کا طرز تعمیر ملتان کی قدیم عمارتوں
جامع مسجد شمسی بدایوں سے ملتا جلتا ہے ہزارہا مسلمانوں کے نماز کی گنجائش ہے۔ بڑی عالی
عمارت ہے اوپر کے حصے میں عورتوں کے لئے شہ نشین بنی ہوئی ہیں جنمیں پردے
لئے خوبصورت جالیاں ہیں ان میں عورتیں آکر نماز پڑھتی ہیں۔ جامع مسجد میں عورتوں
کا کافی انتظام اور پورا پورا اسلامی جوش موجود تھا الحاج مولانا عبد الباری ایک
خطیب ہیں جو یہاں بہت اچھا کام کرتے ہیں کافی سمجھدار ہوشیار ہیں۔ زبان
میں اچھی طرح باتیں کر لیتے ہیں جب مجمع کئی ہزار کی تعداد میں جمع ہو گیا تو مولانا عبد الباری
نے وفد کا اچھے الفاظ میں تعارف کرایا ان کی تقریر کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد شاکر
صاحب مفتی اسکوٹے روابط دین کے قیام پر مفصل تقریر فرمائی۔ ہم سے تقریر کی خواہش
کی مجمع اچھے قسم کا تھا تقریر کا عنوان مجمع کی مناسبت سے بہتر ہو گیا نبی جان صاحب نے
تقریر کا بہت اچھا ترجمہ کیا۔ ہماری طرف سے خطیب صاحب کی خدمت میں قرآن کریم
و دوسرے ہدایا پیش کئے گئے۔ حاضرین کافی متاثر ہوئے۔ خطیب صاحب نے نماز جمعہ
کی آخر میں مولانا شاہ نورانی میاں صاحب نے تلاوت کلام پاک فرمائی۔

خطیب صاحب کے یہاں عظیم الشان دعوت

۴ بجے شام کو خطیب صاحب کے کمرے میں ایک شاندار دعوت وفد کے اعزاز میں
دی جس میں کافی حضرات نے شرکت فرمائی۔

وفد کو ایک سپاسنامہ بزبان عربی دیا گیا قائد وفد نے تحریک اتحاد ملی۔ روابط دینی
... کے عنوان پر تقریر کی۔ قائد وفد کی تقریر بالکیات سے لبریز تھی۔ مجمع نے ترجمہ کے

بعد بے خود ہو رہا تھا۔ قائد وفد نے تمامی علمائے کرام و شرکائے جلسہ کے ہاتھوں میں اپنا عمامہ دیکر پاکستان دوستی اور دین و ایمان پر قائم رہنے کی بیعت لی۔ خطیب صاحب نے مختلف ہدایا ارکانِ وفد کی خدمت میں پیش فرمائے ۱/۲-۹ بجے شام کو ہوٹل واپس ہوئے۔ نماز مغرب ہوٹل میں پڑھکر سیدھے اسٹیشن آگئے۔ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب جمعہ کی صبح کو ہی تشریف لے آئے۔

ماسکو کو واپسی:۔ اسٹیشن پر کافی اجتماع نے وفد کو الوداع کہا۔ شب کو لینن گراڈ سے ۹ بجے روانہ ہو کر ہفتہ ۲۰ رجولائی کی صبح کو ماسکو پہنچ گئے۔ غسل وغیرہ کیا۔ معلوم ہوا کہ آج ماسکو پریس دیکھنا ہے۔ گاڑیاں آگئیں۔ ماسکو پریس دیکھنے چلے گئے۔ یہ پریس طباعت کا پورا محلہ معلوم ہوتا ہے۔ پریس کی ایک طویل عمارت ہے۔ صدہا درجات ہیں اعلیٰ اقسام کی مشینیں کام کر رہی ہیں۔ کاغذ کاٹنا۔ طباعت کرنا۔ جلد سازی کرنا وغیرہ کے بیسیوں شعبے کھلے ہوئے ہیں۔ پریس میں عورتیں اور مرد دونوں کام کرتے ہیں۔ بعض بعض دفاتر میں عورتوں کی اکثریت ہے یہ پریس کئی لاکھ کتابیں ہر سال طبع کرتا ہے۔

حضرت مفتی اعظم ماسکو کی طرف سے دعوت

آج ۲۰ رجولائی کو حضرت مفتی اعظم کی جانب سے ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں ارکان وفد کے ساتھ حضرت مولانا اسمٰعیل ابن علی شستری امام و خطیب قزنگ سیبریا۔ تاتارستان جمہوریہ

(۲) اور مولانا قاضی محمد غضبانی نائب مفتی ادارۂ دینیہ و خطیب مسجد۔

(۳) حضرت مولانا مفتی محمد شاکر خیال الدین مفتی تاتارستان و مفتی ماسکو۔

(۴) مولانا محمد قمر الدین صالحین خطیب مسجد ماسکو۔

(۵) مولانا مفتی قاضی محمد قربانو مفتی داغستان۔

Marfat.com

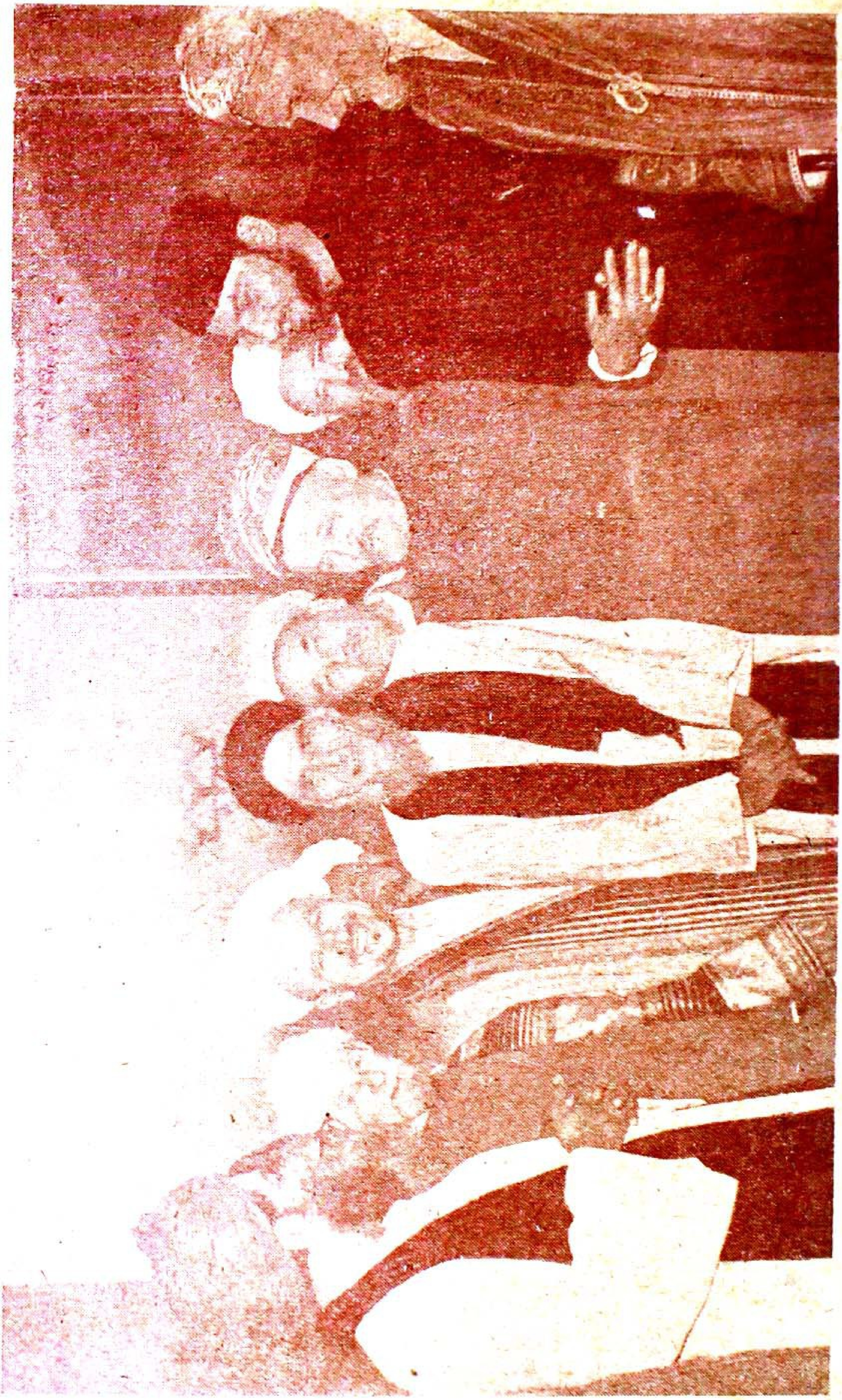

Marfat.com

Marfat.com

(۶) شیخ الاسلام شیخ محمد کلیم زادہ۔

اس دعوت میں کافی دیر تک مختلف مسائل پر مذاکرات ہوتے رہے۔ کئی گھنٹے دعوت کا سلسلہ جاری رہا۔

ماسکو ایگزیبیشن
۲۱ جولائی ۵۷ء

پچھلے ہفتہ ہماری طبیعت کافی خراب تھی۔ ڈاکٹر کی ممانعت کی وجہ سے ہم ارکان وفد کے ساتھ نمائش دیکھنے نہ جا سکے یہ نمائش گاہ دنیا کی بہترین نمائش گاہوں میں ہے۔ مملکت روسیہ ۱۶ ریاستوں پر مشتمل ہے ہر ریاست کے نام پر جدا جدا عمارتیں بنائی گئی ہیں۔ ہر بلڈنگ میں اُس ریاست کے اندر جو اشیا پیدا ہوتی ہیں اُن سب کے نمونے علیحدہ علیحدہ دکھائے گئے ہیں۔ یہ عمارتیں عرصہ سے بنائی جا رہی تھیں گذشتہ چار سال پہلے تکمیل پذیر ہو سکیں۔ آخری حصے میں ہوائی جہاز سے لے کر مشین وغیرہ کے تمام اشیاء، موٹر سائیکلیں ٹرک اور دوسری تمام مصنوعات یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ ہمارے پاس وقت تھوڑا تھا پھر بھی ۶ گھنٹے صرف کئے اور صرف ۳-۴ حصے دیکھ سکے۔ ورنہ کم از کم تین دن میں ۱۶ صوبجات کے کمروں کا تفصیلی معائنہ ہو سکتا تھا۔

روسی جمہوریتیں

روس میں حسب ذیل جمہوریتیں ہیں۔

(۱) جمہوریہ رتیفرز

(۲) اوکرائن	(۸) آذربائیجان
(۳) روسیہ ابیض	(۹) ارمینیا
(۴) اسٹونیا	(۱۰) قازستان
(۵) لیتوا	(۱۱) ازبکستان
(۶) لتویا	(۱۲) ترقستان
(۷) گرجستان	(۱۳) تاژکستان

Marfat.com

(۱۴) ترکمنستان

(۱۵) تاجکستان

(۱۶) جمہوریہ مختاریہ

حضرت مفتی کبیر مولانا محمد شاکر صاحب کی طرف سے جلسہ اور ہدایا

شب کو بعد نماز عشا حضرت مفتی کبیر مولانا شاکر صاحب نے اپنے کمرے میں ایک مختصر جلسہ ترتیب دیا جہاں قائد وفد اور دیگر ارکان کو ہدایا پیش کئے گئے۔ ہدایا میں کلام پاک۔ فوٹو کیمرہ وغیرہ تھے اس جلسے میں ہم نے ابتداءً مفتی صاحب اور خطیب صاحب کی مہمان نوازیوں کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کی کہ ہمارے اور آپ کے روابط قائم رہیں۔ ہم نے مفتی صاحب سے عرض کیا کہ تاشقند، سمرقند، استالن آباد میں مسلمانوں کو مساجد و عبادت میں جو آزادی ہے ماسکو، لینن گراڈ میں وہ نہیں ہے عام طور پر پورے روس میں روسی نظریات کام کر رہے ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ روس کا تمام پریس حکومت کے ہاتھ میں ہے عوام کا اپنا کوئی ایسا ادارہ نہیں جہاں وہ آزادی کے ساتھ مسائل پر بحث کر سکیں حکومت نے تمام شعبہ جات حیات کو اپنے تسلط میں کر رکھا ہے۔ مارکس و لینن کے نظریات پر عمل ہو رہا ہے مذہب کا نصاب تعلیم میں کوئی مقام نہیں ان سارے حالات میں مسلمانوں کی زندگی اور ان کا مستقبل صرف اس صورت میں درست ہو سکتا ہے کہ وہ عبادات کی طرف خیال کریں اور آپ حضرات سب مل کر مسجدوں میں دینی تعلیم کا اجراء کریں۔ جیسا کہ ہم نے تاشقند وغیرہ میں بخوشی منظور کرائی آپ حضرات بھی ماسکو اور دوسرے علاقہ جات میں مساجد کے اندر شبینہ مدارس کھولیں جہاں مسلمانوں کو دینی تعلیم دی جائے ماسکو کے وزراء سے ہماری ملاقاتیں نہ ہو سکیں ورنہ ہم خود اس تحریک کو شروع کرتے اب آپ حضرات مناسب کوششیں کر کے ماسکو اور دوسرے علاقہ جات کی مساجد میں دینی تعلیم

کا انتظام کریں ہم آپ کے ملک سے اب رخصت ہو رہے ہیں آپ سب کی محبت کا نقش اپنے دل پر لے کر جا رہے ہیں۔

جمعت ماسکو سے مرا

آج روس کے علاقہ جات میں ہمارے وفد کا ۲۳ دن کا پروگرام ختم ہوگیا۔ اب ہم لوگوں کو ۲۳ جولائی کی صبح ۹ بجے تک ہوٹل سے مطار روانہ ہونا ہے شب میں تمام سامان ٹھیک کرا دیا گیا تاکہ نماز فجر کے بعد سارا سامان ٹرک میں مطار چلا جائے۔ سامان کی درستی کے بعد حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب سے رخصتی ملاقات میں بعض تعمیری امور پر باتیں ہوئیں ہم نے ان سے بھی عرض کر دیا کہ آپ کے علاقے کے مسلمانوں کی مذہبی حالت بلاشبہ بہت اچھی ہے اور وہاں مناسک عبادات میں کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں لیکن روس کے یورپین علاقہ کے مسلمان بے حس و حرکت ہیں اور ادارۂ دینیہ کی تنظیم انتہائی سست ہے۔ ضرورت ہے کہ ماسکو اور دوسرے علاقہ جات میں بھی مساجد کے اندر دینی درسگاہیں کھولی جائیں تاکہ مسلمان قرآن کریم اور مذہبی تعلیمات سے باخبر ہو سکیں۔

ہمیں اس کا بھی کافی اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ کے ملک میں زندگی کے تمام شعبے حکومت نے اپنے اثر میں لے رکھے ہیں۔ اخبارات و رسائل کا شعبہ دراصل عوام کا حق ہے اور دنیائے جمہوریت میں عوام اس کے ذریعہ اپنے خیالات آزادی کے ساتھ پیش کیا کرتے ہیں کوئی ایک اخبار مسلمانوں کا اپنا ہونا چاہیے خواہ وہ تبلیغی اور مذہبی قسم ہی کا کیوں نہ ہو اگر آپ تاشقند سے ایک تبلیغی و مذہبی قسم کے اخبار نکالنے کا انتظام کریں اور حکومت سے منظوری حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑی خدمت ہوگی۔

میں جیسا کہ تاشقند میں کہہ چکا ہوں قرآن کریم تاشقند سے طبع کیا گیا اور یہ بڑا اچھا کام ہوا لیکن ضرورت ہے کہ ازبکی زبان میں قرآن کریم کی تفسیر و ترجمہ کا کام

Marfat.com

ہونا چاہیئے۔

محترم قاضی صاحب کافی سمجھدار اور باخبر عالم ہیں حکومت اور عوام پر انکے اثرات اچھے ہیں ہمیں امید ہے کہ وہ طاشقند میں ہمارے جانے کے بعد سب سے پہلے مساجد میں شبینہ مدارس کی تحریک شروع کریں گے۔

دورۂ روس پر ہمارا آخری نوٹ

ہم نے طاشقند وسمرقند، استالن آباد، ماسکو، لینن گراڈ میں اپنی آنکھوں سے جو حالات دیکھے وہ بلا کم وکاست درج کر دیئے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ روسی علاقہ جات میں نظریاتی اعتبار سے کمیونزم جاری ہے اور کمیونزم ہی کی اساس و بنیاد پر یہ ملک چل رہا ہے لیکن روسی مدبرین اب اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ مذہب سے شبانہ روز جنگ کرنا مذہب کو کچلنا کسی طرح مناسب نہیں ہے چنانچہ گزشتہ ۱۰ سال سے انہوں نے تشدد کی پالیسی ترک کر دی ہے اور نماز و عبادات میں مداخلت نہیں کیجاتی۔ ہو سکتا ہے کہ طاشقند و سمرقند استالن آباد، ماسکو لینن گراڈ کے علاوہ دوسرے مقامات پر کہیں کہیں وہ نرمیاں جو طاشقند وغیرہ میں ہیں موجود نہ ہوں مگر جہاں تک ہم نے تاتار وغیرہ کے افراد سے معلومات کیں تو پتہ چلا کہ ان کے یہاں کی مساجد کے اندر عبادات دوا کا نماز وغیرہ کی ادائیگی میں حکومت کوئی مداخلت نہیں کرتی۔

اب رہی یہ بحث کہ ملک پر کمیونزم مسلط ہے یا نہیں تو ظاہر ہے کہ انقلاب روس کمیونزم اور اس کے عقائد اساس ہی پر کیا گیا۔ جس کے بہت سے عقائد و اصولوں سے ہمیں دینی طور پر اختلاف ہے۔ لیکن بعض وہ طریقے جو عوام کی خوشحالی و فلاح کے لئے اس ملک میں جاری ہیں ہم انکی تحسین کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اگر روس مذہب کی مخالفت ترک کر کے مذہب کو اپنے نظام حیات میں داخل کر لے

Marfat.com

نواس کے یہاں کی بہت سی چیزیں اسلام سے قریب ہوسکتی ہیں۔ روس کے مسلمان یہاں (نوادل) کے عمال و ذمہ دار افراد کے اخلاق اچھے ہیں۔

جس طرح طاشقند وسمرقند، استالن آباد میں مسلمان تمام کارخانوں ہسپتالوں فیکٹریوں وغیرہ میں بکثرت شامل ہیں اسی طرح ماسکو وغیرہ میں بھی مسلمانوں کو ایک اعلیٰ مقام ملنا چاہیئے۔

ہمیں علم ہے کہ روسی حکومت مسلمانوں کی دل دہی کر رہی ہے لیکن ماسکو وغیرہ میں مسلمانوں کو عام طور پر وہ رعایتیں جو طاشقند وغیرہ میں حاصل ہیں۔ نہیں ہم اُمید کرتے ہیں کہ مدبرین روس ہماری مخلصانہ تجویز پر جلد غور کریں گے۔ ہم نے اس پروپیگنڈہ کا کوئی وجود نہیں پایا کہ روس کی ساری مسجدیں مقفل ہیں طاشقند وغیرہ کے علاقہ جات میں ہم نے جو کچھ دیکھا اس کے بعد یہ کہنا قطعاً غلط ہے کہ تمام مسجدیں بند پڑی ہوئی ہیں۔ ہاں اتنا صحیح ہے کہ بعض بعض مساجد ماسکو میں ابھی بند ہیں۔ ہم نے ان کے کھولے جانے اور مسلمانوں کی تحویل میں دینے کی تحریک کی ہے۔ جن علاقہ جات میں ہم گئے وہاں کے مسلمانوں کے اندر الحمدللہ دین ومذہب کا مستحکم جذبہ موجود ہے اور وہ احکام ومعمولات اسلام پر قائم ہیں۔

مزارات اولیاء اللہ اچھی حالت میں ہیں البتہ حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے اوپر ایک اچھا گنبد ہونا چاہیئے جو چھوٹا سا بوسیدہ کمرہ ہے اس کی از سر نو مرمت ہونی چاہیئے۔

یہاں کے مسلمان دل سے چاہتے ہیں کہ پاکستان ترقی کرے ان کی اور پاکستانی مسلمانوں کی دوستی میں اضافہ ہو اس طرح عمال وذمہ دار حضرات پاکستان سے دوستی ومحبت بڑھانا چاہتے ہیں۔ ہم نے الحمدللہ شروع سے آخر تک پاکستان کی افادیت مقدم رکھی۔ ہر جگہ پاکستان کے اہم مسائل ذمہ دار حضرات کے ذہن میں

Marfat.com

اتار دیئے اور ماسکو کے سفارتخانہ پاکستان کے سفیر محترم کو اچھی طرح باخبر کردیا اب ہماری حقیر کوششوں سے فائدہ اٹھانا ماسکو کے سفارتخانے اور ہماری حکومت کے ارباب اقتدار کا ہے۔

ماسکو سے روانگی کا منظر

تمام ارکان وفد کا سامان شب ہی میں ٹھیک ہو چکا تھا آج ۲۳ر جولائی کی صبح کو سویرے سب لوگ ہوٹل سے روانہ ہو گئے اور ایرپورٹ جہاز کی روانگی سے ۱½ گھنٹے قبل پہنچ گئے کیونکہ ارکان وفد کے ٹکٹ مختلف راستوں سے بننے کا کام ۲۱ر جولائی کو مکمل نہ ہو سکا تھا۔ ایرپورٹ پر الوداع کہنے کے لئے کافی مجمع موجود تھا جناب مسٹر اختر حسین صاحب سفیر پاکستان بھی معہ اپنے عملہ کے موجود تھے۔

دیر تک دفتر میں ٹکٹوں کا کام ہوتا رہا۔ سامان ماسکو سے انگلینڈ تک بک کیا گیا اور انگلینڈ سے کراچی تک بک کئے جانے کی بابت طے پایا کہ انگلینڈ کا سفارتخانہ اس کی تکمیل کرادے گا۔

ایرپورٹ پر رخصتی تقریر

جہاز میں بیٹھنے سے قبل ریڈیو سے نشر کرنے کے لئے تقریریں کی گئیں پہلے حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب پھر خطیب صاحب نے الوداعی تقریریں فرمائیں ہم نے ان تقریروں کا جواب دیا آخر میں حضرت مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب نے درد محبت میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی۔

سب سے معانقوں کے بعد ارکان وفد جہاز میں آکر اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے باہر تمامی احباب رومال ہلاتے رہے۔ قاضی ضیاءالدین صاحب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ۱۱ بجے ہوائی جہاز نے پرواز کی اور پورے دو گھنٹے کے اندر روسی علاقے کے شہر ریگا پر اٹھ کر ۴۵ منٹ کے قریب ٹھہرا اس عرصہ میں ارکان وفد نے

Marfat.com

جہاز کے ہوٹل میں کھانے سے فراغت کی۔

کھانے کے بعد ہی ہمارا جہاز روانہ ہوا اور حکومت ڈنمارک کے ہوائی اڈے پر جس کا نام کوپن ہیگن ہے اترا۔ ایرپورٹ کا محل وقوع بہت زیادہ دلچسپ ہے ہوائی اڈے سے ملا ہوا بحر شمالی بہہ رہا ہے یہاں اتر کر نماز ظہر ادا کی یہاں روسی سفارتخانہ کے ایک نوجوان خیریت دریافت کرنے آئے۔

ماسکو والا جہاز یہیں تک آتا ہے یہاں سے برٹش یورپین ایرویز کے بڑے جہاز سے پرواز کرکے لندن ۷ بجے شام تک پہنچ جائیں گے۔ ماسکو سے ہمارے ساتھ جناب ظہیر الدین صاحب بھی چل رہے ہیں ان کا تبادلہ ماسکو سے برن سوئزرلینڈ میں کیا گیا ہے یہ بھی یہیں اتر پڑے انہیں دوسرا جہاز برن لیجائے گا۔ بڑی محبت کے نوجوان ہیں راستہ بھر کافی دلچسپ باتیں کرتے رہے۔

کوپن ہیگن سے جہاز نے پرواز کی اور ٹھیک ۷ بجے شام لندن پہنچ گیا۔

لندن

لندن ایرپورٹ ایک خوبصورت و حسین ایرپورٹ ہے جہاز سے اتر کر بس میں سوار ہو کر ایر روم پر لائے گئے زیادہ سے زیادہ ۱۰ منٹ میں سامان ہمیں دیدیا گیا جب باہر آئے تو جناب اکرام اللہ خان صاحب سفیر پاکستان کی طرف سے گاڑی آئی ہوئی موجود تھی سب سے پہلے سیٹوں اور سامان کا معلوم کیا تو پتہ چلا کہ تمام انتظامات دو ایک دن میں ہوں گے۔

جناب مسٹر عبدالکریم کی رائے کے مطابق طے پایا کہ بجائے کسی بڑے ہوٹل میں ٹھہرنے کے مدا چیشم پیلس میں قیام کیا جائے گورنمنٹ پاکستان نے یہاں کئی درجوں کا ایک ہوسٹل تعمیر کرایا ہے جس میں صرف دس روپیہ فی شخص کرایہ لیا جاتا ہے نیچے والے حصے میں مسلمانوں کے کھانے کا خصوصی اہتمام ہے مسٹر افتخار علی صاحب کے سوا بقیہ تمام ارکان اسی عمارت میں آکر ٹھہرے بڑے سکون کا علاقہ ہے پاکستان ہوسٹل کے

Marfat.com

کمرے صاف وشفاف ہیں ایک کمرے میں دو دو آدمیوں کے قیام کا انتظام ہے غسل خانے پاخانے بھی برابر ہی بنے ہوئے ہیں۔

جیلانی میاں نورانی میاں میرے ہمراہ ٹھہرے اور دوسرے کمروں میں دیگر افراد نے قیام کیا۔عزیزی ربانی میاں سلمہ فرزند حضرت علامہ مولانا شاہ عبدالعلیم صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ لندن ایرپورٹ پر آ کر مل گئے تھے وہ بھی ہماری واپسی تک ہمارے ہی ساتھ ٹھہرینگے سامان وغیرہ علیحدہ رکھنے میں نماز مغرب کا وقت آگیا۔ نماز مغرب ادا کی۔ رشید میاں سلمہ کو برن سوئیزرلینڈ ٹیلیفون کیا۔ یہاں کے فون اور محکمہ ڈاک کا بہترین انتظام ہے معمولی کال ملائی گئی جو ۵ منٹ کے اندر مل گئی۔ رشید میاں سے باتیں ہو گئیں اطمینان ہو گیا۔ یہاں ہوٹل میں ۸ بجے کھانا ختم ہو جاتا ہے ایک سلہٹی مسلمان کے ہوٹل میں جا کر کھانا کھایا ۔ کھانے میں گوشت نہیں منگایا گیا۔ ذبیحہ کا انتظام صرف پاکستان ہوٹل میں جناب ملک محمود صاحب نے کر رکھا ہے۔ بقیہ ہوٹلوں میں کوئی انتظام نہیں۔ ۱۱ بجے کے بعد ہوٹل سے واپس آکر نماز عشاء پڑھ کر آرام کیا آج سارا بدن چور چور ہو رہا ہے جلدی سو گئے۔

لندن کے مشاغل ۲۳ر جولائی کو ناشتہ پاکستانی ہوٹل کے حصے میں ہی کیا صبح سویرے سفارتخانہ روس کو فون کیا اسی وقت پہنچ گئے سفارتخانہ کے لوگوں سے سامان کے سلسلے میں باتیں کیں ان کے پاس ماسکو سے تار پہنچ چکا ہے انہوں نے ایکسس سامان کے انتظام کا وعدہ کیا ۔ آپ اطمینان رکھیں ہم سب کچھ مکمل کر دیں گے۔ اس کے باوجود سیٹوں کے تمام انتظامات جیلانی میاں اور ربانی میاں سلمہ نے دن بھر کی پریشانی وجانفشانی کے بعد کرنا چاہے مگر مکمل نہ ہو سکے۔

سفیر پاکستان سے ملاقات آج مسٹر اکرام اللہ خاں سفیر پاکستان سے سفارتخانہ پاکستان میں بہت تفصیلی ملاقات ہوئی دورے کے سارے حالات

Marfat.com

پر تبادلہ خیالات ہوا۔ دوسرے مسائل بھی زیر بحث آ گئے۔ دو گھنٹے کے قریب ملاقات کا سلسلہ جاری رہا ۶ بجے شام کو طیب حسین صاحب سے ملکر واپس ہوئے

ایک جرمن خاتون کا قبول اسلام

جناب ملک محمود صاحب ٹھیکہ دار پاکستان ہوسٹل سے معلوم ہوا کہ ایک جرمنی خاتون جو عرصہ سے اسلام کا مطالعہ کر رہی ہیں وہ ملنا چاہتی ہیں اسلام قبول کرنیکا ارادہ رکھتی ہیں وہ تشریف لے آئیں۔ ربانی میاں صاحب صدیقی ہمارے ترجمان بنے اسلام کے بنیادی عقائد کو ہم نے سمجھایا تمام مسائل کو سمجھکر اسلام قبول کیا اسی وقت جناب ملک محمود صاحب سے عقد بھی کر دیا گیا یہ خاتون جرمن سے انگلینڈ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آئی ہوئی ہیں۔

شہر لندن کی سیر

ائیرپورٹ سے شہر آتے ہوئے لندن کی جس قدر عمارتیں نظر آئیں سب سیاہ فام تھیں اچھی سے اچھی عمارتیں سیاہ ہونے کی وجہ سے خراب ہوگئی ہیں پھر بھی خاص خاص عمارتیں دیکھنے کے لئے موٹر میں نکلے سب سے پہلے قصر بکنگھم جا کر دیکھا جس کا اخبارات میں نمایاں تذکرہ پڑھتے رہتے تھے یہ سارے کا سارا قصر سیاہی کی وجہ سے قصر بے ہنگم بن گیا ہے۔ طبیعت سخت متنفر ہوئی قصر بکھنگم کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس دیکھا وہ بھی اوپر سے نیچے تک سیاہ تھا۔

یہاں کا مشہور پارک جہاں عمومی جلسے ہوتے ہیں جا کر دیکھا پارک کا میدان فحاشی بے حیائی، عریانی، زناکاری کا سب سے بڑا اڈہ ہے۔ جہاں بغیر کسی شرم وحیا کے کھلے بندوں زناکاری ہوتی ہے۔ ان مناظر کے سامنے آتے ہی فوراً ہم نے ربانی میاں صاحب سے کہا واپس چلئے۔ قیام گاہ لوٹ آئے نماز مغرب ادا کی۔

قیام لندن
۲۴ جولائی

آج بھی جیلانی میاں ربانی میاں صبح کے گئے ہوئے شام کو ۶ بجے چور چور ہو کر سیٹوں کے انتظامات مکمل کر کے واپس آئے معلوم

Marfat.com

ہوا کہ ہماری سیٹیں ۲۵ر جولائی کی شام کو تجویز ہوگئی ہیں۔

پریسیڈنٹ یوتھ لیگ سے ملاقات

آج شام کو مسٹر ایم اے علوی پریسیڈنٹ آنریبل سوسائٹی مسلم یوتھ لیگ ملنے تشریف لائے یہ صاحب بڑے دیندار صاحب اللحیہ نوجوان ہیں بیرسٹری کا کورس مکمل کرنے کراچی سے آئے ہیں۔ اس جماعت کا مقصد خلافت ربانی کا احیا ہے۔ کافی دیر تک مسائل پر تبادلہ خیالات رہا۔ مصر تھے کہ ہم ان کی سوسائٹی میں تقریر کریں مگر ہمارے پاس وقت نہ تھا ۲۵ کی شام کو ہمیں لندن سے سوئزرلینڈ کے لئے روانہ ہونا ہے۔

۲۵ر جولائی ۶۵۷ء آج صبح سب سے پہلا کام یہ کیا کہ رشید میاں سلمہ کو اپنی روانگی اور جنیوا پہنچنے کا وقت تحریر کر کے انہیں مطار پر بلایا کیونکہ ہمیں خیال تھا کہ اسی وقت یا چند گھنٹے کے بعد جہاز آگے جانے کے لئے مل جائے گا۔

تار کے بعد سیدھے کھانے کے کمرے میں آکر کھانا کھایا۔ وہاں جناب عبد اللطیف اور جناب تجنے صاحب سے تعارف ہوا۔ دونوں سے دورہ طاشقند پر دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ دوسرے کے فوٹو انہیں پسند آئے اخبارات میں اشاعت کے لئے ۱۶ فوٹو تین ہفتے کے وعدے پر لئے۔ اخبارات میں اشاعت کے بعد ہی فوٹو واپس بھیجدیں گے۔ اوپر آکر ظہر کی نماز پڑھی اتنے میں سفاعت اللہ قادری بدایونی جو بیرسٹری کا کورس پورا کر رہے ہیں اور ایک قادری اسٹور کھول رکھا ہے ملاقات کے لئے آگئے دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ ایرپورٹ کا وقت گذرنے لگا تھا اس لئے بعجلت ٹیکسی کر کے لندن ایرپورٹ پہنچے۔ وقت بہت ہی کم تھا ہمارا انتظار کیا جا رہا تھا۔ جلدی جلدی سامان وغیرہ کی رسیدیں اور ٹکٹ کا اطمینان بخش انتظام کرایا جیلانی میاں، ربانی میاں ہماری روانگی تک نہ پہنچ سکے۔ سوئز ایر کمپنی کا جہاز جس میں ۴۵ سیٹیں تھیں ہمیں لے کر روانہ ہوا اور ۲۳۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر طے کرنے لگا۔

Marfat.com

راستہ ہی میں چائے پی ٹھیک پونے سات بجے جنیوا ایر پورٹ آ گیا۔

جنیوا جنیوا کا ایر پورٹ بجیدحسین ایر پورٹ ہے۔ دنیائے یورپ میں جنیوا جنت کہا جاتا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ جنیوا اپنی خوبصورتی میں بے مثل جگہ ہے۔ یہیں آغا خان رہتے تھے۔

ایر پورٹ پر باہر آتے ہی جناب سلطان احمد حیدر رضا صاحب ڈائرکٹر منیجر پاکستان انٹرنیشنل ایر سروس مل گئے جن کو رشید میاں نے ہمارے لئے مامور کیا تھا ان سے معلوم ہوا کہ رشید میاں کی طبیعت ۲ دن سے خراب ہو گئی ہے اس لئے وہ نہیں آئے اور یہ پیام دیا ہے کہ آپ ابھی ۸ بجے والی ٹرین سے روانہ ہو کر ۱۰ بجے تک برن پہنچ جائیں میل ٹرین درمیان میں صرف ایک جگہ ٹھہر کر برن اتارے گی میں اسٹیشن پر ملوں گا۔

راجہ غضنفر علیخاں صاحب بھی جنیوا آئے ہوئے تھے اور کل پاکستان واپس جارہے ہیں ان کا بھی اصرار تھا کہ ہم ان سے ملتے ہوئے جائیں مگر دوسری ٹرین برن بہت برے وقت پہنچتی تھی اس لئے معذرت خواہی کے بعد سیدھے اسٹیشن آکر برن کا ٹکٹ لیا ٹرین تیار تھی آکر سوار ہو گئے ٹرین جا رہی ہے ہر حصے میں چیڑ کے درخت لگے ہوئے ہیں پُرپیچ راستہ ہے۔ جنیوا کی چلی ہوئی گاڑی لوزان اسٹیشن پر ٹھہری یہ وہی مقام ہے جہاں لوزان کانفرنس ہوئی تھی اور جہاں عصمت انونو ترکی کے راہنما شریک ہوئے تھے۔ نماز مغرب تیز رفتاری کے باعث بمشکل پڑھی جا سکی۔ لوزان سے چل کر ٹرین ٹھیک ۹ ½ بجے برن پہنچ گئی رشید میاں معہ بچوں کے اسٹیشن آ گئے اسٹیشن سے سیدھے رشید میاں کے مکان پر ۵ منٹ میں ٹیکسی سے آ گئے یہ مکان فلیٹ ہے مگر بہت صاف ستھرے کمرے ہیں۔ ایک کمرے میں نورانی میاں اور میں نے قیام کیا اندر فریدی بیگم سلمہا انتظار میں تھیں ان سے جا کر ملا۔ کئی سال کے بعد دیکھا۔ طبیعت پر کافی اثر ہوا۔ رشید میاں میرے بھانجے اور فریدی بیگم

Marfat.com

میری بھتیجی سے رشید میاں برن کے سفارتخانہ پاکستان میں ملازم ہیں صرف
ان سے ملنے کی خاطر اتنا طویل پروگرام تجویز کیا رات کو ۱۲ بجے تک باتیں ہوتی رہیں
نماز عشا پڑھ کر آرام کیا۔

جناب مرشد حسین صاحب کونسلر پاکستان

۲۶ جولائی آج ناشتے کے بعد ۱۰ بجے برن کے پاکستانی سفارتخانہ کے کونسلر
جناب مرشد حسین صاحب سے ملاقات کے لئے گئے تقریباً ایک گھنٹے تک ملاقات رہی
تفصیل سے دورے کے حالات اور دوسرے مسائل پر مذاکرات رہے۔ ہمارے قدیم
ترین دوست جناب ڈاکٹر مالک صاحب سفیر پاکستان آجکل برن سے باہر گئے ہوئے تھے۔
اُن سے ملاقات نہ ہونے کا افسوس رہا۔ سفارتخانے میں ہی طے پایا کہ آج شام کو
تھون۔ انٹرلاکن۔ لاوٹر برن مقامات کو جاکر دیکھنا چاہیے۔ یہ مقامات برن سے ۴۰
میل کے فاصلے پر واقع ہیں۔ چنانچہ ۴ بجے شام کو پاکستانی سفارتخانہ سے گاڑی
آگئی بمعیت جناب مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی و جناب عبیدالحق قادری
عرف رشید میاں۔ نور محمد صاحب، قمرالدین صاحب روانہ ہوئے تیز رفتاری سے گاڑی جارہی
ہے۔ یہ مقامات نینی تال، مصوری، شملے وغیرہ سے بھی زیادہ دلچسپ ہیں۔ پہاڑیاں
سبز چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ پہاڑیوں سے جو پانی بہہ کر نیچے آرہا ہے وہ نہروں میں
آکر تقسیم ہوجاتا ہے پانی کے گرنے کا منظر عجیب پر لطف ہے۔ تھون، برن سے ۲۸
کیلومیٹر دور واقع ہے۔ یورپین افراد تقریباً ۸ ماہ تک یہاں آتے رہتے ہیں یہ ایک
چھوٹا سا خوبصورت شہر ہے۔ مکانات کا کرایہ کافی سے زیادہ ہے ہوٹل والوں نے
اپنے اپنے ہوٹلوں کو سجا رکھا ہے۔ ہر ایک نے آراستگی میں ندرتیں کی ہیں انٹر
لاکن میں پہاڑوں سے پانی آکر جمع ہوتا ہے اور یہاں سے دریا نہروں میں جاتا
ہے بڑی نہر کا پاٹ ۴۸ مربع کلومیٹر ہے اور گہرائی ۲۱۷ میٹر ہے یہاں سے لاوٹر برن

Marfat.com

کے پہاڑ پر گئے یہاں پہاڑوں پر سے پانی گرتا ہوا نہر بن آتا ہے۔ پانی کے گرنے کا منظر بید دلچسپ ہے پہاڑوں کی بلندی پر سے جب پانی گرتا ہے تو وہ نیچے والوں کو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا ہے۔

ان لمبند پہاڑیوں پر ریلوے لائن بجلی کے ذریعہ چلتی ہے۔ ریلوے لائن اکثر و بیشتر پہاڑیوں کو کاٹ کر نکالی گئی ہے۔ سینکڑوں درّہ زمیں سے گزرتی ہے۔ تین گھنٹے سے زیادہ اس طرف کے پرلطف پہاڑوں کے مناظر دیکھنے میں گذرے۔ واپسی میں بڑی نہر کے کنارے بیٹھ کر لطف اندوز ہوئے۔

سوئزرلینڈ کا سب سے اونچا پہاڑ اُمریال ۴۲۰۰ میٹر اونچا ہے اور یونگ فراؤ ۴۱۹۶ میٹر۔ مانٹے روزا ۴۶۳۸ میٹر ہے۔

سوئزرلینڈ کی آبادی ۴۸ لاکھ ۷۷ تقریباً ۵ ملین ۵۰ لاکھ ہے۔ جس میں ۵۶ فیصدی پراٹسٹنٹ ہیں ان کی آبادی ۲۶ لاکھ ۹۵ ہزار ہے۔ رومن کیتھلک ۴۲ فیصدی یعنی ۱۹ لاکھ ۵۹ ہزار ہیں باقی اور قومیں ایک لاکھ کے قریب ہیں ۷۲ فیصد آبادی جرمنی بولتی ہے ۲۰ فیصد فرانسیسی ۷ افیصدی اسٹالین بولتی ہے اور ۲ فیصدی رومانوی میں بات کرتی ہے۔ کل آبادی میں سے ۵ لاکھ ۲۵ ہزار بالغ ملازمت کرتے ہیں ان میں سے ۷۳ پوائنٹ ۸ فیصدی مشینوں میں کام کرتے ہیں ۲۲ فیصدی کپڑے کی ملوں میں کام کرتے ہیں ساڑھے دس فیصدی گھڑیاں اور زیور بناتے ہیں۔ ۷ فیصدی کا غذا ور آرٹ کی اشیاء تیار کرتے ہیں۔ ۶ فیصدی لکڑی کا کام کرتے ہیں۔ ½۶ فیصدی آبادی زراعتی کام کرتی ہے بقیہ آبادی دوسرے کام کرتی ہے۔

سوئزرلینڈ میں برن کے قریب گھڑیوں کے بہت بڑے بڑے کارخانے ہیں یہ چھوٹا سا ملک تمام دنیا میں گھڑیاں بنا کر فروخت کرتا ہے۔ مگر یہاں گھڑیوں اور

Marfat.com

دوسری اشیاء کی قیمتیں کافی زیادہ ہیں۔ مثلاً جو گھڑیاں یہاں ۶۰ روپیہ پاکستانی میں ملتی ہیں۔ وہ جدے، مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ میں کم داموں پر ملتی ہیں برن کے بازاروں میں کافی رونق ہے۔ یہاں کے بازار یورپین طرز کے ہیں جن میں سیاحوں کی کثرت سے ہر وقت کافی چہل پہل رہتی ہے۔ اس ملک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر ایک شخص دار الخلافہ کا محتاج نہیں ہے نہ اس کے نزدیک دار الحکومت کی کوئی خاص اہمیت ہے ہر ایک شخص اپنے شہر کی اہمیت محسوس کرتا ہے۔ زیورچ تجارتی مرکز ہے۔ پورے ملک میں سات یونیورسٹیاں ہیں یہاں کی یونیورسٹی میں چند پاکستانی بھی زیر تعلیم ہیں یہاں کی یونیورسٹی کے طلبا کو کافی مراعات ملتی ہیں

پاکستانی سفارتخانے کے ملازمین کے یہاں دعوتیں

میاں عبید الحق عرف رشید میاں سلمہٗ ماشاءاللہ سفارتخانہ پاکستان میں اپنے کام کی بہتری کے باعث کافی ہر دلعزیز ہیں اُن کے احباب ورفقاء کا اصرار ہے کہ ہم ان کے یہاں دعوتیں قبول کریں مگر وقت کی کمی کے باعث صرف مسٹر نور محمد صاحب کے یہاں کی دعوت قبول کی جا سکی۔ مسٹر عزیز صاحب اور دوسرے حضرات کے یہاں جانا نہ ہو سکا۔

آج ۲۰ جولائی کو ابتداءً بازار دیکھنے گئے بہت تھوڑا سا سامان ہم نے اور نورانی میاں نے خریدا۔ وہاں سے سیدھے جناب مسٹر نور محمد صاحب کے یہاں آگئے نور محمد صاحب بہت دیندار اور نیک بہت محبت واخلاص کے آدمی ہیں انہوں نے ایک پُر تکلف دعوت دی جس میں پاکستانی کھانے جمع کر دیئے۔ کافی مدت کے بعد پاکستانی کھانے سامنے آئے ۴ بجے شام تک جناب نور محمد صاحب کے یہاں دعوت کا سلسلہ رہا۔ یہیں فریدہ خاتون بھی مدعو تھیں دعوت کے بعد اُن سے رخصت ہو کر سیدھے

Marfat.com

اسٹیشن آ گئے۔ٹرین ۴ بجکر ۱۳ امنٹ پر روانہ ہو کر ۶ بجکر ۱۰ امنٹ پر جنیوا پہنچتی تھی۔ ہماری سیٹوں کے متعلق رشید میاں سلمہٗ نے برن میں تمام انتظامات کرا دیئے۔ اب جنیوا پر ہمیں کوئی دشواری نہ ہوگی صرف ٹکٹ مل جائیں گے۔

وقت مقررہ پر ٹرین جنیوا پہنچ گئی۔سلطان حیدر صاحب کو رشید میاں نے فون کر دیا تھا۔وہ پلیٹ فارم پر مل گئے۔سیدھے ہوائی جہاز کے آفس پر آکر ہمارے ٹکٹوں کے تمام مرحلے طے کرا دیئے۔ٹکٹوں کے بعد ہوٹل میں کھانا کھایا اور جہاز کی بس میں سوار ہو کر ہوائی اڈے پر آ گئے۔جہاز میں ابھی دیر تھی نماز عشا سے فراغت پائی۔یہیں کراچی جانے والا پی۔آئی کمپنی کا جہاز بھی روانہ ہو رہا تھا اس جہاز میں مسٹر دہلوی سفیر جنیوا کی اہلیہ بھی کراچی جا رہی تھیں اور بے پردہ و بے نقاب تھیں۔

ہم لوگ سوئز کمپنی کے جہاز میں آکر بیٹھ گئے یہ جہاز ۴ پنکھوں والا بڑا جہاز ہے ۹½ بجے روانہ ہو کر ۱۲ بجے روم پہنچا۔روم کا ہوائی اڈہ بہت خوبصورت اور قابل دید ہے اور ایک گھنٹے سے زیادہ یہاں ٹھہرے خاص خاص حصے روم کے دیکھے پھر جہاز میں سوار ہو گئے۔

دمشق کا قیام

۱۲ بجے رات کا چلا ہوا جہاز ۲۸ ر جولائی کو ۱۰ بجے صبح دمشق پہنچا ہم نے برن سے جناب مسٹر لال شاہ بخاری۔سید عبد الحمید خطیب سابق سفیر سعودیہ عربیہ،سید جواد المرابط کو تار دیا تھا۔بخاری صاحب کو تار مل گیا۔انہوں نے اپنے دفتر سے اُستاذ خطیب کو ہمارے استقبال کے لئے گاڑی کے ساتھ بھیج دیا تھا عبد الحمید خطیب صاحب اور جواد المرابط سفیر سابق پاکستان کو تار وقت پر نہیں ملے جواد المرابط حج پڑھنے گئے ہوئے ہیں۔

دمشق کے ہوائی اڈے سے پہلے سیدھے سفارتخانہ پاکستان آئے یہاں مسٹر سید جمیل حسین صاحب جو ہمارے ماموں زاد بھائی سفارتخانہ میں سکریٹری

Marfat.com

ہیں اُن سے مل کر ہوٹل آ گئے۔ آتے ہوئے سید عبدالحمید خطیب صاحب کو فون کرادیا راستے میں ہوائی جہاز کی کمپنیوں سے بات کرنے میں ہم کو ذرا دیر ہو گئی اس لیے سید عبدالحمید خطیب صاحب ہمارے ہوٹل پہنچنے سے قبل ہی تشریف لے آئے دیر تک باتیں ہوتی رہیں وہ آجکل دمشق سے ۸ - ۱۰ میل دور اپنے نئے مکان میں چلے گئے ہیں۔ ہم سے مصر ہوئے کہ ہم اُن کے یہاں قیام کریں چنانچہ ہم نے ان کی دعوت کو قبول کر کے تمام سامان ان کی بڑی گاڑی میں رکھوا دیا۔ اُمستیہ ہوٹل سے سیدھے دُمرّ آ گئے۔ دمشق میں بھی قدرت نے ساری دلچسپیاں جمع کر دی ہیں نہروں کی کثرت پہاڑوں کی چوٹیاں موجود ہیں۔ شہر دمشق کے خاص خاص لوگ گرمی کے موسم میں دُمرّ پر زیادہ آتے ہیں یہ حصہ آب و ہوا اور مناظر کے لحاظ سے کافی دلچسپ اور اچھا ہے یہاں خطیب صاحب نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے ایک عظیم الشان کوٹھی پہاڑ کا ٹکر بنائی ہے جس میں نہریں چل رہی ہیں۔ بڑے اچھے مناظر ہیں ہمارے لئے ایک وسیع کمرہ تجویز تھا جس میں سب سامان رکھا گیا منہ ہاتھ دھو کر ناشتے کے بعد آرام کیا پوری رات جہاز میں جاگتے ہوئے گذر گئی تھی۔ اس لئے اُترتے ہی تھوڑی دیر آرام کیا۔ کھانے کے بعد پھر دوبارہ سو گئے ۵½ بجے اٹھے نماز عصر ادا کی۔ بعد نماز عصر خطیب صاحب کے یہاں آئے ہوئے دمشقی بھائیوں سے تعارف ہوا۔ مغرب تک باتیں ہوئیں نماز مغرب خطیب صاحب کے بنگلے ہی میں ادا کیگئی اتنے میں میاں سید جمیل صاحب آ گئے کیونکہ آج مسٹر احمد نبی خاں صاحب کے یہاں دعوت تھی یہ پاکستانی سفارتخانہ میں ملازم ہیں احمد نبی صاحب نے کافی پر تکلف ضیافت کی ۱۱ بجے رات تک اُن کے یہاں اجتماع رہا

قیام دمشق

۲۹ جولائی کو صبح سویرے ناشتے کے بعد ہی جمیل صاحب کی گاڑی سفارتخانہ سے آ گئی اسی وقت ہم دونوں سفارتخانہ پاکستان گئے

Marfat.com

جہاں لال شاہ بخاری صاحب سے تقریباً ½ گھنٹے تک روس کے دورے پر مفصل باتیں ہوتی رہیں بخاری صاحب ان دنوں بیمار ہو رہے ہیں۔ جمیل صاحب جیلانی ہماری سیٹوں کے متعلق کافی کوشش کر رہے ہیں وہ ہمیں اپنے ہمراہ لے کر سفارتخانہ روس گئے اور انکی کوششوں کے بعد ہمارے ٹکٹ دمشق تا جدہ اور از تا جدہ تا ظہران وا ز ظہران تا کراچی کے ایل۔ ایم کی معرفت تبدیل کرا دیئے گئے۔ ٹکٹ تبدیل ہو کر جب واپس آگئے تب اطمینان طبع ہو سکا۔

½ ۱ بجے خطیب صاحب کے بنگلے پر واپس آکر کھانا کھایا۔ ظہر پڑھ کر آرام کیا۔ شام کو خاص خاص اولیائے کرام کے مزارات پر حاضریاں دیں ایک پرانے بزرگ کی قبر پر حاضر ہوئے جن کا ایک پاؤں قبر کے باہر آج تک نکلا ہوا نظر آتا ہے فاتحہ کے بعد سیدھے جمیل صاحب کے مکان پر آکر چائے پی۔

نماز مغرب قریب کی نئی مسجد میں ادا کر کے پاکستانی سفارتخانہ کے دوسرے ملازم کے یہاں دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ حجاز مقدس کے ایک حافظ صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ قرآن خوانی نعت و مناقب کا مختصر سا اچھا جلسہ جاری رہا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ شام والے حضرات میں اگرچہ نماز روزے کا کافی چرچہ اور ذوق و شوق ہے لیکن عام و خاص طور پر یہاں رمضان المبارک میں کسی مسجد کے اندر کلام اللہ شریف کا ختم نہیں ہوتا لوگ پارہ سوا پارہ سننے میں گھبراتے ہیں۔

ہمارے پاکستانی ملازمین نے ایک جگہ انتظام کر کے حجازی حافظ صاحب سے گذشتہ سال رمضان میں ختم کرایا جسے دیکھ کر شامی افراد حیرت کرتے ہیں کہ آپ لوگ پورا کلام پاک کس طرح سنتے ہیں۔

۳۰ جولائی ۱۹۵۷ء :۔ جمیل میاں صاحب نے تمام مراحل ٹکٹ کے طے کرا دیئے تھے۔ ۲۹ تاریخ کو اطلاع مل گئی کہ مدینہ منورہ کے لئے ہوائی جہاز ۳۰ تاریخ

Marfat.com

کو روانہ ہوگا۔ مگر متعدد بار جہاز کے دفتر والے منفرق اطلاعات دیتے رہے آخری بار ۱۱ بجے کے قریب اطلاع ملی جہاز تیار ہے پسنجروں کو جلد بھیج دیجئے ہم دونوں مع سامان کے ایرپورٹ پر آ گئے سامان اگرچہ پہلے ہی تل چکا تھا اور اس کی باقاعدہ رسیدات کمپنی کے دفتر میں دکھائی جا چکی تھیں مگر سعودیہ عربیہ لائن کے ایرپورٹ کے دفتر نے پہلے کی طرح پھر الجھنیں ڈالنا چاہیں مگر نورانی میاں کی ڈانٹ پر دفتر خموش ہوگیا۔

مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ

ہم نے اور مولانا نورانی میاں صاحب سلمہ نے جو پروگرام طے کر لیا تھا اس کے مطابق سارا سفر طے ہو رہا ہے اس طویل دورے کا اختتام مدینہ منورہ کی حاضری پر ہونا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور مدینہ منورہ کی حاضری اصل مقصد ہے۔ آج ۳۰ تاریخ کو جہاز ۱۱ بجے مدینہ منورہ کے لیئے روانہ ہوا۔

عام طور پر دمشق کے بعد عمان پر جہاز نہیں ٹھہرتا مگر آج مشرق اردن کے دربار کے وزیر صاحب عمان سے جدے جانے والے ہیں اس لئے جہاز عمان میں ٹھہرا جہاز میں ایک صاحب ایسے بھی تھے جن کے نام پر عمان ایرپورٹ پولیس کو شبہ ہوگیا کافی جستجو کے بعد پولیس کو جب اطمینان ہوگیا کہ وہ مشتبہ شخص نہیں ہے تب ہم لوگوں کو نیچے اترنے کی اجازت ملی نیچے آئے تو استاذ جمعہ سفیر پاکستان کے بھائی سے جو ایرپورٹ کے انچارج ہیں ملاقات ہوئی آجکل شہید سہروردی صاحب وزیر اعظم حکومت پاکستان کے عمان میں آمد کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

ہم نے استاذ جمعہ صاحب کو اپنا سلام پہنچوا دیا۔ جہاز یہاں کافی لیٹ ہوکر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوا۔ جب مدینہ منورہ قریب آگیا تو ۱۵ منٹ پہلے وائرلیس سے موسم کی خرابی کا حال معلوم ہوا جہاز کے پوائلٹ کو خبردار کیا گیا کہ وہ

Marfat.com

مدینہ منورہ اُترنے کی بجائے سیدھا جدے اُترے۔

جدہ کا قیام

جہاز ۱/۲-۴ بجے شام کو جدے پہنچا جدے میں کافی گرمی تھی جمرک میں ہم سب لوگ آگئے سامان چیک ہوا۔ مولانا نورانی میاں کے دوست کسٹم انچارج مل گئے ان کی وجہ سے جلد گلو خلاصی ہوگئی ۵ بجے شام تک ہم لوگ ایرپورٹ سے ٹیکسی میں سوار ہو کر بیت قطب پہنچے۔ سیٹھ محمد ابراہیم قطب اُجناب محمد عمر صاحب قطب دونوں مکان پر موجود تھے تمام سامان اُن کے یہاں اُتارا۔ یکم اگست ۷۵ء جدے ہی میں قیام رہا جدے سے طہران کے لئے ۱۰ اگست کے لئے سیٹیں بک کرادی گئیں۔ ۲ اگست کو سید جواد المرابط صاحب سابق سفیر پاکستان کا پتہ چل گیا کہ وہ جدہ ہی میں ہوٹل کے اندر مقیم ہیں۔ ۲ اگست کی شام کو ہوٹل میں جاکر اُن سے ملاقات کی کافی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔

روانگی برائے مکہ معظمہ

۲ اگست کو جدے سے مکہ معظمہ حاضر ہوگئے تاکہ نماز جمعہ مکہ معظمہ میں پڑھی جائے حرم شریف حج کے مقابلہ میں خالی ہے بڑے اطمینان سے ہر نماز کے بعد طواف کئے۔ والدین۔ اعزہ اخوان جمعیتہ علمائے پاکستان کی عاملہ کے ارکان کی طرف سے طواف کئے سلسلۂ قادریہ کے پیران عظام کی طرف سے بھی طواف کئے ۳۔ ۴ اگست مکہ معظمہ میں قیام رہا۔

واپسی جدہ

۴ اگست کو مکہ معظمہ سے جدے واپسی ہوئی۔ مدینۃ الحجاج پر پہنچکر معلوم ہوا کہ جلالۃ الملک نے ملاقات کا وقت ۱/۲-۱۰ بجے کا دیا ہے ۱/۲-۱۰ بجے ہم یہاں سے سیدھے چلے جاتے مگر کپڑے وغیرہ بدلنا تھے اس لئے سیدھے بمیت القطب آئے۔

جلالۃ الملک سے ملاقات

کپڑے بدلکر ناظم تشریفات کو فون کیا کہ ہم ابھی مکہ معظمہ سے واپس آئے ہیں واپسی پر ملاقات کی اطلاع ملی ہم

Marfat.com

لوگ ۱۲½ بجے تک پہنچتے ہیں۔ ٹھیک ½۱۲ بجے ہم دونوں قصر جلالۃ الملک پہنچ گئے پہلے ملاقاتی کمرے میں بیٹھے جہاں شیخ رمضان صاحب مصری سے ملاقات ہوئی حالات سفر وغیرہ پر باتیں ہوتی رہیں اتنے میں اندر سے اطلاع آگئی۔ آج جلالۃ الملک کی طبیعت خراب ہوگئی ہے ۱۰ بجے سے محل سرا میں بیٹھے ہیں ۵ منٹ کے بعد اوپر جانے والے تھے مگر ہماری اطلاع کے باعث ٹھہر گئے اندر داخلہ ہوا دربار شاہی ملازمین وغیرہ سے بھرا ہوا تھا۔ مصافحہ ہوا ۱۵ منٹ تک مختصر سی باتوں کے بعد واپسی ہوگئی اوسی دن شام کو جناب خواجہ شہاب الدین صاحب سفیر پاکستان سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔

روانگی برائے مدینہ منورہ

ہم لوگ پہلے ارادہ رکھتے تھے کہ جہاز سے مدینہ منورہ جائینگے مگر بعد میں طے ہوا کہ موٹر سے روانہ ہوں تاکہ نئی پختہ سڑک بھی دیکھ لیں آجکل پورے چھ گھنٹے میں مدینہ منورہ گاڑیاں پہنچ جاتی ہیں۔

مدینہ منورہ کے مسافر سرکار رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی کے تصورات سے اپنے قلوب میں عشق و محبت کے جذبات لیئے ہوئے جارہے ہیں۔ ٹیکسی ۵½ بجے شام کو جدے سے روانہ ہوئی۔ رابغ مستورہ۔ بدر۔ مسجد ابیار علی ٹھہرتی ہوئی ۱۱ بجے شب کے قریب مدینہ منورہ پہنچ گئی روضہ مبارک کے منارے کا اس وقت منظر عجیب دلنشین تھا۔

حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے مکان پر قیام

آج ۵ اگست کو بعد نماز عشا حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین صاحب قبلہ کے یہاں ختم قصیدہ بردہ تھا اس لیئے لوگوں کی آمد و رفت جاری تھی کہ ہم پہنچ گئے حضرت اور ان کے رفقا بخشی صاحب وغیرہ بیحد خوش ہوگئے پہلے نماز عشا پڑھی پھر کھانے سے فارغ ہوئے چند گھنٹے کے مسلسل

Marfat.com

سفر کی وجہ سے طبیعت کسلمند تھی اس لیئے جلد آرام کرنے لیٹ گئے آجکل مدینہ منورہ میں گرمی کافی ہو رہی ہے مگر رات کو قدرے ہوا چلنے سے موسم اچھا ہو جاتا ہے اطمینان سے آرام کیا صبح اوّل وقت موذن کی اذان نے بیدار کر دیا غسل کیے کپڑے بدلکر حاضر آستانہ معلےٰ ہوگئے نماز کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ شریفہ پر حاضر ہو کر اپنی اور سبکی طرف سے نام بنام سلام عرض کیے۔ پہلے گھر کے لوگوں کی طرف سے۔ پھر حضرت مولانا سیّد مخدوم ناصر جلالی صاحب، مولانا ضیاء القادری، مولانا سیّد عبد السلام باندوی اور دوسرے ارکان وعہدہ داران جمعیتہ کی طرف سے پھر اخوان داغرہ کی جانب سے سلام نیاز پیش کیا۔ معروضات دربار شریف میں نذر کرکے سیدھے جنت البقیع پر حاضری دی۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس بار مدینہ منورہ میں ۵ اگست سے لے کر ۱۵ اگست تک قیام رہا۔ بڑے اطمینان وسکون کے ساتھ ۸ دن میں۔ ۴۰ نمازیں پوری کرکے مزید ۵ دن اور قیام رہا دوران قیام میں معزز علمائے اہلسنت کے یہاں روزانہ پرتکلف دعوتیں ہوتی رہیں جن میں سفر روس پر سب مذاکرات رہے۔

عرس شریف حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صاحب صدیقی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین صاحب قبلہ اور مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی کے زیر اہتمام حضرت علامہ مولانا شاہ عبد العلیم صاحب صدیقی کے عرس شریف کا اہتمام کیا گیا نیچے کا تمام حصہ اشخاص سے بھر گیا تھا۔ مدینہ طیبہ کے مشہور نعت خواں حضرات نے بڑی اچھی نعت شریف کا ختم کیا۔ جناب شہزادہ صاحب لکھنوی نے نعتیں پڑھیں بڑی پر لطف محفل شریف رہی ہر شخص کے دل و دماغ پر اچھے تاثرات رہے آخر میں مولانا شاہ احمد نورانی صاحب

Marfat.com

کی طرف سے عام دعوتِ طعام ہوئی۔ مجمع زیادہ آگیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کھانے میں برکت عطا فرمائی اور ماشاء اللہ کھانا سب کو باطمینان پورا ہوگیا۔

دعوتوں میں متعدد مقامات پر مجالس نبویہ ہوئیں۔ جناب بہزاد لکھنوی کا کلام ہر طرف پسند کیا گیا۔ شکر ہے رب العزت تبارک و تعالیٰ کا کہ اس نے ہم کو اس طویل دورے میں یہ سعادت نصیب کی کہ ہم دربار نبوی میں تیرہ دن حاضر رہے۔ اور اپنی تمنا و جذبات کے مطابق خوب دعائیں مانگیں ہر روز آقائے کل خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں حاضر رہ کر صلوٰۃ و سلام کے ہدایا پیش کرنیکا موقعہ ملا۔

واپسی از مدینہ منورہ ۱۴ ؍ اگست یوم چہارشنبہ بوقت ۵ ½ بجے شام مدینہ منورہ سے جدہ کے لئے واپسی ہوئی۔ رات میں ڈرائیور پر نیند کا کافی غلبہ تھا اس لئے جدہ سے پہلی منزل پر نصف شب آرام کرکے بعد نماز فجر ۱۵ ؍ اگست کو بیت قطب پہنچ گئے غسل وغیرہ کرکے کپڑے بدلے۔ واپسی کے جہاز کا صحیح و قطعی پروگرام مطلع کیا۔ نیز درق مرور ہونے کا انتظام کیا۔ آج ورق مرور بنجانا چاہیئے تھا مگر شام تک ورق مرور بنکر نہ آیا۔ تب نورانی میاں اور بھائی عمر قطب صاحب دونوں نکلے اور شام کے گئے ہوئے رات کے ۲ بجے واپس ہوئے۔ سکریٹری صاحب جن کے دستخط ورقِ مرور پر ہونے تھے وہ آج دفتر بھی نہ آئے کاغذات بقیہ دفاتر میں مکمل ہوگئے تھے صرف آخر میں مہر و دستخط ہونا باقی رہگئے طے پایا کہ ظہران میں اس کام کو کرالیا جائے کیونکہ وہ بھی سعودیہ عربیہ کا ہی علاقہ ہے۔

رات کو ۴ بجے بیت قطب سے روانہ ہوکر مطار آگئے اور ۱۵ ؍ اگست کی صبح کو ۵ ½ بجے سعودیہ عربیہ لائن کا جہاز روانہ ہوا جناب راغب احسن صاحب بھی ہمارے ہی ہمراہ چلنے کے لئے مطار آئے تھے مگر انہیں سعودیہ لائن سے

Marfat.com

اس جہاز میں سیٹ نہ ملی ہم لوگ ½ ۵ بجے روانہ ہو کر ½ ۹ بجے مطار ظہران پہنچے۔

ظہران کی شدید گرمی

جیسے ہی ہوائی جہاز سے باہر آئے تو یہ معلوم ہوا کہ ایک تنور میں داخل ہو گئے۔ کیونکہ ظہران میں اس وقت ۱۴۰ پارہ ہو رہا تھا۔ بمشکل اپنا سامان چیک کر کے ٹیکسی میں رکھوایا۔ گرمی کی شدت کے باعث دماغ معطل ہونے لگا۔ ہم نے طے کیا تھا کہ سارا سامان کے ایل، ایم آفس میں ڈال دیں گے۔ صرف ہینڈ بیگ اور چند چھوٹی چیزیں لے کر شہر الخبر کے ہوٹل میں قیام کریں گے مگر معلوم ہوا کہ کے، ایل، ایم کا آفس بوجہ جمعہ بند ہے اس لیئے سیدھے الخبر گئے وہاں کے ایک ہوٹل میں قیام کیا یہ دن سخت اذیت و تکلیف سے گذارا رات کو عشاء کے بعد ہوٹل کے بالائی حصے میں پلنگ بچھوائے وہاں قدرے ہوا چل رہی تھی لیٹے ہی تھے کہ الخبر کے ایک بہترین کارکن جناب ملک صاحب ہمیں تلاش کرتے ہوئے پہنچ گئے اور مصر ہوئے کہ راغب احسن پہنچ گئے ہیں۔ جہاں ان کا قیام ہے وہ کمرے ایئر کنڈیشن کے ہیں وہیں ہم لوگ چل کر قیام کریں رات چونکہ کافی ہو گئی تھی اور سامان نیچے والے حصے میں۔ پھیل گیا تھا۔ اس لیئے طے پایا کہ کل ۷، اگست کو یہ سب سامان کے۔ ایل ایم آفس کی تحویل میں دیدینگے۔ اور درق مرور کا مسئلہ وہاں کے گورنر آفس جا کر طے کرائیں گے پھر واپسی میں راغب صاحب کی طرف جائیں گے۔

دمّان کا سفر

ظہران کی شدید گرمی کے موسم میں ملک صاحب نے حسب عادت ہمارے ساتھ دمان کا سفر کیا۔ دمان ایئرپورٹ سے ۱۲ میل دور جگہ ہے۔ پہلے پاسپورٹ آفس آئے۔ یہاں کے منتظمین نے بتایا کہ ہم لوگ رپورٹ کر سکتے ہیں لیکن جب تک گورنر کے دستخط نہ ہوں کاغذ مکمل نہیں ہو سکتے۔ تقریباً ۲ گھنٹے وہیں ہماری درخواست پر آفس نے سفارشی نوٹ

Marfat.com

مرتب کئے یہاں سے ملک صاحب سیدھے گورنر آفس آئے وہاں اتفاق سے ان کے جاننے والے کلرک مل گئے اسی وقت ہمارے کاغذ پر گورنر نے منظوری دیدی تب یہ بڑا مرحلہ ختم کرکے پھر سیدھے کے۔ ایل۔ ایم۔ آفس آئے اور یہاں آکر جناب سید محمد الحسینی مدنی کے صاحبزادے صاحب کے ذریعہ ٹکٹوں اور جہاز کا مرحلہ معلوم کیا پتہ یہ چلا کہ قاہرہ سے کے ایل۔ ایم کا جو جہاز اتوار کو چلنے والا تھا وہ خراب ہو گیا ہے ممکن ہے شاید شب میں آجائے۔

ہم لوگوں کو شدید غصہ تھا کہ روزانہ یہ حضرات ہمیں دوڑا رہے ہیں اس لیئے نورانی میاں صاحب نے مدیر دفتر سے ایک گھنٹے تک گفتگو کی کہ ہمارے ٹکٹ آپ بک کرچکے ہیں اب جہاز ٹھیک ہونے کے بعد ذمہ داری آپ کی ہے آپ قریب کے بڑے ایرکنڈیشن ہوٹل میں ہمارا انتظام کریں ورنہ شہر سے روزانہ بار بار آنا باعث عذاب و تکلیف ہو رہا ہے۔

بالآخر مدیر صاحب تیار ہو گئے۔ ہماری تینوں کی سیٹیں اور دو سیٹیں حیدرآباد کے دو حاجیوں کی ایرپورٹ ہوٹل میں محفوظ ہو گئیں اسی وقت ایرپورٹ سے ایرپورٹ ہوٹل چلے آئے۔ راغب احسن صاحب کو بھی منتقل کرلیا گیا۔ اتوار، پیر دو دن یہیں گذارے ایرکنڈیشن کی وجہ سے گرمی سے محفوظ ہو گئے۔ رات کو تیل کمپنی کے عملہ کے یہاں جاکر دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ ۱۷ راگست پیر کے دن رات کو قطعی طور پر معلوم ہوا کہ جہاز منگل کے دن صبح ۷ بجے آئے گا اور جہاز کی گاڑی ہمیں لینے آئیگی۔ نماز فجر کے بعد ایرپورٹ سے گاڑی آئی تو ایرپورٹ پہنچے سامان جمرک میں آکر پاس ہوا۔ جہاز ٹھیک ۷ بجے صبح کے ظہران پہنچا۔

ہمارا تمام سامان جہاز میں لاد دیا گیا۔ پونے ۸ بجے کے قریب ہم سب جہاز پر سوار ہو گئے۔ جہاز ۱۸ راگست کی صبح کو ۸ بجے روانہ ہوا۔

Marfat.com

کراچی

۱۸ اگست کی دوپہر کو ٹھیک پونے ۱۲ بجے کے۔ ایل۔ ایم کا جہاز کراچی ایرپورٹ اُترا۔ ۱۵۔ ۲۰ منٹ میں سامان پاس ہوا تو ہم باہر آئے۔ عابد میاں۔ زاہد میاں۔ الٰہی خانہ۔ بچے وغیرہ سب موجود تھے۔ ایک ٹیکسی کی مولانا نورانی میاں راغب احسن کو اُتارتے ہوئے۔ پیر الٰہی بخش کالونی پونے ۲ بجے بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ ۵۰ ہزار میل کا یہ طویل سفر آج ختم ہو گیا اپنا مکان نیا نیا معلوم ہو رہا تھا۔ طبیعت آج کافی خراب ہے۔ دن کا بقیہ حصہ ملنے جلنے والوں میں نکل گیا۔

دو مہینے کے طویل سفر میں اپنے ملک کے حالات سے قطعاً بے خبر رہے اس لیے رات کو ضروری اخبارات کا مطالعہ کرکے حالات پر عبور حاصل کر لیا۔

عرس حضرت سیدنا و مولانا مطیع الرسول القادری قدس سرہ النورانی

اگرچہ عرصہ سے مسودہ حبا معزیز عابد میاں سلمہ کے نام سرکار اقتدار آب رضی اللہ عنہ کے سالانہ عرس شریف کا مسودہ مرتب کرکے بھیج دیا تھا اور وہ چھپکر بھی آگیا کالونی اور اپنے دوسرے عزیزوں کو بھیج دیا گیا۔ مگر بہت سے احباب کے نام رقعے نہیں جا سکے تھے اس لئے صرف دو دن کے اندر سارے رقعے جانا تھے اور عرس شریف کا تمام انتظام کرنا تھا اس لئے ۱۹ اگست سے عرس کے تمام انتظامات کا سلسلہ شروع کیا۔

پھر مجلس عاملہ کا جلسہ بلا کر دورے کے حالات ارکان مجلس عاملہ کے سامنے پیش کرنے تھے اور اپنے بیان کی کاپی منظور کرانی تھی اس طرف ہمارے آنے سے پہلے عبدالوہاب صاحب مشرقی پاکستان کے نمائندے نے جنھیں حکومت نے نامزد کیا تھا انھوں نے باوجود اس کے کہ ماسکو میں اپنی ایک محررہ تقریر ریڈیو سے نشر کی جس میں تاثراتِ روس پر کافی اظہار خیال کیا ہے اس سے قطعاً مختلف ایک گمراہ کن

Marfat.com

بیان ڈان وغیرہ میں شائع کرادیا جس کی وجہ سے شہر میں کافی بے چینی تھی ضروری تھا کہ ہمارا بیان شائع کیا جائے۔

پہلے سرکار مقتدر رضی اللہ عنہ کے سالانہ عرس شریف کے معمولات سے ۲۶ محرم شریف مطابق ۲۳ اگست دو نشستوں میں فراغت پائی الحمدللہ مجمع کافی رہا ۳ بجے شب کو محفل سماع سے فراغت پائی۔

مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ کا جلسہ

۲۵ اگست کی شام کو مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ کا جلسہ منعقد ہوا اکثر و بیشتر اراکین عاملہ شریک ہوئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد صدر جمعیتہ و قائد وفد نے سفر روس اور دورہ یورپ اور مدینہ منورہ مکہ معظمہ کے قیام کے حالات سفر پیش کئے۔ ازاں بعد مجلس عاملہ نے حسب ذیل مرتب شدہ بیان منظور کیا۔

حضرت علامہ بدایونی کا بیان

مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کے وفد نے ۳۰ جون سے ۲۳ جولائی ۱۹۵۷ء تک تاشقند سمرقند۔ استالن آباد۔ ماسکو۔ لینن گراڈ کا دورہ کیا۔ ہم نے ان مقامات کی مسجدوں، خانقاہوں، اولیاء اللہ کے مزاروں، کارخانوں۔ اسکولوں۔ یونیورسٹیوں لائبریریوں ثقافتی اداروں، تاریخی مقامات کا معائنہ کیا عوام کی زندگی کو قریب سے دیکھا۔ مذکورہ بالا مقامات کے مسلمانوں میں نماز و عبادت کا کافی شوق اور عملی جذبہ پایا۔ وہ عبادت و نماز کی ادائیگی میں پوری طرح آزاد ہیں ان کی مسجدیں نمازیوں سے لبریز ہیں۔ مسجدوں میں عام طور پر پنجوقتہ نمازوں کے لئے بوڑھوں کی تعداد زائد ہوتی ہے۔ البتہ نوجوان صرف جمعہ و عیدین میں شریک ہوتے ہیں ہم نے نوجوانوں کی اس حالت کا اندازہ لگا کر اس کی اصلاح

Marfat.com

کے لئے چند تحریکات کیں جو منظور کی گئیں۔

مسجدیں، خانقاہیں، اولیاء اللہ کے مزارات کافی آراستہ ہیں۔ ان سب کا انتظام ادارۂ دینیہ طاشقند کی سپرد ہے۔ یہ ادارہ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کی قیادت میں بہت بہتر کام کر رہا ہے۔ مسجدوں کی مرمت و درستی کے لئے مسلمان عام و خاص چندے دیتے ہیں۔ اماموں، خطیبوں، عالموں، قاضیوں کا تقرر و انتظام ادارۂ دینیہ کرتا ہے۔ مزارات و خانقاہیں اپنی اصلی اور اچھی حالت میں ہیں۔ مسلمان ہر جگہ خوش حال اور مطمئن ہیں۔ ہر ایک شخص اپنے اپنے کام میں لگا ہوا ہے۔ ان علاقوں میں ایک آدمی بھی ہمیں سوال کرنے والا نظر نہیں آیا۔ طاشقند و سمرقند، اسٹالن آباد کے کارخانوں اور دوسرے شعبہ جات میں مسلمان کافی تعداد میں ملازم ہیں۔ یہاں کی وزارتیں بھی مسلمانوں کی اکثریت کے باعث مسلمانوں کے پاس ہیں۔ کاشتکاروں کا معیار زندگی بہت بہتر ہے۔ حکومت نے ان کے لئے ہر قسم کی آسانیاں بہم پہنچا رکھی ہیں۔ جگہ جگہ مختلف قسم کے فارم کھلے ہوئے ہیں۔ جو بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ البتہ بعض بعض مقامات کی سڑکیں پختہ نہیں ہیں۔

حکومت نے ملک بھر میں فری تعلیم اور مفت علاج کا ایک جال پھیلا رکھا ہے۔ یہاں کے اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کا انتظام کافی اعلیٰ ہے۔ ماسکو یونیورسٹی دنیا بھر میں سب سے زیادہ ممتاز درجہ رکھتی ہے جس کی عمارت ۳۲ درجوں کی ہے بیک وقت ۶ ہزار طلبا کے رہنے کا انتظام ہے۔ دنیا کے ہر گوشے سے طلبا تعلیم حاصل کرنے یہاں آتے ہیں۔ بلا شبہ یونیورسٹی یادگار عالم حیثیت رکھتی ہے۔ روسی نظام تعلیم میں مذہب کا کوئی مقام نہیں اسی وجہ سے نوجوان آہستہ آہستہ دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم نے

Marfat.com

اس بات کا اندازہ کرتے ہوئے حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارہ دینیہ و دیگر علمائے مشائخ سے تحریک کی کہ وہ مساجد میں شبینہ مدارس کھول کر مذہبی و دینی تعلیم کا انتظام کریں ان سب نے ہماری تجویز کو قبول کیا دوسرے دن وزیر تعلیم سے ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی انھوں نے مساجد کے اندر دینی تعلیم کی تجویز کو منظور کیا اور ایسے مدارس کو ایڈ دینے کا بھی وعدہ کیا۔

ہمیں یہ دیکھ کر بھی مسرت ہوئی کہ بعض بعض مقامات پر نئی مسجدیں بھی تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہم نے حکومت روسیہ سے تحریک کی کہ وہ مسلمانوں کو تعداد کے لحاظ سے عام طور پر مسجدیں بنانے کی اجازت دے۔ اسی طرح ہم نے یہ تحریک کی کہ مسلمانوں کو فریضۂ حج کی ادائیگی اور زیارت حرمین کے لئے سہولتیں دی جائیں

عام و خاص مسلمانوں میں پاکستان سے ہمدردی کا جذبہ

تاشقند و سمرقند وغیرہ میں ہم نے یہ مشاہدہ کیا کہ مسلمان عام و خاص پاکستان سے ہمدردی کا پورا پورا جذبہ رکھتے ہیں۔ ہم نے ۵۰۰۰۰ ہزار تک مجمعوں کو مخاطب کیا پاکستان کے مسائل سے انھیں پوری طرح ہمدردی ہے۔ ہم نے مسائل پر تفصیلی حیثیت سے روشنی ڈالی انہوں نے پاکستان سے دوستی و محبت کے عہد و پیمان ہمارے ہاتھ پر کئے۔

ہم لوگ جس مقام سے جب رخصت ہوتے تو وہاں کے مسلمان گریہ و بکا کرتے۔ پاکستان کے لئے دعائیں کرتے ان کے اخلاص و محبت سے لبریز جذبات کو ہم فراموش نہیں کر سکتے۔

اسی طرح یہاں کے وزراء و عمال کا طرز عمل ہمارے ساتھ انتہائی محبت و اخلاق کا رہا ان سے مسئلہ کشمیر پر آزادانہ حیثیت سے مفصل باتیں ہوئیں۔ الحمد للہ ہم پاکستان کے موقف سمجھانے میں کامیاب ہوئے انہوں نے استصواب رائے

عامہ کے اُصول کی حمایت کا وعدہ کیا۔ یہ حضرات پاکستان سے دوستی و تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔

سفر ماسکو و لینن گراڈ دو ہفتے سمرقند و طاشقند اسٹالن آباد کا دورہ کرکے ہم لوگ طاشقند سے اُس جیٹ طیارے میں ماسکو کے لئے سوار ہوئے جو ۸۰ سیٹوں کا طیارہ ہے اور عام طیاروں کے مقابلہ میں ۱۳ گھنٹے کی بجائے صرف ۴ گھنٹے میں ماسکو پہنچائے گا۔ طاشقند سے ماسکو تین ہزار میل ہے۔ طاشقند پر کئی سو علماء و مشائخ و زعماء نے ہمیں الوداع کیا۔ ماسکو ایئرپورٹ پر صدر ادارۂ دینیہ ماسکو جناب حضرت مولانا مفتی شاکر صاحب و حضرت مولانا محمد صالح صاحب خطیب جامع مسجد و دیگر علماء نے ہمارا استقبال کیا اُنہیں یہی معلوم ہوا کہ حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب استقبالیہ تقریر فرمائیں گے اور ہمیں اس کا جواب دینا ہوگا۔

چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب اور مولانا محمد صالح صاحب نے تقریریں فرمائیں ہم نے آخر میں ان تقریروں کا جواب دیا یہ تقریریں اسی دن ماسکو ریڈیو سے نشر کی گئیں۔

ارکان وفد نے ماسکو کی جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کی جہاں کافی تعداد میں مسلمان شریک تھے وفد کے قائد و ارکان کو ہدیہ مبارکباد پیش کیا گیا۔ وفد کی طرف سے قرآن کریم اور دوسرے ہدایا پیش کئے گئے۔

ماسکو یونیورسٹی ہم نے ماسکو کے خاص خاص مقامات کارخانے زمین دوز ریلیں اور دیگر عجائبات دیکھے آخر میں دنیا کی عظیم الشان ماسکو یونیورسٹی دیکھی یہ یونیورسٹی حکومت روس کا ایک معرکۃ الآراء علمی کارنامہ ہے ماسکو میں وفد کے اعزاز میں متعدد دعوتیں ہوئیں جن میں وفد کے ساتھ خیرسگالی

Marfat.com

کا اظہار کیا گیا۔

لینن گراڈ کی تاریخی مسجد

ماسکو سے ہم لوگ لینن گراڈ کی تاریخی مسجد دیکھنے گئے یہ مسجد پورے علاقہ روس میں سب سے بڑی مسجد ہے یہاں ہم لوگوں نے جمعہ ادا کیا خطیب صاحب کی خدمت میں ہماری طرف سے ہدایا پیش کئے گئے بعد نماز تقریریں ہوئیں۔

پھر خطیب صاحب نے ایک شاندار دعوت دی اس کے اندر بھی وفد کو سپاسنامے اور ہدایا پیش کئے گئے اس دعوت میں ہم نے پاکستان دوستی پر تمام علماء ومشائخ سے باقاعدہ بیعت لی دوسرے دن ماسکو واپس آگئے تین ہفتے کا پروگرام مکمل کرکے ماسکو سے لندن جنیوا ۔ روم ۔ دمشق ۔ مکہ معظمہ ۔ مدینہ طیبہ میں ۱۳ دن حاضرہ کر براستہ طہران ۲۰ اگست کو کراچی پہنچ گئے۔ واپسی پر ہمیں علم ہوا کہ کسی غیر ذمہ دار فرد نے یہ اطلاع شائع کی کہ ہم نے روس میں ناچ کی مجلس میں شرکت کی۔ یہ خبر افترائے محض ہے ناچ کے کسی جلسہ میں ہم نے شرکت نہیں کی۔ حتیٰ کہ ہم نے سینما تک نہیں دیکھا انشاء اللہ تعالےٰ تفصیلی حالات کسی اور موقعہ پر شائع ہونگے۔

مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ نے اس بیان کی منظوری دیدی اس کے بعد یہ بیان کراچی کے اردو انگریزی اخبارات میں شائع ہوا۔

ہم نے اس سفر میں جو کچھ دیکھا تھا اسے بلا کم وکاست شائع کردیا۔ نہ ہمارا خیال پہلے تھا نہ اب ہے کہ روس کوئی مذہبی حکومت ہے۔ وہ یقیناً لادینی حکومت ہے اس کے بہت سے نظریات سے ہمیں دیرینہ اختلاف رہا ہے ہم نے اس پر مطبوعہ رسائل شائع کئے ہیں۔ لیکن جس قدر حالات وہاں اب بدل گئے ہیں اور ان کے بعد جو کیفیت مسلم اکثریت والے حلقوں میں ہے وہ یہ ہے کہ وہاں مسجدیں عبادت خانے مزارات وخانقاہیں آزاد ہیں اور یہ پروپیگنڈہ قطعاً

Marfat.com

غلط ہے کہ پورے روس میں تمام مسجدوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ البتہ روس کے یورپین علاقے کے وہ حالات نہیں۔ جو مسلم اکثریت کے علاقوں میں ہیں ان ممالک میں دورہ کرنے والے کو سب سے پہلے اپنا گرد و پیش پھر دوسرے ممالک کے حالات کا جائزہ لے کر حالات کا مشاہدہ کرنا چاہیئے۔ خود ہمارے اپنے یہاں کی مساجد میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کی تعداد کتنی جمع ہوتی ہے۔

عام طور پر مزارات و خانقاہیں کس حالت میں ہیں۔ ایک لادین ملک میں ہم نے جو کچھ دیکھا وہ تخیلات سے بعید تھا۔ ہمیں روسی نظام سے بعض امور میں شدید اختلافات ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہو سکتے کہ ہم نے جو کچھ دیکھا اُسے اختلافی جذبات کے باعث غلط پیش کریں۔ اس سفرنامے میں بلاکم و کاست اپنے مشاہدات پیش کر دیئے ہیں۔

ہمیں حیرت و استعجاب ہے کہ ہماری واپسی سفر سے قبل محمد عبدالوہاب ساکن نواکھالی اور مسٹر راغب احسن صاحب نے جنہیں وزارت خارجہ نے اس اصرار کے ساتھ ہمارے وفد میں داخل کیا تھا کہ اگر آپ اُن کو شامل نہ کریں گے تو آپ کو روس جانے سے روک دیا جائے گا۔ حالات و مشاہدات سے منافی بیانات کا مکروہ سلسلہ شروع کیا۔

یہ وفد مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کا تھا اول تو ہماری حکومت کے لیئے یہ امر نامناسب تھا کہ وہ کسی بھی جماعت میں اپنی مرضی سے و اصرار سے ناموں کا زبردستی اضافہ کرلے۔

اس قسم کے بیانات کی نوعیت سرکاری قسم کے لوگوں کی ہے ان حضرات کا نہ جمعیتہ سے کوئی تعلق پہلے تھا نہ اب ہے اس لیئے اُن بیانات میں جو زبان اور طریقۂ استدلال اختیار کیا گیا وہ قطعاً غیر ذمہ دارانہ ہے جو مملکت پاکستان

Marfat.com

اور حکومت روس ید دونوں کے لئے مضرت رساں ہوگا۔ جہاں تک روسی نظریات کا تعلق ہے ہمیں بھی وہاں کی لادینیت سے دیرینہ اختلافات رہے ہیں وہ اختلافات اپنی جگہ ہیں لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ حقائق سے انکار کیا جائے اور جو مشاہدات کئے گئے انہیں کسی کے اشارے پر غلط رنگ میں ظاہر کیا جائے۔ کسی بھی خیر سگالی وفد کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ حقائق و واقعات کو مکروہ صورت میں ظاہر کیا جائے۔ ہمارے نزدیک مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا مسئلہ انتہائی نازک تھا۔ ہم نے وہیں اس اہم ضرورت پر ذمہ دار حضرات سے باتیں کرکے ایک راہ نکالی اسی طرح مسئلہ حج یا ماسکو کی جامع مسجد کا معاملہ یہ دو مسئلے نازک تھے ہم نے وہاں ان معاملات پر مناسب طریقے سے باتیں کرکے مفید صورتیں پیدا کرنے کا وعدہ لیا۔

جن افراد کی ذہنیت کا یہ عالم ہو کہ وہ طاشقند میں فرمائیں کہ ہم ماسکو نہیں جا سکتے بلکہ ہم اپنے اوپر گولی چلا کر جان دے دیں گے۔ کیونکہ ہم اگر ماسکو گئے تو ہمارا پرچہ بند ہو جائے گا۔ انہوں نے مراجعت کے بعد جس قسم کے بیانات دیئے وہ ایسے ہیں کہ ایک مبتدی طالب علم بھی ان سے اچھا لکھ لے گا۔

مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان نے ان مہمل بیانات کے طویل سلسلے کو جاری رکھنا اس لئے مناسب نہیں سمجھا کہ ہمارے نزدیک ہر جگہ تعمیری خدمت ہے نہ کہ تخریب۔ مرکزی جمعیۃ باہمی انشقاق اور کنٹوری میں پڑنا نہیں چاہتی۔ یہ بیانات اس لئے اور فقط اس لئے نکلوائے گئے کہ عوام کو رائے قائم کرنے میں دشواری ہو۔ بعض لوگ حیرت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بیانات میں تخالف کیسے ہو گیا۔ موجودہ دور میں وزارتیں پارلیمنٹ کے ارکان توڑے جا سکتے ہیں اور اپنے اعزاز کی خاطر حقائق پر لات مار سکتے ہیں۔ تو مشاہدات کے خلاف دوسرا راستہ اختیار کرلینا دشوار بات نہیں ہے۔ جہاں تک ہماری رائے اور مشاہدات

Marfat.com

کا تعلق ہے ہم نے روس میں جو کہا وہ پاکستان میں کہہ رہے ہیں کہ طاشقند، سمرقند، استالن آباد کی مساجد و مقابر، خانقاہیں مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں مساجد میں عبادت وغیرہ کی آزادی ہے۔ مساجد اچھی حالت میں ہیں سوائے دو مسجدوں اور ایک خانقاہ کے وہ تمام مسجدیں جو ہم نے دیکھیں آباد اور اچھی حالت میں ہیں۔

ہم خود اگر اپنے ملک میں دیانتداری سے غور و فکر کریں تو ہمارے یہاں کی بہت سی مسجدیں خانقاہیں ویران ہیں۔ یہاں کے طلباء عام طور پر پنجوقتہ نمازوں میں نہیں ہوتے۔ پھر وہ طلباء جو عیسائی اسکولوں میں پڑھتے ہیں ان کے مذہبی حسیات کس طرف جا رہے ہیں جس ملک کو کتاب و سنت کی اساس پر بنایا گیا آج وہاں کتاب و سنت اور مذہب کے ساتھ کیا کھیل ہو رہا ہے۔

اسلامی ممالک میں ترکی و ایران یا دیگر مقامات میں مذہبی حسیات کا حال کیا ہے یہ وہ امور ہیں جن پر ہماری نظریں پڑھنی چاہئیں۔

مسٹر راغب احسن یا عدوی صاحب نے جن عناصر و افراد کے اشاروں پر جو بیانات قلمبند کیے ان میں یا تو آج سے پچاس برس پہلے کے حالات ہیں یا دل کھول کر گالیوں کا ایک پشتارہ پیش کیا گیا ہے۔ راغب صاحب کی پوری عمر میں یہ پہلا سفر تھا جو انہوں نے فرمایا۔ ابتدائی سفروں میں زیادہ تر وہ بیمار رہے۔ اس قدر طویل دورے میں صرف ایک بار طاشقند میں ایسی شاندار تقریر فرمائی کہ پاکستان کے سرکاری نمائندے مسٹر افتخار نے بھی اپنا سر پیٹ لیا۔ وہ شکوہ کرتے ہیں کہ جمعیتہ کے وفد میں دو نوجوان لڑکے مولانا نورانی میاں اور مولانا جیلانی میاں کو کیوں لیا گیا۔ یہ وہی لڑکے تھے جو از اول تا آخر آپ کے ترجمان بنتے تھے۔ دورۂ روس کے بعد جناب ایک لفظ عربی بولنے کی صلاحیت نہ رکھتے تھے نورانی میاں ہی حضرت کی ساری ضروریات پوری کراتے اور آپ کے مفہوم کو پیش کرتے تھے۔

Marfat.com

رہی یہ بحث کہ جمعیت نمائندہ جماعت نہیں تو سوال یہ ہے کہ راغب صاحب ایسی جماعت کے وفد میں کیوں شامل ہوئے پھر جدہ سے لے کر تا زمانۂ قیام کراچی بار بار جمعیتہ سے کیوں اصرار تھا کہ سفارتخانہ روس سے نوسو روپے دلوا دیئے جائیں راغب رہے مسٹر عدنی تو یہ اپنے جسم کی ضخامت اور آرام طلبی کے لحاظ سے کسی شہنشاہ سے کم نہیں ۔ چار قدم چل کر پانی اور آرام کے بغیر جو کچھ کر نہ سکتے ہوں جو طاشقند سے روس جاتے ہوئے اس قدر مختل الدماغ ہو گئے کہ فرماتے تھے ہم ماسکو ہرگز نہ جائے گا اپنے اوپر شوٹ کرے گا کیونکہ اگر ہم ماسکو گیا تو سعودیہ عربیہ ہمارا پرچہ بند کر دے گا ۔ ہم گھر سے نہ کپڑے لایا نہ روپیہ ہم بغیر اس کے کس طرح جائیں ۔ جمعیتہ کے پیش نظر مسلمانان روس کا مشاہدہ کرنا تھا نہ کہ روپیہ حاصل کرنا انھوں نے بھی اپنے پرچہ میں اونچی توقعاتِ اعانت کی ۔ امید پر وفد کے خلاف جو کچھ کہا وہ مضحکہ خیز اور مجنونانہ تخیلات کے مترادف ہے ۔ انہوں نے جو حرکات مذبوحی طاشقند اور دوسرے مقامات میں کیں وہ اس قابل نہیں جن کا تذکرہ اس سفرنامے میں کیا جائے ۔ کسب زر کی خاطر جو طرز تحریر انہوں نے اختیار کیا وہ انہیں مبارک ہو ۔

اچھا ہوا کہ وہ ہم سے جدا ہو کر ایک ایسے مقام پر آ گئے جہاں کے وہ عادی ہیں ۔

محمد عبد الحامد القادری البدایونی
صدر جمعیتہ مرکزی علمائے پاکستان کراچی

Marfat.com

Marfat.com

نظام عمل

مرتبہ حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری
بدایونی صدر مرکزی جمیتہ علمائے پاکستان

اسلامی احکام و قوانین کا مجموعہ جسمیں آیات و احادیث سے
ایک مسلمان کی زندگی کا مکمل دستور پیش کیا گیا ہے

ناشران
محمد عابدالقادری و زاہدالقادری نمبر ۲۱۴ پیر الٰہی بخش کالونی
کراچی

قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ

(زیر طبع)
مشہور آفسٹ لیتھو پریس میکلوڈ روڈ کراچی

Marfat.com

نظام عمل

مرتبہ حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری
بدایونی صدر مرکزی جمیتہ علمائے پاکستان

اسلامی احکام و قوانین کا مجموعہ جسمیں آیات و احادیث سے
ایک مسلمان کی زندگی کا مکمل دستور پیش کیا گیا ہے

ناشران
محمد عابدالقادری و زاھدالقادری نمبر ۲۱۴ پیر الہی بخش کالونی
کراچی

قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ

(زیر طبع)
مشہور آفسٹ لیتھو پریس میکلوڈ روڈ کراچی

Marfat.com